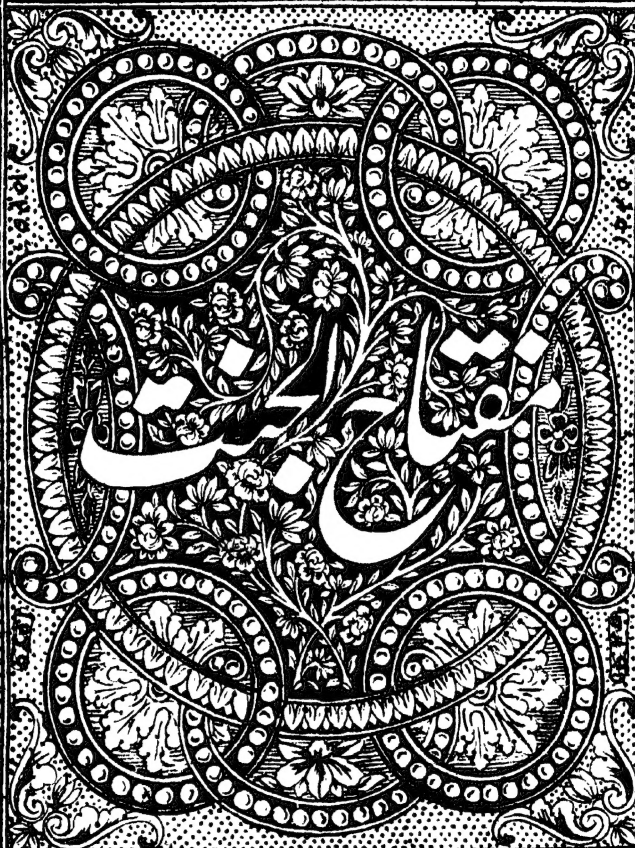


وَمَنْ يَتُوكْ كُلٌّ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ



مطبع مصطفیٰ محمد خان
مصطفیٰ محمد خان

فہرست مفتاح الجنۃ کے

۸	باب پہلا ایمان کے بیان میں اور نماز کی فضیلت میں اور اس باب میں تفصیل میں
۹	فصل پہلی ایمان کے بیان میں
۱۰	فصل دوسری نماز کی فضیلت میں
۱۱	باب دوسرا طہارت کی بیان میں اور اس باب میں تیرہ تفصیل میں
۱۱	فصل پہلے وضو کے بیان میں
۱۳	فصل دوسری وضو ٹوٹنے کے بیان میں
۱۴	فصل تیسری غسل کے بیان میں
۱۶	فصل چوتھی پانی کے بیان میں
۱۸	فصل پانچویں کنوئیں کے بیان میں
۱۹	فصل چھٹی جو سہنے کے بیان میں
۲۰	فصل ساتویں تیمم کے بیان میں
۲۳	فصل آٹھویں موزون پر مسح کرنے کے بیان میں
۲۵	فصل نوین ٹمٹھی اور زخم پر مسح کرنے کے بیان میں
۲۷	فصل دسویں حیض اور نفاس اور استحاضہ اور معذور کے بیان میں
۳۲	فصل کیا ربوین نجاست کے پاک کرنے کے بیان میں
۳۵	فصل بارہویں نجاست کے قسم اور اس کے حکم کے بیان میں
۳۷	فصل تیرہویں استبرا اور استنجا اور استنفا کے بیان میں
۴۰	باب تیسرا نماز کی بیان میں اور اس باب میں بتیس تفصیل میں
۴۱	فصل پہلی میں اون وقتوں کا بیان ہے کہ جن میں نماز دیتے نہیں اور مکروہ ہے
۴۲	فصل دوسری اذان اور اقامت کے بیان میں
۴۶	فصل تیسری نماز کی شرطوں کے بیان میں
۵۱	فصل چوتھی نماز کی صفت کے بیان میں
۵۶	فصل پانچویں نماز کے واجبات کے بیان میں
۵۷	فصل چھٹی نماز کی سنتوں کے بیان میں
۶۰	فصل ساتویں نماز کے مستحب کے بیان میں
۶۱	فصل آٹھویں نماز کے ادا کرنے کے قاعدہ کے بیان میں
۶۶	فصل نوین جماعت کے بیان میں
۷۰	فصل دسویں نماز میں حدیث ہو جانے کے بیان میں
۷۱	فصل کیا ربوین لاحق کے بیان میں

۷۱	فصل بارہویں سبق کے بیان میں
۷۲	فصل تیرویں نماز کے فاسد ہونے کے بیان میں
۷۴	فصل چودھویں نماز کے مکروہات کے بیان میں
۷۶	فصل پندرہویں وتر کی نماز کے بیان میں
۷۸	فصل سولہویں سنتوں کے بیان میں
۷۹	فصل سترویں تراویح کی نماز کے بیان میں
۸۰	فصل اٹھارویں کسوف اور خسوف کی نماز کے بیان میں
۸۱	فصل انیسویں استسقا کی نماز کے بیان میں
۸۲	فصل بیسویں فرض نماز کے پانے کے بیان میں
۸۳	فصل اکیسویں فوت نمازون کے قضا پڑھنے کے بیان میں
۸۵	فصل بائیسویں سہو کے سجدے کے بیان میں
۸۹	فصل تیسویں بیمار کی نماز کے بیان میں
۹۰	فصل چوبیسویں گشتی میں نماز پڑھنے کے بیان میں
۹۱	فصل پچیسویں سجدہ تلاوت کے بیان میں
۹۳	فصل چھبیسویں مسافر کی نماز کے بیان میں
۹۵	فصل ستائیسویں جمعہ کی نماز کے بیان میں
۱۰۱	فصل اٹھائیسویں عیدین کی نماز کے بیان میں
۱۰۳	فصل اونتیسویں خوف کی نماز کے بیان میں
۱۰۴	فصل تیسویں جنازے کے احکام کے بیان میں
۱۱۰	فصل اکتیسویں شہید کے بیان میں
۱۱۱	فصل تیسویں کعبہ میں نماز پڑھنے کے بیان میں
۱۱۲	باب چوتھا روزے کے بیان میں اور اس باب میں سات فصلیں ہیں
۱۱۳	فصل پہلی روزے کے بیان میں
۱۱۴	فصل دوسری روزے کے فاسد ہونے اور قضا اور کفار کے بیان میں
۱۱۶	فصل تیسری روزے کے مکروہات کے بیان میں
۱۱۷	فصل چوتھی اعتکاف کے بیان میں
۱۲۲	فصل پانچویں صدقہ فطر کے بیان میں
۱۲۵	فصل چھٹی قربانی کے بیان میں
۱۲۸	فصل ساتویں عقیقہ کے بیان میں

یہ کتاب محمد مصطفیٰ خان کی مطبع میں چھپی



بسم الله الرحمن الرحيم

سب تعریف اللہ کی واسطی ہی اور وہی ہی حمد اور ثناء کی لائق جو تمام عالم کا پالنے والا
 اور وہ بڑا مہربان ہی اور نہایت مہربانی کرنے والا اور اپنی مسلمان بندوں کو جو اس کی عذاب سے
 ڈرتے ہیں اور اس کی حکم کی موافق کام کرتے اور اس کی فراموشی کو برحق جانتے بہشت میں لے جاتی ہیں اور وہ
 ان کو وہاں ایسی نعمتیں بخشے گا کہ جس کا بیان کرنا نہایت مشکل ہی عرض یہ کہ وہ نہایت خوش
 رنگی اللہ ہی اور اللہ ان ہی راضی ہو گا اور وہ جو جو وہاں چاہے گی ان کو وہاں سب کچھ ملے گا مگر اس کی
 تہوڑا سا مسلمانوں کی خوشی کی واسطی ہم بیان کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی واسطی بہشت میں
 خاصی باغ ہیں اور خاصی نہرین جس کی پانی میں نہایت بہانت کی خوشبو آتی ہے ان کی باغوں کی دھنکی
 تلی سی اور ان کی محلوں کی نیچی سی بھی جاتیں ہیں اور میوے ان باغوں کی نہایت لذت دہن
 رنگ برنگ کی مری اور خوشبو رکھتی اور ان کی آرام کیو واسطی وہاں خاصی تخت موجود
 ہیں جن میں جو اہر جڑی ہیں اور ان کی لباس ہاں ہری ہری ستہری ستہری شیم کی ہون
 اس واسطی کہ جتنی بہشتی مرد اور عورتیں ہوں گی وہ سب گوری گوری جو ان جوان
 خوبصورت خوبصورت یہاں تک کہ عورتیں بولہ برس اور مرد تیس برس کی ہو کر ان کی اگرچہ بیانیہ
 عورت یا کنواری لڑکی یا بیوی مرد اور کالی اور بد صورت ہی ہوں گی اور گوری بدن پر

سبز رنگ نہایت زیب و تپائی اور زیور سونی اور چاندی کی اور سپر پہننگی اور عورتیں اپنی
 مردوں کی ساتھ اور مرد اپنی عورتوں کی ساتھ خوشیان کریں گی اور اگر لڑکی کنواری مری ہوگی
 اور بہشت میں جاوے گی تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی کسی بہشتی مرد سے نکاح کر دیگا اسی طرح بی عورت
 مرد کو جو وہ بھی ملے گی اور مردوں کی واسطی سوا ہی اپنی عورتوں کی اور بھی عورتیں ستہری ستہری
 کشادہ چشمین بھی نگاہ والی اپنی مردوں کی عاشق اور انکو کبھی نہ کسی جن فی چہوانہ کسی آدمی
 جیسی کہ لعل اور موتی ہوتا ہی اس نزاکت کی ساتھ اللہ تعالیٰ فی انکو وہاں خمیو نہیں نکاح
 رکھا ہی اور میوی بہشت کی ایسی ہیں کہ کہانی والا اگر لٹیا یا مٹیا یا کٹہرا ہو وہی و چاہا
 کہ ہم میوہ کہا وین میوہ کا وخت سر جہا دیوی وہ فراغت سی کہا لیوی اور خدمتگار بہشتی
 لڑکی ہونگی سونی کی بالی کانون میں پہنی پہنی اور اگر تو انکو دیکھی تو کہی کہ یہ تو موتی ہیں صفا
 کئی ہوئی گو یا کہ اسی وقت سب سی کلین ہیں اور کسی نی ابھی تک چہوا ہی نہیں ہی
 ایسی لڑکی کوزی اور آبجوری اور پیالی شراب پاک اور میٹھی پانی سی بہری لئی پہرنگی
 اپنی مالکون کی پاس اور انکو اوس شراب کی پنی سی سرور دہنوی اور نہ
 بہوش اور بی عقل ہو وین اور وہی لڑکی خدمتگار میوی لئی پہرنگی جون جون میوہ کی ان
 بہشتی لوگوں کو پسند آوینگی اور جس جس میوی پر خواہش ڈولا دیں گی اور مرغونگی گوشت جو
 نہایت نرم ہوتی ہیں جس قسم کا چاہیں گی خواہ کباب خواہ شوربا دار وہ خدمتگار ان کی پاس
 حاضر کریں گی اور پانی میں بہشت کی خوشبو کا فور کی ہی اور بعضی میں سوٹھہ کی اور بعضی میں شکر
 اور دودھ سی ٹرہ کی سفید اور شہد سی چڑہ کی میٹھی اور ان کی پاس آوینگی پیالی بڑی چاندی
 اور پیالیاں چھوٹی چاندی کی ان کی پاس کے موافق نہ تو پانی کم ہو وی کہ پہر مانگی کی احتیاج ہو وی
 اور نہ بڑی کہ چھوٹا پیڑی اور وہ چاندی ایسی صاف ہی کہ مثال شیشہ کی اندر کی چیز یا پھر
 نظر پر ہی غرض اس لذت کی ساتھ بہشت میں مکہ لگائی تختون پر میٹھی بیگی اور آرام کرتی
 اور بہشت میں تو گرمی جو وی اور نہ جاڑا وہاں ہوا ہی خاصی ل بہا تاتی اور روشنی آفتاب سی

بڑھ کی ہوگی اور اگر محض ہزار و اور اسد تعالیٰ کا دیدار ہشتیو نکو نصیب ہوگا سب نصیب
 افضل اور سب خوشی دیکھتی ہی سی معلوم ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور اسد تعالیٰ اپنی کائنات
 کو جو ہر کی ہر تہی ہن اور اسکی حکم سی ہونہ موثر تی اور کلمہ شہادت کا زبان پر نہین لاتی اور
 نماز و نکو اور نہین کرتی اور زکوۃ نہین تی اور جن پر حج فرض ہی حج نہین واکرتی اور
 روزہ رمضان کا نہین کہتی اور جو حکم اللہ تعالیٰ ہن دس سی باہر ہستی اور گناہوں ہن
 گہم تی دوزخ میں ڈالے گا ایسی دوزخ کہ اونکی بدنکی چتر ٹیکو گلاڈ الیکلی مگر جان نہ نکلی گی اور
 دوزخ کا عذاب ہی قابل بیان کی نہین ہی غرض یہ کہ عذاب پر عذاب و رمار پر مار پڑی گی
 مگر تھوڑا سا اوسکا ہی بیان کرتی ہن جہنم کہ لوگ کانسی روئی غفلت کی باہر نکالین اور
 چوکتی ہو جاوین سو دوزخ کا احوال یہ ہی کہ دوزخ پر اسد تعالیٰ فی نفس شتی متعین ہن
 اور اون ہن سی ایک کا نام مالک ہی وہ سردار ہی اٹھارہ تن فرشتوں کی ساتھ بیٹھا ہی
 وہ فرشتی اسقدر بڑی ہن کہ انہوں کی ایک کندہ ہی سی دوسری کندہ ہی تک برس دھکی راہ
 اور انہوں کی منہ سی آگ کا شعلہ نکلتا ہی اور انہن کا ایک شتہ چاہی تو ایک ہاتھی
 ستر ہزار کا فرد دوزخ میں جسطرف چاہی پھینک دیو سی اور تمام آدمی اون ہن سی ایک
 فرشتی کی دیکھنی کی طاقت نہ رکھینگی اونسی برابری یا لڑائی کرنی تو کیا ذکر ہی اور وہ سب
 فرشتی جو دوزخ کی نگہبان ہن اونکی بات ہیٹ کڑی ہی اور کام اونکی نہایت سخت نہ تو اور
 دوزخ کو قوت ہی لڑائی کی اور نہ اونکی ماری مجال ہی ہیا گنی کی اور نہ وہ سب
 رشوت لیونگی کہ کچھ نرمی کریں یا اسد کا حکم مالین و نکو جو اسد تعالیٰ فی فرما دیاجی ہی
 کیا کرتی ہن اور کا فرد نکو کپڑ کی ستر ستر گز کی زنجیرون میں کستی اور اونکی ہاتھوں کو
 گردنوں پر باندھتی ہن اور وہ ہکتی آگ میں جھونک دیتی اور اوس روز اون کا وہاں کوئی
 حمایتی نہو دیکھا کہ اونکی حمایت کری اور عذاب نہ کرنی دی اپنی کل باندھینگی اور جلا دیگی اور
 جس جس کل یا دیگی مارین گی کسی سی کچھ نہ بن دیگی اور دوزخوں کو وہاں کچھ کہا نا نہ ملیگا

کرم پچودوزخینکی بدنسی بہتی ہی یاسینہند کہا نیکو پاویگی تب اوسی شکر ہرنگی ماری ہو کہ
 اللہ تعالیٰ دوزخ میں اوپر ہو کہہ کا عذاب ہی مقرر کریگا کہ ماری ہو کہہ کی سینہند کہا
 جاویگی اور اوس کی اوپر گرم پانی پویگی ایسا گرم پانی کہ اوسکی بہا بہہ سی منہ کا گوشت سیاہی
 گل کر گرڑیگا اور اللہ تعالیٰ اوپر ایسا عذاب پیاس کا غالب کریگا کہ جسوقت وہی گرم
 اوکو دکھلاویگی ماری پیاس کی بہت سیاہی جاویگی اور پیاس بخاویگی جس طرح سی بالو کی زمین
 پانی پڑتا ہی اور سو کہہ جاتا ہی وسیطہ پانی گرم بہت سا پویگی مگر پیاس بخاویگی سو یہ تو تھوڑی
 بات ہی اس سی ہی بڑہ کی دوزخ کا عذاب ہی جہانکا کہا نا پیل ورسینہند ہی اور پنا گرم پا
 اور سایہ چاہن تو آگ کی پہاڑ کا یا سیاہ رنگ کی دھوئیں کا جو نہایت گرم ہی نہ اوس سایہ میں
 ٹھنڈک ہی اور نہ آرام اور اگر سو چاہن تو گرم ہو اسی جسکی گرمی ناک میں گیس جاوی اور دماغ
 کو بسک کر ڈالی اور اگر آگ سی پناہ مانگی تو پالی میں ڈالی جادین جو تمام بدن کو گلا ڈالی سو ایسی کان
 عذاب کا بیان کہاں ہو سکتا ہی اس طرح سی عذاب پر عذاب اور رنج پر رنج ہی اب آدمی کو
 مناسب ہی کہ جس اللہ فی بہشت مسلمانوں کی واسطی بنایا ہی اور دوزخ کا فرونگی واسطی
 سو اوس اللہ پر ایمان لاوین اور اوسکا حکم سجالا وین اور اوسکی حمد کریں اب اللہ تعالیٰ
 کی حمد کی بعد فقیر گنہگار درود اور سلام بھیجتا ہی اوسکی رسول مقبول پر جو بخشائی والی امت کی
 بین اور بتانی والی اچھی راہ کی اور امت پر مہربان جان اور دلسی اور پیدا ہو اسکی پہلی نور او
 اور دنیا میں ہو اسب نبیوں کی بعد ظہور اونکا اور اونکی بعد کوئی نبی نہ ہو گا اونہیں کا دین قیامت
 جاری ہوگا اور اونکی چار بار پر درود اور سلام جو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر خطاب
 اور حضرت عثمان غنی النورین اور حضرت علی بن ابی طالب بن رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھیں
 کہ سب چاروں صاحب سوا ہی حکم اللہ اور رسول کی کچھ نہیں کرتی تھی اور ہمیشہ دین محمد صلی
 جاری کرتی اور جان اور مال سی دین پر فدا رہتی اور اونکی اولاد پاک پر جو حضرت امام حسن
 اور امام حسین بن رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان صاحبزادوں کی والدہ پر جو عائشہ کی بنت محمد رسول

صلوٰۃ اللہ علیہ کی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت مکی دو نو چا بزرگ پر جو حضرت محمد
 اور حضرت عباس بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت کی سب صحابون پر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم
 اجمعین اب بعد اس کی بیان کرتا ہی فقیر گنگا رانی گناہوں سے شرمسار اس کی حمت اور
 پیغمبر کی شفاعت کا امیدوار خاکسار علی حنفی جو پیوری شہور کر امت علی السبب بخشی اوسکی گناہوں
 اوسنی کی ہون اور توفیق دی توبہ کی اور اب گناہ نکرانی کی اور خوش رہی اللہ تعالیٰ اوسکی
 والدین اور اوسکی استاد ونسب جنہوں کی سبب دین کا علم آیا اور اوسکی پیری جو نائب
 رسول رب العالمین کے اور دین محمد کی گہر کی چراغ روشن ہیں حضرت سید احمد جنکی چہر کی
 روشنی سے کفر کی تاریکی ایسی بہا گئی ہی جیسی کہ صبح ہونی سے رات اور اوسکی زیارت گناہ ایسی چٹنی
 ہیں جیسی کہ پت جہاڑ سے درختوں کی پات اور نگاہ پاک اوس ولی پاک کی وکی میل چڑانی کی واسطی
 صابون کا خواص کہتی ہی اور شغل تعلیم کرنا اس شیر عبادت کی میدان کا دلی مورچی چڑانی کی
 واسطی مصقلہ ہی حق ہی میں بہت بڑھ کی کہین زیادہ حضرت کا رتبہ ہی اور سچ تو یہی ہے کہ
 ہر کو پہلا اوس عارف ربانی کی درجی اور مرتبی پہچانی کی عقل اور صفت کرتیل طاقت کہتا
 اور خوش رہی اللہ اوسکی سب مرید ونسب اور سب مسلمان مردوں اور عورتوں سے اور
 سبہوں پر رحمت کری اور گناہ بخشی آئین یا رب العالمین اور وہ بیان یہی ہے کہ جب
 اس فقیر عاجز فی جمعہ کی نماز پڑھانی اور اپنی طاقت کی موافق معنی قرآن شریف اور حدیث
 بیان کرنی شروع کئی تب اللہ تعالیٰ کی کلام کی اثر سے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حکیم کی
 برکت سے بہت سی مسلمان دین پر مضبوط ہونے لگی اور اذان اور نماز خوب ہونی لگی اور مسلمانوں
 عورتیں بہت سی اس کی ہدایت سے نماز پڑھنی لگیں تب اس فقیر حاصی چاہا کہ ایک سالہ
 چھوٹا سا جسمین سسلی ضروری روزی نماز کی سب رہیں ہندی زبان میں جو آسانی سے تو
 اور مردوں کی سمجھ میں آوین لکھا چاہی اور اس بات کو موجب بہتری اپنی کا اور پڑھنی
 والوں کا سمجھ کی اس سالہ کی تین مرتبہ کتابوں سے بطرح شرح وقایہ اور فتاویٰ محیط اور

ہدایہ اور فتاویٰ مختصر شافی اور مختصر قدوری اور گنہ اور شرح اور ادو وغیرہ ہی خوب تحقیق
 کی کہ کتابوں میں ہی کمال کی اس سالی میں لکھا ہی اس سالہ کی تین نہایت بہت سی حدیثیں زبان میں جو
 عورت مرد کی سمجھ میں آوی بیان کیا اور کچھ فقیر کو غرض ریختہ اور رنگینی ہی نہیں ہے او
 نہ فقیر شاعر و نکی زمری ہیں اس ہی اس فی فقری اپنی شہر کی زبان میں لکھا جسمیں کسی کو مشکل
 معلوم ہوئی اور اس کتاب کا نام مفتاح البخت رکھا تو اب امید ہی بزرگوں کی عنایت ہی
 کہ اس کتاب کی تین اپنی لڑکوں کو پڑھا دیں اور اپنی عورتوں کو اگر پڑھی ہو دیں تو اون کی
 مرد پڑھا دیں کیونکہ مرد سب بات کی محرم اپنی عورتوں کی ہوتی ہیں اور اگر کسی کی عورت
 نہ پڑھی ہو تو مناسب ہی کہ اس عورت کو قرآن شریف پڑھانا شروع کر دی
 اور جب وہ قرآن کی لفظیں آپ ہی پڑھنی لگی تب اس میں بھی سہلی جو عورتوں کی فائدگی
 ہیں اور اس کا بوجہ نہایت ضروری خط قرآنی میں لکھہ کی پڑھا دی تو انشاء اللہ تعالیٰ
 یقین ہی اس کی فضل سی کہ تھوڑی دین خردار ہو جاوی اور دونو فائدہ پادی ایک فائدہ
 قرآن پڑھنی کا اور دوسرا مسئلہ جاننی کا اور غرض اس عاصی کی اس سالی کی لکھنی ہی ہے کہ
 عورتیں ہندوستان کی خصوصاً اس یار کی جو حیض اور نفاس اور استحاضہ کی مسئلہ نہایت
 نادان ہیں بلکہ ہرگز واقف ہی نہیں ہیں وہ واقف ہو جاویں سو مناسب ہی کہ اون کی مرد
 اون سبھون کی تین پڑھا دیں تاکہ وہ سب خبردار ہو کی بخوبی اچھی طرح سے نماز اور روزی و اکرن
 اور اون کو سبھا دیوں کہ تم جب فراغت سی بیہو تب اپنی پڑوسی عورتیں بیہی اور جوان و
 لڑکیوں کو جمع کر کے مسئلہ سنایا کر کہ اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کو بہت سادو بیگا اور سات
 میں اللہ اور رسول کی خوشی ہی اور عورتوں کو خبردار کرنا فرض ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فی فرمایا
 اٰیہا یسورن سیارہ سورہ تحریم میں یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُواْ اَنْفُسَکُمْ وَاٰهْلَکُمْ تٰمَرًا
 وَقُوْاْ لَهَا النَّاسُ وَانْجِیْاْ اَنْفُسَکُمْ مِّنْہُمْ ہین کہ ای مسلمانوں نگاہ رکھو اپنی جان کو گناہ
 ترک کرنی سبب سی اور نگاہ رکھو اپنی جو و اور لڑکوں کی جان کو نصیحت کی باعث ملو اس

سی کہ جسکی خلیان اسی اور کافر اور تہر ہو دین تو اب سہلانو کو مناسب ہی کہ آپ بھی نیکو
 ترک کریں اور اپنی جور و اور لڑ کوئی تین بھی دین کی باتیں سبھاویں جسین دی سب بھی و
 آپ بھی آگ سی پچ رہیں اور بہشت میں جاکی بسین اور اگر پڑھا ہی نہ سکین تو اس سالی
 مسئلہ پڑھ پڑھ اور غور تو نیکو سنایا کریں اور اس سالی میں اکثر باتیں جیجا نام لینا زبان ہندی
 کر یہ معلوم ہوتا ہی اوسکی ہندی نہیں کی زبان عربی میں لکھا اوسکی ہندی پڑانی والی سبھا
 دیونگی اور اس سالی کی تین بہت مختصر کیا تاکہ کھنی پڑہنی میں مشکل نہ معلوم ہو

پہلا باب ایمان کی بیان اور نماز کی فضیلت میں

اور اس باب میں دو فصلیں ہیں پہلی فصل ایمان کی بیان میں جانو تم سب امیاریو
 کہ ایمان سر ہی سب نیکو نکا اور جڑ ہی سب عباد تو نکا اور کوئی نیکی اور عبادت بغیر درستی
 ایمان کی درست نہیں ہی اور ایمان کی دو رکن ہیں اقرار کرنا زبان سی اور دلی سچ
 بوجہنا اور سب چیز دیکھو کہ پیغمبر ہاری محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی پاس ہی لائی ہیں کہ وہ
 سچ اور درست ہی اور ایمان دو طرح پر ہی ایمان مجمل اور ایمان مفصل ایمان مجمل یہی
 کہہ ہی تو اَصْحٰبُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ احْكَامِهِ اے
 معنی ہم ہیں کہ ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنی ناموں اور صفاتوں کی ساتھ ہی اور
 قبول کیا میں اوسکی سب حکموں کو اسکا خلاصہ یہی کہ قبول کیا میں دین سلمان کی کو اور
 جو کچھ کہ او میں ہی ربیزا ہو میں کفر اور کافری ہی اور جو کچھ کہ او میں ہی اور دین سلمان
 حق ہی اور دین کفر جو پڑھا اور کلمہ طیب اور کلمہ شہادت کا بھی ہی مطلب ہی کلمہ طیب یہ
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اللہ کی سوا ہی کوئی دوسرا معبود بندگی کی لائق نہیں
 اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بھی ہیں اور کلمہ شہادت یہی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا
 اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ میں گواہی

دیتا ہوں کہ اللہ کی سوا کسی کوئی دوسرا معبود بندگی کی لائق نہیں جس حال میں کہ وہ اپنی صابجی
 میں اکیلا ہی اور سکا کوئی صابجی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ کی بندی میں اور اس کی بھی اور ایمان بفضلِ پیہی کہ ہی تو اَصْنَعْتُ بِاللّٰهِ وَفَلَا
 وَكُنْتُهِ وَرَسُولُهُ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَالْفَدَّ خَيْرٌهُ وَشَرٌّهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعَثُ
 بَعْدَ الْمَوْتِ اِيْمَانِ لَا يَا مِيْنَ اللّٰهُ تَعَالٰی پُر اور اس کی سب فرشتوں پر اور اس کی سب کتابوں
 اور اس کی سب پیغامبروں پر کہ پہلی اون کی بہتر آدم صفی اللہ ابو البشر صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ
 وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اور آخری اون کی پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید البشر ہیں اور ہماری
 پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹی عبد اللہ کی ہیں اور عبد اللہ بیٹی عبد المطلب کی اور عبد
 المطلب بیٹی ہاشم کی اور ہاشم بیٹی عبد المطلب کی اور پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت
 تہی اور سب پیغمبر دنیٰ افضل اور امت پر مہربان اور تمامی پیغمبروں کی اگر کوئی ہماری پیغمبر کی بعد
 دعویٰ پیغمبری کا کری تو جھوٹا ہی ہے دین قیامت تک جاری رہیگا اور ایمان لایا میں قیامت
 دن پر اور نیکی اور بد کی پیدا کرنی پر کہ سب کا پیدا کرنی والا اللہ تعالیٰ ہی سوا سطلی کہ جب ثابت ہوا
 کہ سب چیزوں کا پیدا کرنی والا اللہ تعالیٰ ہی تو پھر بندوں کی کام کا پیدا کرنی والا ہی اللہ تعالیٰ ہی
 مگر اللہ تعالیٰ ایمان اور بندگی اور نیکی سے راضی ہوتا ہی اور کفر اور گناہ سے ناراض اور
 مرنے کی بعد زندہ کرنی پر ایمان لایا میں اور ہماری نزدیک اکیلا ایمان محفل ہی درست ہی مگر
 بعضوں کی نزدیک بغیر ایمان مفصل کی ایمان درست نہیں سو بہتر پیہی کہ ایمان مفصل
 لاوی تاکہ سب کی نزدیک ایمان درست ٹھہری اور اس بات کو جانا چاہی کہ دکن اصلی ایمان
 دلیقین کرنا ہی اون سب چیزوں کو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی پاس
 سے خلق کی طرف لائی ہیں لیکن اقرار کرنا زبان سے شرط جاری کرنی حکم دینے ہی دنیا میں
 پہر اگر کوئی آدمی میں یقین رکھی اور زبان سے اقرار نہ کری تو وہ آدمی مومن ہو دی
 اللہ کی نزدیک اور کافر ہو دی خلق کی نزدیک اور جو آدمی زبانی اقرار کری اور دلیقین

نہ رکھی تو وہ آدمی مومن ہو ہی خلق کی نزدیک اور کافر ہو ہی اللہ کی نزدیک تو ایسی
 آدمی کو منافق کہتی ہیں اور جو آدمی کہ دلیمن یقین رکھتا ہے اور زبانسی بھی اقرار
 کرتا ہے تو وہ آدمی مومن حقیقی ہے اور بی شبہ وہ مومن پاک ہے تو مناسب
 ہے آدمی کو کہ دل میں یقین رکھے اور زبانسی بھی اقرار کرے تاکہ مومن حقیقی ہو
 اور ایمان کی سب شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ اللہ پر اور قیامت کی
 احوالوں پر بیکہ ایمان لانا اور یقین جانا اور اللہ کی حلال کو حلال جانا اور
 اللہ کی حرام کو حرام بوجہنا اور جو آدمی کہ اللہ کی حلال کو حرام اور حرام کو حلال
 جانی تو وہ آدمی کافر ہو تا ہی نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا اور حکم ایمان کا یہ ہے کہ جب کوئی کافر یا
 لادنی تب جان ماری اور غلام بنانی سی پناہ پاوی اور سیکور و انہولی کہ اوسکی
 جان اور مال پر فراحت کری اور اوسکو بی حکم شرع کی رنج دینا حرام ہے اور عا
 میں وہ دوزخ کی ہمیشہ کی عذاب سی خلاص پاوی **فصل دوسری نماز کی**
فضیلت میں جانو تم ای مسلمانوں کہ ایمان کی بعد سب عبادتوں کی چٹ نمازی
 اور نماز دین کا کہہا ہے جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الصَّلٰوةُ عِمَادُ
 الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَهَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّیْنَ اسکی
 معنی یہ ہیں کہ نماز دین کی ٹھونی ہے جو شخص کہ نماز کو ادا کری تو ایسا ہے کہ اوسنی اپنی
 دین کو قائم رکھتا اور جو شخص کہ نماز کو ترک کری تو ایسا ہے کہ اوسنی اپنی دین کو خراب کیا
 سو مناسب ہے مسلمانوں کی تین کہ نماز ادا کریں کہ جسمیں دین قائم رہی اور نماز کی بزرگے
 ظاہر ہی زیادہ بیان کرنی سی طول ہو گا اور نماز بہشت کی کنجی ہے اور نماز کی کنجی پاکی بغیر
 پاکی کی نماز درست نہیں ہے اور پاکی کی قسم ہی ہم سب تم بیان کریں گی انشاء اللہ تعالیٰ

دوسرا باب طہارت کی بیان میں

اور اس باب میں تیرہ فصل ہیں پہلی فصل وضو کی بیان میں جس پر
 آدمی چاہی کہ نماز ادا کرے تو پہلی اگر وضو نہ ہوئی تو وضو کر لیوی اور اگر حاجت تنہائی نہ
 ہوئی تو غسل کر لیوی اور اگر وضو اور غسل نہ کر سکی کسی عذر سے تو تیمم کر لیوی اس کا
 انکی بیان ویگا صاف صاف انشاء اللہ تعالیٰ اب پہلی بیان وضو کا ہے وضو میں چار
 چیز فرض ہیں اور جسکی گہنی ڈاڑھی ہو تو اسکی واسطی پانچ چیز فرض ہیں پہلی منہ ہونا
 بال جنبی کی جگہ سے ٹہنڈھی کی نیچی تک اور کان کی لہری دوسری کانگی لہر تک اور جسکی گہنی
 ڈاڑھی ہوئی تو اسکی واسطی پانی پہونچا نا ڈاڑھی کی بال کی نیچی فرض نہیں ہے اور
 جس مقام پر زخم ہو اور پانی خلل کرتا ہو اور پی کی نیچی جو جراح فی قصد لیکر باندھا جائے اور
 نگہنی کی نیچی جو ٹوٹی عضو پر باندھی جاتی ہے پانی پہنچا نا فرض نہیں مسح کرے سو اسکا بیان انکی
 آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور انگلیہ کی اندر بھی پانی پہنچا نا فرض نہیں مگر ایک کدو ہونا فرض
 دوسری دونو ہاتھ ہونا کہنیوں تک اور تیسری دونو پاؤں کا دھونا ٹخنوں تک حسب
 کشی کہتی ہیں اور بعضی مدہ کہتی ہیں اور وہ ایک ہڈی ہے پاؤں اور ٹنگری کی جوڑ پر ہا
 ادبھی ہوئی اور چوتھی مسح کرنا جو تہائی ہر کا اوپانچوی ڈاڑھی والی کو مسح کرنا چوتھا سہ
 ڈاڑھی کا اور مسح کی یہ معنی ہیں کہ ہاتھ کو تر کر کے ایک بدن پر پہنچا نا اور سنت وضو میں
 بہت ہیں فائدہ جو شخص کہ سوکی اوٹھی اسکی تین دونو ہاتھ گلی تک دھونا تین
 استنجا کرنی کی پہلی اور بعد استنجا کرنی کی ہی سنت ہے اور بی دھوئی برتن میں ہا
 نہ ڈالی صورت اسکی یہ ہے کہ اگر چہوٹھا برتن ہوئی جو ہاتھ سے اوٹھ سکے
 جس طرح بدھنایا لوٹا تو اسکو بائیں ہاتھ سے اوٹھاوی اور دھنا ہاتھ دھوئی
 تین بار پھر دھنی ہاتھ میں اسکو لیوی احدہ بایں ہاتھ دھوئی تین بار اور اگر گرا
 برتن ہوئی کہ ہاتھ سے نہ اوٹھ سکے جس طرح مسکا تو اگر اسکی ساتھ کوئی چوٹا برتن
 جس طرح ہرکایا آنچو رہی موجود دھوئی تو اس پانی نکالی اور اسی طرح دونو ہاتھ دھوئی

۱۲

اور اگر چہ بابر بن موجود نہ ہو تو اپنی بایں ہاتھ کی انگلی کو خوب جاکی حسین پانی اسکی اوس
برتن میں ڈالی اس طرح کہ تیلی نہ ڈوبی اور پانی نکال کی بایں ہاتھ میں اپنی ہاتھ پر ڈالے
اور ایک انگلی سی ایک کوئی اس طرح تین بار کریں تب فراغت سی طہنی ہاتھ کو شکی میں ڈالی
اور پانی نکال کی جو چاہی سو کری اور یہاں وقت میں ہی کہ جب ہاتھ میں کوئی ناپاکی معلوم
ہوئی اور اگر ناپاکی ہاتھ میں معلوم ہوئی تو ایسا بچا کی دہوئی کہ حسین برتن ناپاکی نہ ہو جائی
خلاصہ یہی کہ جس انگلی میں ناپاکی معلوم ہوئی تو اسکو نہ ڈوبائی یا کسی اور دوسری طرحی
بجای وہی حسین برتن وغیرہ ناپاکی نہ ہو جائی کیونکہ یہی بجایا فرض ہی یہی مسئلہ شرح وقایہ میں
سی لکھا اب بیان سنت وضو کا کرتی ہیں پہلی دونو ہاتھ گئی تک دھونا تین بار اور اوپر
جوبیان کیا سو اسکا بیان تھا اس میں ایک فائدہ نکلا اور بات ایک ہی ہے اور دوسری
نام اسکا لینا وضو شروع کرنے کی وقت نام لینی سی یہ وہاں ہے کہ یہ یفطین کہ **بسم اللہ**
الغنی العظیم **وَلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دِیْنُہٗ سَلَامٌ اَکْثَرُ** **وَلِلّٰہِ اَکْثَرُ** **اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ سَآئِلُکَ**
طَلْعَہٗ اور تیسری مسواک کرنا اور مسواک تلخ درخت کی ہوئی اور تہی ایک بابت کی اور موٹی
چھنگلیا کی موافق اور چوتھی گلی کرنا تین بار اور پانچویں غرغہ کرنا یعنی اوس پانی سی جو چوکی
واسطی منہ میں لیای ہے اور پہلی ناک میں پانی ڈالنا اور ساتویں ڈھری کا خلال کرنا صورت
اوسکی یہی ہے کہ ڈھری کی نیچی سی انگلی اوپر کو لیجاوی اوپر سی نیچی کو نہ لادے اور آٹھویں
خلال کرنا ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا اور نوین تین تین بار دھونا ہر ہنگام اور سوین مسح کرنا
تمام ہر کا ایک بار اور یکا ہر ہون مسح کرنا دو لوکان کا اوس پانی سی جو ہر کی مسح سی نیچی
ہاتھ میں دوسرا پانی نہ لیوی اور باوین نیت کرنا اور تیرین تین تین وضو کی نگاہ رکھنا یعنی
پہلی منہ دہوئی تب بعد اوسکی دونو ہاتھ تب بعد اوسکی ہر کا مسح تب بعد اوسکی دونو
پہلی منہ دہوئی تب بعد اوسکی دونو ہاتھ تب بعد اوسکی ہر کا مسح تب بعد اوسکی دونو
اور چودھین ترتیب دھونا بخانیسی ایک ہر دہوئی وہ سو کہنی نہ پاوی کہ دوسرا دہوئی
اور چندین استخارہ ہاتھ یا ڈھری سی اور پانی سی دھونا افضل سی اور فتویٰ یہی ہے کہ

پانی سی دھونا سنت ہی اور یہ سنت اس وقت ہی کہ وہ مکان درم شرعی سی کم تر ہوئی
اور اگر زیادہ تر ہوئی تو اس وقت اس مکان کا دھونا فرض ہی اور اگر درم شرعی کی برابر
ہوئی تو اس وقت دھونا واجب اور استنجا کرنی کی ترکیب اور درم شرعی کا اندازہ الکی یا
ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور مستحب وضو میں وچرین مین پہلی دھنی طرف سی بدنگا دھونا شروع کرنا
اور دوسری مسح کرنا اگر دنگا کر وہ وضو میں چار چرین مین پانی منہ پر سخت مارنا اس قدر کہ
چھینٹ پڑی اور بعد رباعین ہاتھ سی منہ مین پانی ڈالنا اور دنیا کی بات کرنا وضو کی سی

اور تین بار سی یا دھونا دوسری فصل وضو ٹوٹی کی سی یا نہیں
چیز کہ دونو راہ سی باہر آوی یعنی الکی اور چچی سی تو وہ چیز وضو کو توڑتی ہی الکی سی
کیا چیز جسطرحی پیشاب اور مٹی اور دھنی اور دھنی اور تہی اور ہو خواہ قبل سی نکلی
خواہ ذکر سی مدہ ندی ایک پانی ہی کہ شہوت کی حالت مین باہر آتا ہی اور اسکی باہر آتی
شہوت زیادہ ہوتی ہی دھنی اسکی الٹی ہی کہ اسکی گرنی سی شہوت کم ہوتی ہی اور دھنی
ایک پانی سفید ہی کہ پیشاب کی بعد باہر نکلتا ہی اور چچی سی کیا چیز جسطرحی غلیظ اور ہو
اور کثیر اور بدبندی خون اور پیپ اور ہموڑ کی پانی کا نکلنا اور ہینا اور مسکان تک کہ
جسکا دھونا غسل اور وضو مین فرض ہی وضو کو توڑتا ہی یہاں تک کہ اگر کسی نے
سوئی بدنین گڑوئی اور لہو بہر آیا مگر یہاں مین تو وضو نہیں ٹوٹا یا آنکھ مین خون نکلا
مگر آنکھ کی باہر نہ بہا تو وضو ٹوٹی گا یا ناک مین سی لہو بند یا ہوا مسو کی دانی کی طرح نچکلی
تو وضو نہ ٹوٹی گا اور قی کا آنا بہر نہہ کی خواہ کہنا ہوئی خواہ پت خواہ پانی اور اگر خون
بند قی کر سی نہہ بہر کی تو وضو ٹوٹی گا اور اگر خون تپلا قی کر سی تو اس حالت مین اگر خون
تہوک سی کم ہوئی تو وضو نہ ٹوٹی گا اور اگر خون در تہوک برابر ہی تو وضو ٹوٹی گا اور
اگر خون تہوک سی بہت ہی تو خواہ خواہ ٹوٹا جا ہی اور اگر قی نہہ بہر کی نہ کی خواہ بلغم
قی کی تو وضو نہ ٹوٹی گا اور نیند اس شخص کی جو لیٹا ہی یا کسی چیز پر تکیہ لگائی سو گیا

اس طرح پر کہ اگر وہ خیر یا لیون تو گر ٹپری وضو توڑتی ہی اور نماز میں اگر سو جاوی تو وضو نہیں ٹوٹا کبہر اہو یا بیہار کو عین ہو یا سجد میں اور بیہوشی سی وضو جانا ہی اور دیوانگی سی اورستی سی جسکو ہندی میں نشا کہتی ہیں اور نشی سی وضو تہ ٹوٹا ہی کہ اوکی چال میں فرق آوی اور ہنسنا قہقہہ یا رکی نمازی باغ کا جس نماز میں کو ع اور سجدہ ہی وضو توڑتا ہی اور اگر لڑکا نماز میں ہنسنا تو وضو نہ ٹوٹی گا اور اگر جناری کی نماز میں یا تلاوت کی سجدی میں کوئی ہنسنا باغ یا لڑکا تو وضو نہیں ٹوٹتا ہی بلکہ حسین ہنسے وہ باطل ہو جاوی یعنی جناری کی نماز اور سجدہ تلاوت کا باطل ہو جاوی اور ہنسی کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم قہقہہ کہ آپ سنی اور جو اوکی پاس ہی سو ہی سنی تو اس سی نماز باطل ہوئی ہی اور وضو بھی ٹوٹتا ہی اور دوسرا ضحک کہ آپ سنی اور اوکی پاس کا آدمی سنی تو اس سی نماز جاتی ہی اور وضو رہتا ہی اور تیسرا قسم کہ نہ آپ سنی نہ دوسرا لڑکا سفید ہوئی تو اس سی وضو جاوی نہ نماز باطل ہوئی اور مہاشرت فاحشہ وضو توڑتی ہی اور اوکی بیہ معنی ہیں عورت اور مرد و نونگی ہو دین اور مرد کا اندام نہا عورت کی اندام نہانی کو چھوئی اور اندر نہ جاوی اور نہ انزال ہو قحی اوس سی وضو ٹوٹتا اور اگر مرد عورت کو چھوئی یا عورت مرد کو یا زخم میں سی کیرا گری یا مرد کی پیشاب کی سورا سی کیرا گری یا زخم سی گوشت گری یا عورت کی پستان میں سی وودہ نخلی یا کسی کی ہوک یا ناک یا آنسو یا پسینا نخلی تو اون سب صورتوں سی وضو نہیں ٹوٹتا قہقہہ

۴۴

فصل غسل کی بیان میں غسل میں تین خیرین فرض ہیں کلی کرنا اور نہا کرنا پانی کرنا اور تمام بدن دھونا یہاں تک کہ اگر کسی نے آٹا سانا اور آٹا ناخن کی اندر یا اور غسل کیا تو درست نہیں ہی کیونکہ اوس مقام میں پانی نہ پہنچا تو مناسب ہی کہ پانی نہا میں ہی پہنچاوی اور اگر ناخن میں میل ہی یا مٹی سانی اور ناخن میں مٹی بہری رہی تو غسل درست ہی کیونکہ میل اسی مقام سی پیدا ہی اور مٹی میں پانی پہنچ جاویگا اور اسی طرح

اگر مہندی کا رنگ ہی یا تیل ملا ہی بدن میں اور غسل کیا تو درست ہی اور اگر کان میں با
 اور جانہ کہ بغیر بالی کی پیرائی نہ پہنچی گا تو بالی کو پیرا دی اور اگر جانی کہ بغیر پیرا ہی پہنچا تو
 نہ پیرا دی اور اگر بالی اتاری گئی اور اس کا سوراخ بند نہ ہو گیا مگر تھوڑا سا باقی ہی سطح
 پر کہ اگر بالی نہ پہنچا دی تو پہنچی اور اگر غفلت کری تو نہ پہنچی تو پانی پہنچا دی اور زیادہ تکلف
 نہ کری کہ لکڑی یا دوسری چیز سی پہنچا دی اور اگر ہاتھ میں انگوٹھی تنگ ہو دی تو اس کی
 نیچی ہی پانی پہنچا دی اور جب کا ختنہ نہ ہو ہو دی تو وہ بھی پانی چھری کی اندر پہنچا دی ہی طرح
 اگر میٹاب پکا مگر چھری باہر نہ ہو تو وضو ٹوٹی گا اور سچڑ کا حکم باہر کا ہی اور بدن ملنا
 فرض نہیں ہی اور احتیاط کری کہ تمام بدن تر ہو دی اگر ایک بال نہ تر ہو گا غسل
 درست نہ ہو گا اور سنت ہی غسل میں دو نو ہاتھ گئی مکت دھونا اور اندام نہانی غسل کی
 پہلی دھونا اور تن ہی ناپاکی دھونا اگر لگی ہوئی اور وضو کرنا جس طرح نماز کی واسطی کرتا ہی
 مگر یا ڈن نہ دھو دی پیر جاری کری پانی بدن پر تین بارتب پاؤں کو دھو دی اور مکان
 تل کر یہی اس وقت کا مسئلہ ہی کہ جب ایسی جگہ پر ہوئی کہ پانی جو بدنی گری تو وہاں
 جمع ہوئی اور اگر چوکی یا تپہ کی سختی پر ہوئی تو پاؤں اسی مکان پر وضو کی ساتھ ہی
 دھوئی اور مستحب ہی غسل میں بدن کا ملنا مسئلہ اور چوٹی کا کہو لانا اور تمام چوٹی کا
 تر کرنا عورتوں پر فرض نہیں ہی جس وقت کہ بال کی جڑ ہلکی کفایت ہی چوٹی نہ کہوئی
 اور یہ حکم فقط عورتوں کی واسطی ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قول کی موافق کہ ام
 رضی اللہ عنہا کی حق میں فرمایا تھا **يَكْفِيكَ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ أَصُولَ
 شَعْرَتِكَ** اسکی یہ معنی ہیں کہ کفایت کرتا ہی جھکو جبکہ پہنچی پانی تیری بالوں کی جڑ میں
 جس عورت کی چوٹی گندہ ہی نہ ہو دی تو اس حالت میں اسکو پانی پہنچانا تا حال
 میں فرض ہی اور اگر کوئی مرد چوٹی گندہ ہی ہوئی تو اسکو چوٹی کہو لانا اور تمام بال
 پانی پہنچانا فرض ہی اگر ایک بال خشک رہیگا تو ویسی ہی ناپاکی باقی رہیگی اور موجب

غسل کا جس سے غسل فرض ہو تاہی کھانا منی کا کو دک شہوت کی ساتھ جالگتی ہوئی
 خواہ سوئی میں یعنی نہی گرتی وقت شہوت ہوئی یہاں تک کہ اگر منی بی شہوت گری تو
 غسل فرض نہ ہوئی اور سوئی میں جو ہو تاہی او سکو احتلام کہتی ہیں اور احتلام میں عورت مرد
 دونوں کی واسطی ایک ہی حکم ہی یعنی غسل فرض ہو تاہی احتلام سی عورت کو ہوئی خواہ مرد
 اور غائب ہو نا حشفہ کا عورت کی اندام نہانی میں اگرچہ انزال نہ ہوئی عورت مرد دونوں
 پر غسل فرض کرتاہی اور دربر میں غائب ہوئی سی ہی دونوں پر غسل فرض ہو تاہی نحو بائینہا
 اور دیکھنا منی یا ندی کا کپڑی میں سواوٹہ کی غسل فرض کرتاہی اور حیض اور نفاس کے
 خون کا موقوف ہونا غسل فرض کرتاہی اور حیض نفاس کا بیان اگی آویگا اشارت
 تعالیٰ اور چار غسل سنت ہیں پہلی جمعہ کا دوسری عیدین کا تیسری عذہ کی رو
 چوتھی احرام کی وقت حاجو کی تین اور دو غسل واجب ہیں پہلی مرد کا غسل و نیازت
 واجب ہی دوسری غسل کرنا اوس آدمی کو کہ پہلی کا فرہا اور جنب تھا اور اس کا
 سوا واجب ہی اور اگر پاک نہ رہا ہوئی تو غسل واجب نہیں اور تین غسل مستحب ہیں جب
 کا فر سلطان ہوئی اور وہ ناپاک نہ رہا ہوئی تو اس کو غسل کرنا مستحب ہی اور اوس کا
 غسل کرنا کہ بی نشانی بلوغ کی جس طرح احتلام وغیرہ ہی اوس پر حکم بالغ ہونے کا دیا جاوی
 یعنی پندرہ برس کی عمر ہونے کی سبب سی اس کو بالغ کا حکم دیوین اور غسل شب برات کا
 مستحب ہی چوتھی **فصل پانی کی بیان میں جس میں وضو در**
 ہو تاہی وضو درست ہی سینہ کی پانی اور چشمہ کی پانی اور برف سی جب اوس
 طرح رہ ہوئی کہ اوسکی دھونی سی ناپاکی چھوٹ جاوی یعنی ایسا پتلا ہوئی کہ پانی کی سطح
 بھی اور ٹپکی بند ہی برف سی وضو درست نہیں اور اگرچہ ان پانیوں کی تینوں صفو نہیں سی
 کوئی صفت بدل گئی ہوئی بہت روز کی رہی کی سبب یا کسی پاک خیر کی ملنی سی جس طرح سی
 مٹی یا زعفران یا صابون کا تو وضو درست ہی اور تین صفتیں پانی کی ہیں ہین رنگ

اور بوی اور مزہ خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ مٹی یا زعفران یا صابون کی مٹی سی پانی کا رنگ بدل گیا یا بوی یا مزہ بدل گیا تو وضو درست ہو گا اور مٹی کہنی میں جو چیز کہ زمین جنس سی ہی سب داخل ہو گئی جس طرح حسی بالو یا تیر یا سرمہ اور زعفران اور صابون کہنی سی یہ غرض ہی کہ وہ چیز آپ پاک ہوئی یا اوسکی مٹی سی کوئی چیز پاک کی جاوے اور بہتی پانی سی وضو درست ہی اگرچہ نجاست پڑی ہوئی اور نجاست کی پڑنی سی بہتا پانی ناپاک نہیں ہوتا جب تک ناپاک کا کوئی اثر اوس پانی میں ظاہر نہ ہوئی اور اگر نجاست رنگ یا مزہ بہتی پانی میں معلوم ہوئی وہ ناپاک ہو جائیگا اوس مٹی وضو کرنا درست نہیں اور جو پانی کہ سست پیتا ہوئی مگر گہا سست پتی کو بہا دی تو وہ بھی داخل ہی بہتی پانی میں اور جب ایسی پانی سی وضو کری کہ سست بہتا ہی تو اس طرح پر مٹی کہ غسالہ وضو کی پانی میں نہ مٹی یا پانی کی ادھبانی میں مری کری یعنی غسالہ کو بہتی ہوئی تب دوسرا پانی لیوی اور غسالہ کہتی ہیں بدن کی دھوؤ کو

مسئلہ اور جب چھوٹا حوض ہوئی اس طرح کا کہ ایک طرف سی اوس میں پانی آتا ہی اور دوسری طرف سی بہتا تو اوس حوض میں سب طوف وضو درست ہی **مسئلہ** اور درست ہی وضو اوس پانی سی کہ جسمیں جانور پانی کا پیدا ہوئی والا مر ہوئی جس طرح مچھلی یا مینڈک وغیرہ اور اس کہنی میں پانی کی مٹی والی جانور جو باہر پیدا ہوتی ہیں اور پانی میں آگے رہتی ہیں نکل گئی جس طرح بط ہی یا مرغابی اس واسطی کہ انکی مرنی سی پانی نجس نہوگا اور جسکی بدن میں نہتا ہو نہیں ہی جس طرح مچھلی کہی وغیرہ تو انکی مرنی سی بھی پانی نجس نہیں ہوتا اور وضو نہیں درست ہی اوس پانی سی کہ درخت یا پہل سی پھوٹا اجادی اور نہ اوس پانی سی کہ اوس پانی کی طبیعت کسی دوسری چیز کی مٹی سی جاتی رہی اور طبیعت پانی کی کیسی کہ تیل ہونا اور پھنا خلاصہ اسکا یہ ہے کہ کوئی دوسری چیز پانی میں مٹی اور پانی پر غالب ہوئی اس طرح پر کہ گار با ہو یا دوی اور تہ نہ سکی اور نہ سیرگی

اور نہ اوس پانی سی کہ پنی سی کلہا ہو جادی جس طرح شور با لگر گرم پانی سی دست ہی جو اکیلا
پانی گرم کریں کچھ خیر نہ ملاوین اور نہ بند ہی پانی سی جس میں نجاست پڑی ہوئی مگر جب
وہ درود ہوئی یعنی ناپنی میں سو گز نہری اور گہرائی اوسکی اس قدر ہوئی کہ چلوئی میں نہ
جہل جادی تو اس سی وضو درست ہی اگرچہ نجاست پڑی ہوئی اوسکا حکم بہتی پانی کی
موافق ہی اور اگر اوس حالت میں نجاست کسی طرف نظر پڑی تو دوسری طرف وضو کر
اوس طرف وضو کری اور اگر کوئی نجاست اس طرح کی پڑی ہی کہ معلوم نہیں ہوئی جس طرح
میشاب تو سب طرف وضو درست ہی اسو سہلی کہ اوسکا حکم بہتی پانی کا ہی تھوڑی سی نجاست
پڑنی سی ناپاک نہیں ہوتا مگر جب اوس میں نجاست کا رنگ یا بوی یا مزہ معلوم ہوگا
تب وہ ہی ناپاک ہو جاوے گا اور یہی حکم بہتی پانی کا کہہ چکی اور اب مسئلہ سی وضو درست

اور اب مسئلہ کہتی ہیں وضو کرنی والی کی بدن کی دھوون کو یا پچھون **فصل**
کنوین کن بیان من اگر کسی کنوین میں کوی ناپاک چیز پڑ گئی یا تھوئی جانو

چھوٹا یا بڑا مرگیا اور پھول گیا تو اہر زہ ریزہ ہو گیا یا اوس میں آدمی یا کبری یا کتا مرگیا
تو ان سب صورتوں میں تمام پانی کنوین کا نکالا جاویگا اگر نکالنی سکین گے اور جس کنوین
نکالنی نہ سکین گے اس سبب سی کہ اوس میں بڑا سوتا ہی اس قدر رکھا کہ پانی نکالا جاتا ہی اور پھر
جلا آتا ہی تو اوس وقت میں اس قدر پانی نکالین کہ دو مرد جنگو پانی کا اندازہ معلوم ہو
وہ کہہ دین کہ پہلا پانی سب نکل گیا اور امام محمد رحمہ اللہ فی اوس کا اندازہ دو سو
ڈول سی تین سو ڈول تک رکھا ہی تو اگر کوئی کنوان اس طرح کا ہوئی اور کوئی آدمی
اندازہ کر سکی تو دو سو ڈول یا تین سو ڈول پانی نکال ڈالی کنوان پاک ہو جاوی
اور اگر کبوتر یا مرغی یا بلی مری یا اوس کی مانند اور کوئی جانور تو چالیس سے ساٹھ
ڈول تک نکالنی کا حکم ہی اور اگر چوہا یا گورتہ یا اوسکی مانند اور کوئی جانور مری تو

بیس ستیس ڈول تک نکالنی کا حکم ہی یہہ اوس وقت میں ہی کہ نہ تو پہلی ہون ریزہ ریزہ ہو
 اور اگر پہلی میں یا ریزہ ریزہ تو اوس کا حکم دوسرا ہی جو کلبہ چکی اور اس کلبہ اوس
 ڈول سی مراد ہی کہ نہ چھوٹا ہوئی نہ بڑا میا نہ ڈول ہوئی اور اوس کا اندازہ یہہ ہی کہ
 ایک صاع کی برابر ہوئی **مسئلہ** اور کبھی اور برین اور چوہ اور میٹھک اور چھبلی
 اور اوس کی مانند کی مرنی سی جس کی بدن میں بہتا لہو نہیں ہی کنوان ناپاک نہیں ہوتا
مسئلہ اور کنوان نجاست کی گرنی کی وقت سی ناپاک ہوتا ہی اگر اوس کے
 مرنی کا وقت معلوم ہوئی اور اگر اوس کی گرنی کا وقت معلوم نہ ہوئی تو اوس کا یہہ
 ہی کہ مثلاً مرابو چو یا کوی دوسرا جانور کنوین سی نکلا تو اگر وہ پہلا نہیں ہی تو جس
 شخص نے اوس سی وضو یا غسل کیا ہوئی وہ ایک رات دن کی نماز دہراوی اور
 اگر پہلا ہی یا ریزہ ریزہ ہوا تو تین رات دن کی نماز دہراوی اور یہہ امام اعظم
 رحمہ اللہ کی نزدیک ہی اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کی نزدیک جس وقت
 کہ وہ جانور معلوم ہوا اوس وقت کی نماز دہراوی پہلی نماز دہرا نا کچھ حاجت نہیں
 اس واسطی کہ احتمال ہی کہ اوس وقت چیل یا کسی دوسری جانورنی ڈالاموئی خلاصہ
 یہہ ہی کہ پہلا **مسئلہ** احتیاط کیواسطی ہی اور دوسرا حرج کی دفع ہوئی کیواسطی چھی
فصل چوٹھی کی بیان میں جو ٹہا آدمی اور گھوڑیکا اور جس کا گوشت
 کھایا جاتا ہی پاک ہی اور جو ٹہا کتئی اور خوک اور چار پائی شکار کرنیوالی کا ناپاک
 اور جو ٹہا بلی کا اور مرغی کا جو چھوٹی پھری اور شکاری چڑیوں کا اور جتنی جانور
 کہ گہر میں گہسی رہتی ہین مکروہ ہی اور جو ٹہا گدہ ہی اور خچر کا مشکوک مشکوک کے
 یہہ معنی ہین کہ نہ تو پاک کہہ سکیں نہ ناپاک اگر مشکوک پانی کی سوای دوسرے پانی
 موجود نہ ہوئی تو اوس سی وضو کری اور تیمم ہی کرلی خواہ وضو کی پہلی خواہ چھی
 اور اگر پانی مکروہ ہوئی تو فقط وضو کری **ساتویں فصل تیمم کی بیان میں**

جب کوئی شخص پانی کی قدرت نہ رکھے اس سبب سے کہ اوس شخص سے ایک کس
 فرق پر پانی ہوئی یا اوسکی پاس پانی ہی اور ڈرتا ہی کہ اگر اوس پانی سے وضو
 کری تو آپ یا اوسکا جانور یا سارے ہی یا پانی کی گھاٹ پر دشمن کا خوف ہی یا کوئی
 اسطرح کا جانور بیٹھا ہی کہ پہاڑ کہاوی یا کنواں ہی مگر اوسکی پاس پانی نکالنی کا اسباب نہیں پانچ
 پاس پانی ہی اور وہ بی قیمت نہیں تیا اور اوسکی پاس قیمت موجود نہیں ہی یا اوسکی پاس
 مگر قیمت پانی کی اس قدر مانگتا ہی کہ اوس میں اوسکا بڑا نقصان ہی یا اپنی گھر میں
 اور پانی ہی موجود ہی مگر اوسکو بیماری ہی اور جانتا ہی کہ اگر وضو یا غسل کرے گی
 تو بیماری زیادہ ہوگی یا جاڑی کا ایام ہی اور جانتا ہی کہ اگر وضو یا غسل کرے گی تو ضرر
 کرے گی ان سب صورتوں میں تیمم کرے گا خواہ محدث ہوئی خواہ جنب محدث اوسے
 کہتی ہیں کہ جبکو وضو نہ ہوئی اور جنب وہ ہی کہ جبکو حاجت نہانی کی ہوئی خلاصہ
 یہ ہے کہ تیمم مرد اور عورت دونوں کی واسطی ہی وضو اور غسل کی بدلی میں اگر
 مرد کو حاجت غسل کی ہوئی یا اونکا وضو نہ ہوئی یا عورتوں کو حاجت غسل کی ہو
 یا اونکا وضو نہ ہوئی یا حیض یا نفاس سے صاف ہوئیں ہیں اور ان سب کو پانی کی
 قدرت نہ ہوئی ان سب عذروں کی سبب سے جبکہ چکی تو اسوقت میں تیمم
 کریں اور عیدین اور جبار کی نماز کی واسطی اگرچہ پانی موجود ہوئی لیکن ہشت ہو
 کہ اگر وہ وضو کرے گا تو نماز نہ ملے گی تیمم درست ہی مگر بادشاہ کی تین اور ولی
 میت کی تین پانی کی جوتی ہوئی تیمم درست نہیں ہی اسواسطی کہ ان دونوں کو
 نماز جانی کی ہشت نہیں ہی لوگ انتظار رہنگی اور جمعہ کی نماز اور وقتی
 نماز کی فوت ہونیکے ہشت سے پانی کی قدرت رکھتی ہوئی تیمم درست نہیں
 اسواسطی کہ اوسکا بدلہ موجود ہی جمعہ کا بدلہ ظہر اور وقتی کا بدلہ قضا اور صورت
 اوسکی یہ ہے کہ پہلی نیت کرے تیمم کی اسواسطی کہ نیت تیمم فرض ہی تب دونوں

ہاتھوں کو زمین پاک پر ماری ایک بار اور مسح کرے تمام ہنہ کو بال جسمی کی جگہ سے ہڈی کی تختی
 اور کان کی لہریں دوسری کا کلی لہر تک تب پیر دوسری بازو و نو ہاتھوں کو ماری اور مسح
 کرے دو نو ہاتھوں کو کہنیوں تک اس طرح پر کہ پہلی بائیں ہاتھ سے دہنی ہاتھ کو مسح کرے
 تب دہنی ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو مسح کرے اور اگر ذرا سا کہین کوئی عضو باقی رہے
 تو تیمم درست نہوئی اور پھر یہی کہ اس طرح پر ہاتھوں کو مسح کرے کہ پہلی بائیں ہاتھ کی
 وسطی اور بنصر اور خنصر اور تہوڑی پٹیلی سے دہنی ہاتھ کی پیشہ کو انگلیوں کی سرے
 کہنیوں تک مسح کرے تب دہنی ہاتھ کی پیٹ کو مسح اور ابام سے مسح کرے انگلیوں کی
 سر تک اور اسے طر حسی دہنی ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو مسح کرے اور تیمم میں یہی تین فرض
 ہیں نیت کرنا اور ہنہ کا مسح اور دو نو ہاتھوں کا مسح اور فقط دو بار ہاتھ مارنی کا
 حکم ہے اور دو بار کفایت کرتا ہے لیکن جبکہ انگلیوں کی اندر غبار نہ پہنچا ہو وی تو تیسری
 بار ہاتھ مار کی انگلیوں میں خلال کرے اور اگر ایک شخص کو حاجت نہانی کی ہوئی اور
 وضو پہنچا ہو تو دو نو کی وسطی ایک تیمم کفایت ہی کر نیت دو نو کی وسطی کرے اور اگر
 ایک ہی کی وسطی نیت کی تو دوسری کا تیمم نہوا مثلاً غسل کے وسطی نیت کی تو وضو کا
 تیمم نہوا یا وضو کی وسطی نیت کی تو غسل کا تیمم نہوا تو مناسبت ہے کہ دو نو کی وسطی
 نیت کرے مگر تیمم ایک ہی کفایت ہے اور تیمم کرنا زمین پاک سے درست ہے اور جو کچھ
 زمین کے جس سے ہے اس پر بھی تیمم درست ہے جس طرح خاک اور بالو اور تیر اور ہر تال اور
 گچ اور سرمہ اور یہی محیط میں ہے **مسئلہ** تیمم کرنا پتھر پر درست ہے اگرچہ اس پر
 گرد نہ جمی ہوئی اور گرد پر پتی اور کچی اینٹ پر تیمم کرنا درست ہے اور جو چیز کہ زمین
 کی جنس نہیں ہے اس پر تیمم درست نہیں جس طرح چاندی اور سونا مگر جب تک
 کہ یہ سب بھی گلائی نہوین اور مٹی میں ملی ہو وین تو تیمم درست ہے **مسئلہ**
 اور گیہون اور جو پر تیمم درست نہیں ہے اور اگر ان پر بھی غبار ہوئی تو درست

مثلاً ایک شخص نے دیوار گرائی یا گھونٹا لٹا دیا اور اس کی منہ اور ہاتھ پر گرد جمی
اور اوسنی تیمم کی طرح پر منہ اور ہاتھ کو اوسی غبار سی مسح کیا تو تیمم درست ہی
اور رکعتیں درست نہیں اور اگر ایک زمین پر پہلی نجاست تھی اور اب اس کا اثر
جاتا رہا اور وہ زمین سوکھ گئی تو اوس زمین پر تیمم درست نہ ہوگا اور نماز درست ہوگی
اور اگر کپڑی پاک پر یاد دہری چیز پر گرد جمی ہو وی تو اوس ہی تیمم درست ہی **مسئلہ**
اور اگر کوئی شخص قید میں ہوئی اور پانی نہ پاوی وضو کی واسطی مثلاً ایک قیدی ہوئی
کہ اوسکو کافر وضو کرنی ہی منع کری یا ایک شخص ہی کہ اوسکو کسی نے کہا ہی کہ اگر تو وضو کرے گا
تو تجھکو قتل کرونگا تو اس صورت میں تیمم کری اور نماز ادا کری لیکن جب وہ منع کرنی والا
چلا جاوی یا عذر دفع ہو جاوی تب نماز کو دہراوی اور اگر قید ہوئی نجس مکان میں اور
وہاں نہ تو پانی ملی اور نہ مٹی پاک تو اگر مقدور ہوئی تو کسی چیز سی زمین یا دیوار کو کھود
اور تیمم کر لی نماز ادا کری اور اگر کھودنی ہی نہ سکی تو ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرمایا ہی کہ نماز
تب نہ پڑھی بلکہ پانی یا پاک مٹی کی انتظاری کری اور ابو یوسف رحمہ اللہ فرمایا ہی کہ
نماز یونکی مشابہت پر اشاری ہی نماز پڑھی اور جب عذر دفع ہوئی تب نماز دہراوی اور پھر
مسئلہ محیط میں ہی **مسئلہ** اگر کوئی آدمی اس طرح کی مکان پر جاوی کہ وہاں تو پانی ہی
اور نہ خاک تمام کیچڑ ہی مثلاً پانی برسانہ تو اس قدر جمع ہوا کہ وضو کری اور نہ خاک باقی
کہ تیمم کری تو کپڑی یا بدن میں کیچڑ لگا دیوی جب سوکھ جاوی تب اوس ہی تیمم کری اور
اگر کسیکو سید ہی کہ پانی ملیگا تو مستحب ہی نماز کی تاخیر کری آخر وقت تک در اگر اول
وقت میں تیمم ہی نماز پڑھ لی پھر پانی پایا اور وقت باقی ہی تو نماز نہ دہراوی اور جب کو شبہ
ہوئی کہ پانے نزدیک ہی تو اوسکو ایک تیر کے پٹی تک پانی ڈھونڈنا
واجب ہے اور پٹے تیر کا اندازہ تین سو گز سے چار سو گز تک ہی
اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس وقت کہ پانی ایسی مکان پر

ہوئی کہ اگر وہاں جاوے اور وضو کرے تو قاضی چلا جاویں اور اسکی
 انگلیہ سے غائب ہو جاویں تو اسوقت میں تیمم درست ہے وہاں نہ جاویں غرض یہ ہے کہ
 عاجزی کی وقت میں تیمم درست ہے اور تیمم کرنا نماز کی وقت میں اور وقت ہونی کی پہلے
 درست ہے مسئلہ اور جن وقت کہ بہت سادہ جنب کا رخصی ہوئی یا بہت سادہ نجس کا
 رخصی ہوئی اور تہوڑا سا اچھا تو اس حالت میں تیمم کرے اور اس چپ بدن کو نہ دھوے
 اور اگر ب بدن اچھا ہی اور تہوڑا سا رخصی تو تمام اچھی بدن کو دھوے اور زخم پر مسح کرے
 خواہ غسل ہوئی خواہ وضو اور باقی مسئلہ زخم پر مسح کرنے اور پی پی پر مسح کرنے کا اگر کسی کی انشا
 مسئلہ اور جب تک کہ تیمم باقی ہے ایک ہی تیمم سے فرض اور نفل جو چاہی سوا اگر کسی
 اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے تیمم کو بھی توڑتی ہے اور پانی پر قادر ہونا بھی تیمم کو توڑتا ہے
 مثلاً عیارتھا اور آب آرم ہوا یا جنگل میں تہا آب پانی ملا اسکی کام کی موافق یعنی محدث ہو
 تو وضو کی لائق اور جنب ہو تو غسل کی لائق واللہ اعلم بالصواب **فصل**
موزون پر مسح کرنے کی بیان میں مسئلہ جو شخص کہ موزہ
 پہنی ہوئے اوپر یا اونکا دھونا فرض نہیں ہے پاؤں دھونی کی جگہ پر موزون
 مسح فرض ہے اس شخص کی واسطی مسئلہ اور مسح موزہ کا محدث کی واسطی ہے
 جنب کی واسطی نہیں یعنی جو کوئی کہ وضو کرتا ہے اس سبب سے کہ اسکا وضو ٹوٹا
 اسکی واسطی مسح موزہ کا درست ہے اور جسکی تنین حاجت نہانی کی ہے اسکی واسطی
 مسح موزی کا درست نہیں اور مسح موز لیکا ہاتھ کی تین انگلیوں کی برابر فرض ہے اور
 اس میں کوئی دوسری چیز فرض نہیں ہے اور سنت اس میں یہ ہے کہ پاؤں کے
 انگلیوں کی سرسی مسح شروع کرے اور پہلی تک کہ پہنچ لیا جاویں اور مسح کی وقت ہاتھ کی
 انگلیوں کو کھلے رکھے سب سے نہ رکھے اور سخت اوستین یہ ہے کہ انگلیوں کا خطا موزون
 ظاہر ہوئی صورت اسکی یہ ہے کہ سر کا مسح کر کے دوسری بانی سے ہاتھ کو تر کر کے

دہنی ہاتھ کی انگلیوں کو دہنی پاؤں کی موزی پر رکھی اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بائیں
 پاؤں کی موزی پر رکھی اور دونوں ہاتھوں کی تین یا دو انگلیوں سے پہلی انگلی تک کہنچھی اور انگلیوں کو
 کہلی کہی اور مسج ایک بار کفایت ہی دو تین بار سبست نہیں اور موزی کی اوپری طرف
 مسج کرتی تلوی کی طرف نکری اور موزہ اس طرح کا ہوگی ٹخنوں کو چھپا دی اور اگر موز
 منہبہ کشادہ ہوئی اس طرح پر کہ اوپری پاؤں نظر پڑی تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن جب پاؤں کے
 تین انگلی چوٹی کی موافق ٹخنا کھلا ہوئی تو اس موزی پر مسج درست نہیں ہی اور جرموق پر ہی مسج
 اگر چہ ٹیکہ ہوئی اور جرموق اس کو کہتی ہیں جو موزی کی دہریا جاتا ہی ہو اس کی موزہ نجاست اور
 کیچڑ کی سی بچا رہی اور پاتیا پر ہی جو سخت بنا ہوئی کہ بغیر باندھنے کی پہلی پر کھڑا رہی اور گرنہ ٹری مسج
 درست ہی اور مسج موزہ کا تہہ رست ہوگا جب حدت کی وقت پوری وضو پر پہنا ہوگا گو کہ
 پہلی کی وقت پورا وضو نہ ہو مثلاً ایک شخص نے پہلی پاؤں ہو یا اور موزہ پہنا بت باقی بند کو دھو یا تو
 وضو پورا نہ ہوا اور مسج درست ہوگا کیونکہ حدت کی وقت میں پورا وضو پایا گیا پہلی کی وقت میں پورا وضو
 ہونا شرط نہیں ہی کہ پورا وضو کر لی تب موزہ پہنی اور مسج کی مدت مقیم کی اسطی ایک ان
 ہی ورسا فر کیو اسطی تین ان جیسا کہ بغیر صلی اللہ علیہ وسلم فی بابا تسمیۃ المقیم ہو
 وَلَکِلَّةٌ وَالْمَسَافِرُ ثَلَاثَةُ اَیَّامٍ وَکَلِیْلَتُهَا اسکی معنی ہیں مسج کر موزی مقیم ایک ان اور مسج
 تین ان و مدت مسج کی حدت آن کی وقت شمار کی جاوے گی مثلاً ایک شخص نے فجر کے وقت وضو
 کیا اور موزہ پہنا اور اسکا وضو طہر کی وقت تک رہا اور اس وضو سے طہر پڑی اور بعد طہر کے
 اسکا وضو ٹوٹا تو دوسری روز کی طہر تک اسکی مدت ہی اور جب مدت مسج کی تمام ہوئی
 اور اسکا وضو رہی تب پاؤں دھونا فرض ہوئی فقط پاؤں کو دھو ڈالی تمام وضو
 کرنا ضرور نہیں اور مسج موزہ پر عورت مرد دونوں کی واسطی ہی اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی
 مسج کو بھی توڑتی ہی اور موزیکہ اوتارنا خواہ دونوں اتاری خواہ ایک ہی اور مدت کا موزہ
 مسج کو توڑتا ہی اور دونوں پاؤں دھونا ہی فرض کرتا ہی یعنی اگر وضو ٹوٹا اور موزہ نہیں اتارا

خواہ مدت تمام نہیں ہوئی ہی تو اس صورت میں وضو کری اور مسح کری موزون پراؤ
 اگر موزہ اتار ایا مدت تمام ہوئی تو اس صورت میں اگر چہ وضو ہو گا مگر دونو پاؤں کا
 دھونا فرض ہو گا فقط پاؤں دھو دیکھا تمام وضو نہ ہر دیکھا اور اس طرح اگر پانی گیا تو
 موزی خواہ ایک ہی کی اندر اس قدر کہ تمام پاؤں دھو گیا خواہ بڑا حصہ پاؤں کا تر ہوا
 تو وہی حکم ہی یعنی دونو پاؤں دھوئی اور مناسب ہی اس حکم کا یاد رکھنا کہ اگر
 ایک موزہ اتارنا خواہ ایک ہی موزہ میں پانی گیا اور سب پاؤں خواہ بڑا حصہ پاؤں کا
 دھو گیا تو ان صورتوں میں دونو پاؤں دھو دیکھا اور اگر موزی میں پانی گیا اور اس کا
 پاؤں تر ہوا تین اونگلیوں برابر یا کم اس سے تو اس صورت میں مسح باطل ہو گا و
 یہی محیط میں کچھ ہی اور بڑا حصہ یا بیک یا پہلی کی طرف باہر نکلنا ہی حکم موزہ اتارنے کا
 رکھنا ہی اور جو موزہ کہ پاؤں کی چھوٹی تین اونگلیوں کی موافق پٹیا ہوئی تو اس پر
 مسح درست نہیں ہے اور اگر کم پٹیا ہوئی تو درست ہی اور اگر اس طرح پٹیا ہوئی کہ او
 چھوٹی تین اونگلی پاؤں کی ڈالنی سی جاوی مگر اس سے اس قدر یا تو بغیر کہو لی کہلانہ رہی تو
 اس پر مسح جائز ہی اور اگر اس طرح پر پٹیا ہوئی کہ ہر وقت بند رہی مگر چلتی وقت کہلی
 اس قدر یعنی تین اونگلی کی برابر تو اس پر مسح جائز نہیں ہی اور اگر ایک موزی میں
 بہت جگہ پٹیا ہوئی کہ جمع کرنی سی تین اونگلی کی موافق ٹہری تو اس پر مسح درست
 نہیں اور اگر دونو موزی پہی ہو دیں اور دونو کو جمع کر کے اس قدر ٹہری تو مسح درست
 ایک موزی کا پٹیا اس قدر مسح کو منع کرتا ہی اور عمامہ پراور ٹوپی اور برقع اور دستار
 مسح درست نہیں ہی نوین فصل نکلتی اور زخم پر مسح کرنی کے
 بیان میں مسئلہ مسح کرنا کبھی پرچہ ٹوٹی عضو پر باندھی جاتی ہے
 درست ہی اور اگر نکلتی چکی ہوئی کی پہلی گری تو مسح باطل نہ ہوئی اور اگر زخم چلی ہوئی
 بعد نکلتی گری تو اس مقام کا دھونا فرض نہیں ہی اگر اس کا وضو ہوئی تو فقط اسی

مقام کو دھو ڈالی اور دوسری مقام کا دھونا ضرور نہیں اور اگر مسح کرنا ٹکٹھی پر ہی
 ضرر کرے تو اسکا ترک کرنا جائز ہے اور اگر ضرر نہ کرے تو مسح ترک کرنا جائز نہیں اور
 اس میں کچھ شرط نہیں ہے کہ ٹکٹھی طہارت کی وقت باندھی ہوئی اگرچہ لی طہارت باندھی
 ہوئی مسح درست ہے خواہ محدث ہوئی خواہ جنت مثلاً ایک شخص غسل کرتا ہے جب
 اور اسکی ہاتھیں ٹکٹھی بند ہے ہی اور مسح کرتا ہے پانی سے ٹکٹھی پر تو جائز ہے مسح کرنا
 اور یہی محیطین ہی مسئلہ اور مسح ٹکٹھی پر اسوقت درست ہے کہ اس عضو پر مسح
 نہ کر سکی خلاصہ یہ ہے کہ اگر اس عضو کی دھونی سے ضرر ہوئی تو مسح کرے عضو پر اور
 اگر عضو پر پہنچ کر سکی اسباب سے کہ اسکو پانی ضرر کرے یا ٹکٹھی بند ہے ہوئی اور
 اسکا کہونا ضرر کرے تو ٹکٹھی پر مسح کرے اور جسوقت کہ سب عضو پر مسح کر سکی تو
 اسوقت ٹکٹھی پر مسح درست نہیں مسئلہ اور جس کیکا بدن پہنچا ہوئی اور
 اسکی دھونی سے عاجز ہوئی تو اس پر پانی دھوے اور اگر پانی ہی دہانی نہ سکی تو مسح
 کرے اور اگر مسح نہ کر سکی تو اسکی گرد و بگرد کو دھوئی اسکو چھوڑ دیوے اور
 کسی کا ہاتھ پہنچا ہوئی اور وہ وضو سے عاجز ہوئی تو کسی سے مدد چاہے کہ وہ وضو کرے
 دیوے اور اگر مدد نہ چاہے اور تیمم کرے تو جائز ہے اور جب کسی نے پاؤں کی بوائی پر دھوا
 لگا لی تو وہ اسی دوائی پر پانی دھوے اور جب پانی دھائی چکا دوا پر تب دوا گر پڑی
 تو اگر چٹکی ہوئی ہے دوا گری ہے تو اس مقام کو دھوئی اور اگر بغیر چٹکی ہوئی ہے تو اگرچہ
 ہوئی تو نہ دھوئی اور جب کسی شخص نے فضلہ اور اسپر گدی رکھی اور پٹی باندھی تو
 اگر وہ شخص بغیر دوسری کی مدد کی آپ ہی پٹی کھولنی اور باندھنی سکتا ہے تو پٹی کھولنی اور
 گدی پر مسح کرے پٹی پر جائز نہ ہوگا اور اگر بغیر دوسری کی مدد کی کھولنی باندھنی نہیں سکتا
 تو اس سے پٹی پر مسح کرے اور اگر پٹی کھولنا اور پٹی کی نیچی جوا چھا بدن ہے اس کا دھونا
 زخم کو ضرر کرے تو پٹی ہی پر مسح جائز ہے اور اگر ضرر نہ کرے تو پٹی کو کھولنی اور اچھی بدن کو

دہوئی اور گدی پر مسج کری اور اگر پی کا کہولنا ضرر نہ کری مگر اوسکا اوٹھالینا زخم کی
 جگہ سے نغم کو ضرر کری تو پی کو کہولی اور اس جگہ سے اوٹھاوی اور پی کی نیچی جو اچھا بد
 اوسکو زخم کی جگہ تک دہوئی تب پی کو باندھی اور زخم کی جگہ پر مسج کری اور اگر اسکا
 کہولنا باندھنا مشکل ہوئی جیسا کہ ہم لکھ چکی تو پی پر مسج کری اور اس صورت میں جو
 بدن کہ اچھا ہی کہولی کی طرف پی کی گرہ کی نیچی اوسکا دھونا ہی ضرور نہیں ہی اسپہ ہی
 مسج کفایت کرتا ہی اسواسطی لگا کر اوسط طرف دھوویگا تو پی تر ہوگی اور اوسکی تر فیصد
 جگہ پر نیچیگی اور نگٹھی اور پی کی مسج میں یہ شرط ہی کہ تمام نگٹھی اور پی پر مسج کری اور
 جب پی یا نگٹھی پر مسج کیا پھر اوسکو کہولا اور اوٹھالیا اوس مقام سی اور پیر باندھا تو
 مناسب ہی کہ مسج ہی پیر کری اور اگر نہ کری تو مضائقہ ہی نہیں ہی اور اگر پی یا نگٹھی زخم کا
 گر پی اور دوسری پی یا نگٹھی اوسنی بدلی تو بہتر ہی ہی کہ مسج ہی پیر کری اور اگر نہ کیا تو
 مضائقہ ہی نہیں ہی اور تین بار اوسپر مسج کرنا کچھ شرط نہیں ہی بلکہ ایک ہی بار کفایت
 اور اوسکی واسطی کچھ مدت نہیں مقرر ہی **وسوین فصل حیض اور**
نفاس اور استخاضہ اور معدور کی بیان میں مسئلہ
 حیض وہ خون ہی کہ عورت بالغ کی رحم سی اخیر در کی بخور طی اور وہ عورت سن
 ایاس کو نہ پہنچی ہوئی اوسکیا جان صاف کرتی ہین انشاء اللہ تعالیٰ عورت بالغ کی یہ
 معنی ہین کہ وہ عورت نو برس کی ہوئی اور اگر نو برس سی کم عمر کی لڑکی خون دیکھی تو
 وہ حیض نہیں مثلاً اگر چہ برس کی لڑکی یا سات برس کی خون دیکھی تو وہ حیض نہیں ہی
 بلکہ بیماری ہی اور جب نو برس کی لڑکی خون دیکھتا تب یہ حیض ہی اور وہ بالغ
 ہوئی **مسئلہ** اور جو خون کہ رحم سی نہ ہوئی تو وہ حیض ہی نہیں ہی اور اسطی
 جو خون کہ رحم سی مرض کی سبب آوی مثلاً درد دہوئی تو وہ بھی حیض نہیں ہی اور
 حیض کا آنا مقرر کیا ہی سن ایاس تک اور سن ایاس کا اندازہ یہہ ہی کہ عورت

ساتھ برس کے ہوئی پہر اگر عورت سن ایس کی بعد کچھ دیکھی تو وہ حیض نہیں ہی مگر
 جب سیاہ رنگ خون یا خوب سرخ رنگ خون دیکھی گئی تب وہ بھی حیض ہوگا اور اگر
 ندیا سبز یا مٹی کی رنگ خون دیکھی گئی تو وہ استحاضہ ہی اور بہت کم مدت حیض کے
 تین دن اور اسکی رات ہی اسکی یہ معنی ہیں کہ تین دن رنگ گزرنی میں جو رات آئی ہوئی
 اور یہ معنی نہیں ہیں کہ تین ہی رات اور تین ہی روز ہوئیں مثلاً ایک عورت فی شنبہ کی
 فجر کو خون دیکھا اور دو شنبہ کی روز آفتاب ڈوبتی وقت خون موقوف ہوا اور اس میں
 تین روز اور دوئی رات ٹھہری تو یہ حیض ہی اور بہت زیادہ مدت اسکی دس دن
 جیسا کہ بغیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اقل الحيض للامة البكر
 والثيب ثلثة ايام وکما ليحيا واکثره عشرين ايام اسکی یہ معنی ہیں کہ بہت
 کم مدت حیض کی عورت کی واسطی خواہ مرد نہ دیکھی ہوئی خواہ مرد دیکھی ہوئی تین روز اور
 اسکی رات اور بہت زیادہ مدت حیض کی سولہ روز مسلمہ حیض تین پاک ہونی کو
 طہر کہتی ہیں اور بہت کم مدت طہر کی پندرہ روز ہیں اور زیادہ کا حد نہیں ہے اور طہر کہتی
 اوس پاک کی کو کہ عورت دو حیض کی بیچ میں دیکھی مثلاً ایک عورت فی رمضان مبارک کی
 پہلی تاریخ کو خون دیکھا اور دسویں کو وہ صاف ہوئی اور پھر سوال کی پہلی تاریخ کو
 خون دیکھا تو یہ پچیس روز دو حیض کی درمیان میں گزری ہیں اسکو طہر کہتی ہیں مسلمہ
 حیض والی عورت حیض کی مدت میں جس رنگ کا خون دیکھی سو اسی سفیدی خالص کے
 تو وہ حیض ہی اور حیض کی خوشگلی چہرہ رنگ ہیں سرخ اور سیاہ اور زرد اور سبز
 اور تیرہ رنگ اور مٹی کی رنگ تیرہ اسکو کہتی ہیں کہ سفیدی مائل ہوئی اور مٹی کی رنگ
 اسکو کہتی ہیں کہ سیاہی مائل ہوئی مسلمہ حیض کی مدت میں دو خون کی بیچ میں جو
 پاک دیکھی تو وہ پاک ہی حیض میں داخل ہے مثلاً ایک عورت کی عادت ہے کہ اسکو چہرہ زرد
 حیض رہتا ہی اور اوسنی دور و زرد خون دیکھا اور دو روز پاک ہی رہتا ہے پھر دو روز

خون دیکھا تو وہ جو دو روز بیچ میں پاک رہی وہ دو روز بھی حیض میں داخل ہیں اور اسکو
ظہر تک کھیتی ہیں اور حیض کا یہ حکم ہی کہ عورت حیض والی نماز نہ پڑھی اور روزہ نہ رکھی
مگر جب صاف ہوئی تب جتنی روز کہ روزہ نہیں کیا ہے اوتنی ہی روز قضا کا روزہ
رہی اور جو نماز اس حالت میں قضا ہوئی ہی اسکی قضا نہ پڑھی اور اسکی بیہ صبری
کہ جب مہتر آدم صَلَّوَاتُ اللہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حَوَّارِضِی اللہُ تَعَالٰی اَعْمٰہَا جہان میں اُنی تب حَوَّارِ
نماز میں تھیں کہ حیض دیکھا اور حَوَّارِ اُنی بہشت میں حیض دیکھا تھا اور جب حَوَّارِ کو نماز
میں حیض آیا تب حَوَّارِ مہتر آدم صَلَّوَاتُ اللہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا کہ نماز ادا کروں یا نہیں
مہتر آدم فی مہتر جبریل علیہ السلام سے پوچھا مہتر جبریل علیہ السلام فی اللہ تعالیٰ سے
پوچھا حکم ہوا کہ نماز نہ ادا کری بعد چند روز کی پھر حیض آیا تب حَوَّارِ مہتر آدم سے
پوچھا کہ روزہ رکھوں یا نہیں مہتر آدم فی کہا کہ روزہ مست رکھو پھر جب حَوَّارِ حیض سے
پاک ہوئیں تب مہتر جبریل فی اللہ کا حکم پہنچا یا کہ حَوَّاسی کہو کہ روزہ قضا کا رکھی تب
مہتر آدم فی مناجات کی کہ یا بار خدا یا نماز میں تو قضا کا حکم ہوا جواب آیا کہ نماز کو مہنی فرمایا
کہ مت پڑھ پیر اسکی قضا ہی نہ پڑھی اور روزی کو تو فی کہا کہ مت رکھ پیر اسکی قضا رکھی
اور حیض والی عورت مسجد میں نجادی اور طواف کعبہ کا کری اور اس عورت کی بدنی
جو از ار کی نجی ہی ناف سی لیکر زانو تک فائدہ لینا مرد کو حرام ہی اور بوسہ لینا اور جو
بن کہ از ار کی اوپر ہی اسکا چھونا حلال **مسئلہ** شوہر کی تنین اپنی عورت سے
اور مولیٰ کی تنین اپنی لونڈی سے حیض کی حالت میں جماع کرنا حرام ہی اور جو شخص کہ حلال
جانی تو وہ کافر ہوئی **مسئلہ** اگر کسی شخص کی تنین غلطی سے یا نادانی میں سبب
حرص کی حیض کی حالت میں اپنی عورت سے اتفاق جماع کا پڑا تو واجب ہی اسپر کہ
رات دن استغفار کری اور سبب ہی کہ ایک دنیا یا آدھا دنیا صدقہ دیوی اسکا
کفارہ اور عورت حیض والی قرآن نہ پڑھی جب اور نفس کی طرح خلاف محدث کی کہ وہ

قرآن بغیر چھوٹی پٹری اور عورت حائض اور نفاس قرآن ہی نہ چھوٹی محدث اور
 جنب کی طرح مگر جزدان میں ہوئی تو بی چاروں چھوٹیں یعنی محدث اور جنب اور
 حائض اور نفاس محدث اور جنب کی معنی تو لکھی چکی ہیں اور حائض اور عورت کو
 کہتی ہیں جو حیض میں ہوئی اور نفاس اسکو کہتی ہیں جو نفاس میں ہوئی اور
 نفاس کا بیان اگی لکھتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اور مکر وہ ہی قرآن شریف کا
 چھوٹا اسکی تین آستین سی اور نفاس وہ خون ہی کہ لڑکا پیدا ہونی کی بعد اور
 اور اسکی کم مدت کی حد نہیں ہی اور اسکی بہت زیادہ مدت کی حد چالیس روز
 ہیں اور اگر جو دو لڑکی پیدا ہوئیں ایک پہلی اور ایک سچی تو پہلی لڑکی پیدا ہونی کی
 بعد سی نفاس ہی اور اگر حمل گر پڑی اور بعضا عضوا و سکا بنا ہوئی تو وہ بھی
 لڑکا ہی ہو وہ عورت بھی نفاس ہی اور حیض نفاس کا ایک ہی حکم ہی جیسا کہ لکھی پڑ
 حیض کیو اسطی و یسا ہی نفاس کی واسطی ہی ہی اور جس عورت کا خون موقوف
 ہو حیض اور نفاس کی بڑی مدت کی بعد یعنی دس روز کی بعد حیض موقوف ہو
 اور چالیس روز کی بعد نفاس موقوف ہو تو اس عورت سی غسل کی پہلی جماع
 درست ہی اور جو عورت کہ دس روز سی کم میں حیض سی صاف ہوئی اور چالیس
 روز سی کم میں نفاس سی صاف ہوئی تو اس عورت سی غسل کے پہلی جماع درست
 نہیں ہی مگر جب اسقدر وقت گزر جاوی کہ اس میں غسل کر سکی اور تحریمہ نماز کا
 باندہ سکی تو اتنی دیر کی بعد اس سی جماع درست ہی اگرچہ غسل نہ کیا ہوئی مگر نماز
 بی غسل درست نہیں ہی اور جب کسی عورت کا خون موقوف ہوئی دس روز سی
 کم میں یعنی تین یا چار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ یا نو روز میں اور اسکی عادت
 کم ہوئی مثلاً اسکی عادت تہی ظہر کی وقت اور یہ خون موقوف ہوا دو پہر کی وقت
 تو اس صورت میں واجب ہی کہ غسل میں دیری کری نماز کی آخر وقت تک اسو اسطی

شاید پہلے نہ خون آجادی کیونکہ اوسکی عادت کی پہلی موقوف ہوا اور اتنی دیری نہ کری
 کہ وقت مکروہ ہو جاوی بلکہ وقت مستحب تک دیری کری اور اگر خوف نماز جانی کا
 ہوئی تو غسل کہ کی نماز پڑھی ایسا نہ کری کہ نماز فوت ہو جاوی **مسئلہ** اگر ایک
 عورت اگر کاجنی اور دس روز یا زیادہ مین پاک ہوئی تو اوسکو چاہی ہی کہ نماز پڑھ کر
 اور روزہ رکھی اور منتظر نہ رہی کہ چالیس روز گزریں اور جو بعض عورتیں چالیس روز
 کم مین پاک ہوتی ہیں اور نماز نہیں پڑھتی ہیں جب تک کہ چالیس روز نہیں گزرتی ہیں
 یہاں تک نہایت غلطی ہی ایسا ہرگز نکلیا چاہی **مسئلہ** اور جو خون کہ حیض کی کم مدت
 یعنی تین روز سی کم مین بند ہوا یا اوسکی بڑی مدت یعنی دس روز سی زیادہ ہوئی
 یا نفاس چالیس روز سی زیادہ ہوئی یا حاملہ عورت خون دیکھی تو یہ سب استحاضہ
 یا جو عادت کہ اوسنی حیض اور نفاس کے پہچان رکھی ہی اوس سے زیادہ ہوئی تو وہ
 بھی استحاضہ ہی مثلاً ایک عورت کی عادت حیض کی سات روز تھی اور اوسنی بارہ
 روز خون دیکھا تو یہ پانچ روز جو سات روز کی بعد مین استحاضہ ہی اور وہ سات
 روز حیض اور ایک عورت ہی کہ اوسکی عادت نفاس کے تیس روز تھی اور اوسنی
 پچاس روز خون دیکھا تو یہ بیس روز جو تیس روز کی بعد مین استحاضہ ہی اور وہ تیس
 نفاس ہی اور یہ حکم معتادہ کیواسطی ہی معتادہ اوسکو کہتی ہیں کہ جسکی تین حیض و
 نفاس ہو ہوئی اور جو عورت ایسی ہی کہ اوسکو کبھی حیض اور نفاس نہیں ہوا
 اور وہ بالغ ہوئی تو استحاضہ مین یعنی اوسکا خون زیادہ روز تک جاری رہا تو اوسکی
 واسطی حیض ہر مہینہ سی دس روز مین اور جو خون کہ دس روز سی زیادہ ہی وہ استحاضہ
 ہی اور نفاس اوسکی واسطی چالیس روز ہی اور باقی روز جو چالیس سے زیادہ مین
 وہ استحاضہ ہی اور استحاضہ کا یہ حکم ہی کہ جس عورت کو استحاضہ ہوئی وہ نماز
 پڑھی اور روزہ رکھی اور اوسکا شوہر جماع کرے **مسئلہ** عورت استحاضہ والی

جس شخص کی زخم ہوئی اس طرح کا دوسرا یا سبب ہی جاوی یا کسی شخص کی پیش
 بہا جاوی یا ناک سی خون بہا جاوی یا اس کی شکم سی لی خستیا رہو اچل جاوی اور
 اس کو قدرت ضبط کی نہ ہوئی یا اس طرح کا دوسرا آزار ہوئی تو ان سب کا یہ حکم ہی
 کہ یہ سب ہر نماز کی وقت میں وضو کرین اور اسی وضو سی فرض نفل جو چاہین سو
 ادا کرین جب تک کہ وقت نماز کا باقی ہی ان سبہوں کا وضو باقی ہی و جب وقت گزر جاو
 ان سبہوں کا وضو ہی ٹوٹ جاوی دوسری نماز جو آئی والی ہی دسکی واسطی دوسرا وضو
 کرین اور ان سب کا وضو وقت کی جانی سی ٹوٹا ہی اور وقت کی آئی سی نہیں یعنی اگر
 ظہر کی وقت آئی کی پہلی معذوری وضو کیا اور وضو کی بعد ظہر کا وقت آیا تو اس کا
 وضو نہ ٹوٹا اور اگر ظہر کی وقت میں وضو کیا اور ظہر کا وقت جاتا رہا تو اس کا وضو
 بھی ٹوٹا اور ایسی آدمی کو معذور کہتی ہیں اور یہ نہ کوئی خیال کیسی کہ اس کا وضو
 وقت جانی کی پہلی ٹوٹا ہی نہیں اس کی یہ معنی ہیں کہ معذور کا وضو اس قدر
 سبب سی جو کہ تباہی نہیں ٹوٹا جب تک کہ وقت باقی ہی اور دوسرے چیز سی تو
 ٹوٹا جا ہی مثلاً ایک شخص کے زخم سی خون جاری ہی اور اسی وضو کیا تو جب تک
 کہ وقت باقی ہی اس خون پہنی سی وضو نہ ٹوٹی گا اور اگر دوسرے چیز وضو کے
 توڑنی والی آویگی مثلاً ہوا وغیرہ تو اس کا وضو ٹوٹی گا اگرچہ وقت باقی رہی او
 عذر کی ثابت ہوئی کی یہ حد ہی کہ وہ عذر یعنی استحضار خواہ ہوا وغیرہ ایک وقت
 نماز کا تمام لی لیوی اس قدر کہ تمام وقت میں وضو اور نماز کی وہ شخص فرصت نہاد
 اور عذر کی باقی پہنی کی یہ شرط ہی کہ ہر وقت پایا جاوی اور جب ایک وقت نماز
 اس حدت سی خالی گذری تو وہ شخص عذر سی باہر آوی وہ معذورین نہ داخل ہو
 اور اگر ایک شخص کے تین ایک نماز کی بیچ وقت میں کوئی حدث جس طرح سی ہوا یا جو
 زخم کا یا ناک کا یا دوسرا کوئی آوی اور وہ حدث جاری ہو جاوی تو وہ شخص توقف

کری اور انتظار کری کہ وہ حدت موقوف ہوتا ہی یا نہیں اور اگر وہ حدت موقوف
 نہ ہوئی اور نماز کا وقت آخر ہوئی لگی تب اسی حدت کی حالت میں وضو کر کے نماز ادا
 کری پھر اگر وہ حدت دوسری نماز کی وقت کو پہنچی لیوے تو وہ شخص معذور میں داخل
 ہوئی اور وہ نماز جو اسی ٹپہ پہنچی وہ درست ہوئی اور اگر دوسری نماز کی وقت کو پہنچا
 اور حدت موقوف ہوا تو اوس شخص کا عذر ثابت نہ ہوا اوس نماز کو دہرا دیں
 کہ وہ حدت آدھی ہی وقت تک با اور عذر ثابت نہ ہونے کی یہ شرط لکھ چکی ہیں کہ ایک
 وقت نماز کا تمام لیوے اور بیان اوس شخص کو سچ وقت میں حدت ہوا تھا
 اور دوسری وقت کو نہ لیا تو اس صورت میں آدھی ہی وقت ٹہرا اس سبب سے شخص
 معذور نہ ہو اخلاصہ یہی ہے کہ اگر کسی کی ہر وقت پیشاب جاری رہے یا زخم سی خون جاری
 رہے یا عورت کو استحاضہ ہوئی یا کسی کی ناک سی خون جاری رہے یا کسی کی پیشاب کی
 مقام سی خون یا پیپ جاری رہے یا دوسری کوئی حدت میں گرفتار ہوئی تو وہ
 شخص نماز اسی حالت میں پڑھے مگر پانچون وقت تازہ تازہ وضو کیا کری فائدہ
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبکہ عورت حیض والی ہر نماز کی وقت میں ستر
 دفع استغفر اللہ کہی تو اللہ تعالیٰ ہزار رکعت کا ثواب دیوے ستر گناہوں کی بخشش
 اور ستر درجہ بہشت میں دیوے اور استغفار کی لفظ کی ہر حرف کی بدلے میں ایک
 نور دیوے اور جتنی بابل کہ اوسکی بدن میں ہر بابل کی شمار کی موافق ثواب حج او
 عمرہ کا لکھی اور جب حیض سی پاک ہوئی اور غسل کری اور دو رکعت نماز پڑھے
 اور ہر رکعت میں الحمد کی بعد تین بار قل ہو اللہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اوسکی تمام
 گناہ صفحہ اور کبیرہ گزری ہوئی بخشش اور دوسری حیض تک اوس پر گناہ نہ
 لکھی اور وہ عورت ستر تہید کا ثواب پاوی اور بہشت میں اوس عورت کی
 واسطی محل درست کریں اور اوسکی سر میں جتنی بابل ہیں ہر بابل پچاس عورت

تین ایک نور دیوین اور اگر دوسری حیض کی پہلی مری تو شہید مری ہوئی فائدہ
مستحب ہی حیض والی عورت پر کہ ہر نماز کی وقت میں وضو کری اور سبحان اللہ
کہا کری اس قدر کہ جب کہ اوس قدر دیری میں اگر نماز پڑھتی تو پڑھ چکتی اس میں بہ

(6)

فائدہ ہی کہ اوس عورت سی نماز کی عادت بخاتی رہنی گیارہویں فصل

نخاست کی پاک کرنی کی بیان میں جو نخاست کہ تند آ رہی یعنی
خشک ہوئی کی بعد اسکا نشان معلوم ہوتا ہی جس طرح خون وغیرہ ہی تو اوس نخاست کی
نمازی کا بدن اور جانماز اور کپڑا پاک ہوتا ہی یا نی کی دھونی سی اور اوس چیز کی دھونی
جو بہنی والی اور پاک ہوئی و ایسی ہو وی کہ اوسکی دھونی سی جو کچھ لگا ہوئی تو چھوٹ
جاوی جس طرح سرکہ اور گلاب وغیرہ ہی اور پاک ہوتا ہی دھونی سی جبکہ اوس نخاست کا
نشان مٹ جاوی مگر جب سطح کی نخاست ہوئی کہ اوسکا داغ چھوٹنا یا نی ہی بغیر
صابون کی مشکل ہوئی جس طرح سی مہندی کا رنگ یا تیل یا پاکی ملا ہوئی یا دوسرے چیز
اس طرح کی لگی ہوئی تو اس صورت میں فقط تین بار دھونا کفایت کرتا ہی اگرچہ
داغ نہ چھوٹی کیونکہ دھونی میں اصل ناپاکی نکل گئی اگرچہ داغ رہ گیا تو مہضائقہ اور
وہ جو بہنی اوپر بیان کیا کہ جو چیز بہنی والی اور پاک ہوئی و ایسی ہو وی کہ اوسکی
دھونی سی جو کچھ لگا ہوئی تو چھوٹ جاوی تو اس طرح بیان کرنی میں شراب اور مہضابق
وغیرہ نکل گیا کیونکہ شراب ورمیشیاب بہنی والا تو ہی مگر پاک نہیں اور دودھ اور
تیل وغیرہ بھی نکل گیا کیونکہ یہ سب بہنی والی ہی ہیں اور پاک ہی ہیں مگر اونکی دھونی
جو کچھ لگا ہوگا تو نہ چھوٹی گا مسئلہ اور جو نخاست کہ تند آ رہی یعنی خشک
ہوئی کی بعد اسکا نشان معلوم نہ ہوئی جس طرح شراب ورمیشیاب وغیرہ تو اس طرح
نخاست اگر بدن میں لگی ہوئی تو تین بار دھونا کفایت ہی اور اگر کپڑی میں لگی ہوئی
تو تین بار دھونی اور ہر بار پھوڑی اور یہ شرط ہی کہ میسری بار خوب باخوڑے

اپنی موت کو موافق اور جو چیز پھوڑنی کی قابل نہ ہوئی جس طرح چٹائی اور جام وغیرہ تو اس کی
تین دہوئی اور دھو کی چھوڑ دی اس قدر کہ سب پانی ٹپک جاوی اور جب ٹپکنا موقوف
ہو جاوی تب پھر دہوئی اور چھوڑ دیوی یہاں تک کہ ٹپکنا موقوف ہو جاوی جس طرح
تین بار کریں **مسئلہ** اور موزہ اور جوتہ زمین پر ملنی سی پاک ہوتا ہی اگر اوسمین
ناپاکی لگی ہوئی مثلاً غلیظہ اور گوبر وغیرہ اور زمین پر اس قدر ملی کہ ناپاکی سب چھٹ جاوے
اور اگر نندار ناپاکی نہ ہوئی جس طرح میثاب وغیرہ تو فقط دہوئی سی پاک ہوتا ہی **مسئلہ**
اگر کپڑی یا بدن یا دوسری چیز میں مٹی لگ جاوی تو دہوئی سی پاک ہوئی خواہ مٹی
خشک ہوئی خواہ تر اور خشک مٹی ملنی سی بھی پاک ہوتی ہی اور جسمین ناپاکی نہ اثر کری
جس طرح شمشیر اور چھوڑی اور آئینہ اور تانبی کی دیگ اور جو چیز کہ مثل اسکی ہی زمین پر
ملنی سی پاک ہوئی یا دہوئی سی اور زمین اور اینٹ کا فرش سو کہہ جانی اور نجاست کا
اثر مٹ جانی سی پاک ہوئی اور اوس پر نماز پڑھنا درست ہی مگر تیمم درست نہیں اور
درخت اور گھاس جب تک زمین پر کھڑی رہیں تب تک نجس ہو جاوین تو سو کہہ مٹی سی
پاک ہوئیں اور جب کاٹی جاوین تب اگر نجس ہو جاوین تو بغیر دہوئی پاک نہ ہونین
فصل بارہمین نجاست کی قسم اور اوسکی حکم کی بیان میں
در نجاست دو قسم ہی غلیظہ اور خفیفہ **مسئلہ** غلیظہ کہتی بہت ناپاک کو جس طرح
شراب اور آدمی کا پیشاب اور غلیظہ اور مٹی اور قی اور خون اور پیپ اور سب لید
اور سب گوبر یہ سب نجاست غلیظہ ہی اور صاحب محیط اور صاحب شرح
وقایہ کا بھی یہی قول ہی اور قنوی مختصر شافعی میں بھی یہی ہی **مسئلہ** اور جس جانور کا
گوشت حرام ہی اوس کا پیشاب اور گوہ نجاست غلیظہ ہی جس طرح گدھا اور بلی اور چوہ
وغیرہ اور مرغ کا پچال اور بٹ کا بھی غلیظہ ہی اگرچہ انکا گوشت حلال ہی **مسئلہ**
اور خفیفہ کہتی ہیں کم ناپاک کو گھوڑا یا پیشاب اور جس کا گوشت حلال ہی اوس جانور کا

پیشاب جسطرح گای اور بکری اور اوست وغیرہ اور پچال اون چڑیوں کی ہی جنگا گشت
 حرام ہی جسطرح باز وغیرہ خفیضہ ہی **مسئلہ** اور پچال اون چڑیوں کی جنگا گشت
 حلال ہی پاک ہی مگر حسن پچال میں بد بو آتی ہی تو وہ ناپاک ہی جس طرح پچال مرغی اور
 کی جیسا کہ ہم لکھ چکی **مسئلہ** اور کبوتر اور تیر اور مور اور گوریہ وغیرہ کا پچال
 پاک ہی **مسئلہ** اور نجاست غلیظہ سی درم شرعی کی موافق معاف ہی اور اگر
 درم شرعی سی زیادہ ہوئی تو نہیں یعنی اگر نجاست غلیظہ درم شرعی برابر کی ہوئی
 اور نماز پڑھ لیوی تو معاف ہی اور زیادہ میں نہیں معاف اور درم شرعی کا
 اندازہ بتیلی کی غار برابر ہی یعنی جب بتیلی کشادہ کری اور پانی لیوی تب
 جہان تک پانی پڑا رہی وہی غار بتیلی کا ہی **مسئلہ** اور نجاست خفیضہ
 کپڑی کی چوتھی حصہ سی کم تلک معاف ہی اور جب کپڑا چوتھا حصہ پورا ناپاک
 ہوئی تب نہیں یعنی جب تک کپڑا ناپاک ہی چوتھی حصہ سی کم تب تلک نماز اس
 کپڑی ہی درست ہی اور جب چوتھا حصہ پورا ناپاک ہو تب نماز درست نہیں
مسئلہ اور مچھلی کا خون ناپاک نہیں ہی **مسئلہ** اور گدہ ہی اور حجر کا لٹا
 پاک چیز کو ناپاک نہیں کرتا ہی اس واسطی کہ وہ مشکوک ہی اور پاک چیز کی پانچویں
 نہیں جاتی **مسئلہ** اور پیشاب کرتی وقت جو سوئی کی نوک برابر چھینٹ
 پڑی تو وہ کچھ چیز نہیں ہی **مسئلہ** اور جس کپڑی کا ستر ناپاک ہوئی تو اسکی
 ابری پر نماز درست ہی **مسئلہ** اور جس بچھڑی کا ایک کنارہ ناپاک ہوئی وہی
 دوسرے کنارے پر نماز درست ہی خواہ اسکی ایک کنارے کی ہلانی سی دوسرا کنارہ
 ہلی خواہ نہ ہلی کیونکہ وہ بچھڑا بجای زمین کی ہی اور یہ **مسئلہ** فتاویٰ مختصر شافعی میں
 اور یہی شرح وقایہ میں بھی **مسئلہ** اور اگر ایک کپڑا پاک ہوئی اور اوس میں
 ناپاک کپڑا بھیگا ہو ایسا گیا ہوئی اور اوس ناپاک کپڑی کی نئی اس پاک کپڑی میں لگئی

ہوئی مگر اس قدر نمی آئی ہوئی کہ پنجوڑنی سی نہ پچڑی تو اس پاک کپڑی کی اوپر نماز
درست ہی اور اگر ایک کپڑا پاک بھیگا ہوا سو کبھی مکان پر چومٹی اور گنہ برسی لیا
رکھا گیا تو اس کپڑی پر نماز درست ہی اور اگر کسی شخص کی کپڑی کا ایک کنارہ
نا پاک ہو گیا اور اس شخص کو سہو ہوا اور اس شخص کی کوئی کنارہ اس کپڑی کا
بغیر ٹہرائی ہوئی دھو ڈالا تو وہ کپڑا پاک ہی گھون کی مسئلہ کی طرح مثلاً ایک شخص کی
گھون گدھی کی ٹوڑی چلائی اور گدھی کی اوپر پیشاب کیا اور اس گھون کے دو
حصہ ہوئی اور اس گھون کی مالک دو شخص ہیں دونو شخصوں نے اپنا اپنا
حصہ لی لیا مثلاً دو من تھا ایک ایک من لیا تو اس صورت میں دونو حصہ پاک ہیں
اس واسطی کہ احتمال ہی دونو کی تین کہ دوسری کی حصہ میں نجاست ہوگی یا اوسمین
کچھ کسی فقیر کو دیا تو اس صورت میں بھی سب پاک ہی اس واسطی کہ احتمال ہی کہ نجاست
اوسی میں گئی اور اس پاک کا اعتبار ضرورت کی واسطی ہی تاکہ حسن جہد
تیرہویں فصل سہرا اور استنجا اور استنجا کی بیان میں
پیشاب کی بعد تین بار کہنکھاری اور اس عضو کی جڑ کی پاس سے نرم نرم
تین بار دو ہی گای کی پستان کی طرح اور اس عضو کی سوراخ کو زمین پر یا
کلوخ پر مسح کری جسمین جو پیشاب باقی ہوئی وہ نکل جاوی اور کلوخ لیکر پہلی
مسئلہ اور شرح اوراد میں فتاویٰ حجتہ سی لکھا ہی کہ مناسب ہی وضو کرنا ہی
کہ ٹہلنی کی بعد استنجا کری اس واسطی کہ شاید اسکی پیشاب کی مکان سی کچھ نکلے تو پھر وضو
د برائی کا محتاج ہوگی مسئلہ اور اس ٹہلنی میں اختلاف ہی بعض کہتی ہیں
کہ چار سو قدم ٹہلی اور بعض تین سو قدم اور بعض اس قدم اور بعض کہتی ہیں کہ جتنی برکی
اوسکی عمر ہوئی اتنی قدم اور بعض کہتی ہیں کہ زمین پر یا نواری اور کہنکھاری اور
دہنی پاؤں کو بٹین پاؤں میں یا دھنی پاؤں میں پیچ جاوے اور پیچ پر سی نیچی کو اوتری

لیکن صحیح یہ ہے کہ آدمیوں کی طبیعت مختلف ہے پھر حسین کی تسلی ہو جاوی کہ اس ہم
 پاک ہوئی وہی معتبر اور درست ہے کہ وہ اوس طرح استنجا کری اوس واسطی کہ ہر آدمی
 آدمی اپنی احوال سے خوب خبر رکھتا ہے مسئلہ بعد اوسکی پانی سے تین مرتبہ اس
 عضو کو بائیں ہاتھ سے دھوئی اور تینوں مرتبہ بائیں ہاتھ کو بھی دھوئی کیونکہ یہ سب
 اور اگر پانی میسر نہ ہوئی تو استبراف فقط کلوخ سے کفایت ہے اور اسکو استبراکہتی ہیں
 اور یہی فتاویٰ مختصر شافعی میں بھی لکھا ہے کہ اسکو استبراکہتی ہیں یعنی جو پیشاب باقی ہے
 اوس سے پاکی طلب کرنا اور غلطی سے فراغت ہوئی کی بعد نجاست پاک کرنی کو استنجا
 کہتی ہیں اور غلط کہتی ہیں جاضرور کو صورت اوسکی یہ ہے کہ اگر حسیا ج غلط کی
 رکھتا ہوئی تو پہلی استین اوٹھالیوی بعد اوسکی بائیں ہاتھ میں تین کلوخ یا کم یا زیادہ
 لیوی اور جاضرور میں جاوی اور جب جاضرور میں جاوی تب پہلی بایان پاؤں
 رکھی اور جاضرور پہر پی وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹ نہ کری اور جس چیز پر
 خدای تعالیٰ کا نام لکھا ہوئی یا قرآن میں سے کچھ لکھا ہوئی تو اسکو اپنی ساتھ نہ
 لے جاوی اور رنگی سر نہ جاوی اور جاضرور پہر پی کی پہلی کلوخ درست کر لیوی اور
 جاضرور میں آنی کی وقت شیطان کی شرارت سے اللہ تعالیٰ کی ساتھ منہ مانگی اور کہی
 اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرَّجْسِ الرَّجْسِ اَلْخَبِيْثِ اَلْخَبِيْثِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
 اور جاضرور پہر پی وقت بائیں پاؤں پر زور کری جس میں جلدی فراغت ہوئی اور
 جس جگہ جاضرور پہر پی اوس جگہ پانی سے استنجانہ کری اور اگر میدان میں ہو
 تو آدمیوں سے دور جاوی جس میں کسی کی نظر نہ پڑی اور جس جگہ پر بیٹھیکا وہاں پہنچی
 پہلی ستر نہ کہولی اور آدمیوں کی بیٹھنی کی جگہ پر اور سیوہ دار درخت کی نیچے جاضرور
 پہر پی نہ بیٹھی اور سہوا کی مقابلہ پر اور بلندی کی طرف پیشاب نہ کری اور آفتاب اور
 مہتاب کی طرف بھی نہ دیکھی فرشتوں کی تعظیم کی سبب سے جو اس پر مقرر ہیں اور جب

جاضر در پچکی تب کلوخ لیوی اسطرح پر کہ مرد ہوئی تو گرمی کی دنون میں پہلی
 کلوخ کو آگے پیچھی کو لیجاوی اور دوسری کلوخ کو پیچھی سی آگے تو
 لاوی اور تیسری کلوخ کو پیراگی سی پیچھی کو لیجاوی اور اگر زیادہ کی حاجت
 ہوئی تو زیادہ لیوی اسواسطی کہ استخاکر نا تین کلوخ سی سنت ہی اور اس میں چھ
 عدد نہیں مقرر ہیں خواہ تین سی کم میں صفائی ہوئی خواہ زیادہ میں غرض صاف
 ہونی سی ہی اور کلوخ اسطرح پر لیوی کہ پاک بدن پر نہ پہنچی اور گرمی کی دنون
 میں اسواسطی آگے سی پیچھی کو لیجانا کہہا کہ خصیہ گرمی میں لٹک آتا ہی اوس میں پہلی
 لگ نہ جاوی اور جاڑی کی دنون میں گرمی کی اولی کری یعنی پہلا کلوخ پیچھی سی
 آگے کو لاوی اور دوسرا آگے سی پیچھی کو لیجاوی اور پرتیسرا پیچھی سی آگے کو لاوی
 کیونکہ جاڑی میں خصیہ نہیں لٹکتا ہی اوس میں لگنی کا خوف نہیں ہی اور
 پہلا کلوخ پیچھی سی آگے کو لانی میں زیادہ صفائی ہوتی ہی اور اگر عورت ہوئی
 تو ہمیشہ پہلا کلوخ آگے سی پیچھی کو لیجاوی اسواسطی کہ اوسکی اندام نہانی میں
 لگی اور دوسرا پیچھی سی آگے کو لاوی اور تیسرا آگے سی پیچھی کو لیجاوی اور عورت
 واسطی کلوخ لینی میں گرمی جاڑا برابر ہی ہمیشہ اسطرح پر کیا کری اور
 کلوخ کی بعد پانی سی آبدست کرنا ادب ہی جب چاہی کہ پانی سی استخاکری
 تب کشادہ ہو کی میٹھی اور پہلی ہاتھ دیوئی تب بعد اوسکی اونٹلی کی میٹ
 آب دست کری خواہ ایک اونٹلی خواہ دو خواہ تین مگر اونٹلی کی نوک سی آبدست
 نہ کری کیونکہ اوس سی بوا سیر ہوتی ہی اور جب آبدست کر چکی تب پھر دوسرا
 بار ہاتھ دیوئی مسئلہ اور بہت زیادہ عدد استخاک سات مرتبہ میں
 اور بہت کم تین مرتبہ اور پانچ مرتبہ بھی ہی اور بعضی عالمون نے کہا ہی کہ اسقدر
 دیوئی کہ اوس کی دل کی تسلی ہو جاوی اور بائیں ہاتھ سی آبدست کر ہی مسئلہ

جسوقت نجاست دم شرعی ہی یاد ہاوس مقام کی گردگردگی نہ ہوئی تو اسوقت پہنچا کر ناپانی سی
 سنت ہوئی اور اگر دم شرعی ہی یاد ہلکی ہوئی تو اسوقت پہنچا کر ناپانی فیض ہوئی اور اگر دم شرعی کی یاد
 لگی ہوئی تو اسوقت پہنچا کر ناپانی سی واجب ہوئی لیکن افضل یہ ہے کہ پانی ہی پہنچا کر ہی مگر جو مقام
 ہوئی کہ وہاں پانی ہی بہت کڑی تو اسیون کی نظر اسکی عورت پر پڑی وراوس بدین چپ
 تو اوس مقام میں کلوح پر کیا ت کر ہی بدست ترک کرئی کہ بدن کہو لسی فیض ہوئی **مسئلہ**
 اور پہنچا کر ناپا تھ اور مکی ڈھیلی اور خال و در رگ و در لکڑی و در نمدی اور روئی اور پانی لکڑی
 روہی اور پڑی اور بیکری اور شیشہ وریکی ہوئی اینٹ اور گہا لں مرکوبی ہی وراوس خیر سی
 کہ ناپاک ہی جہط گور وراوس خیر سی کہ کہانی کی جہط نکل و در دینی ہاتھ ہی اور کاغذ
 سی اگر چہ سفید ہوئی و لچکی لڑی سی اور تیز لکڑی اور تیز تھپی مگر وہی مگر ضرورت کی وقت
 سوا کی گور وراو کاغذ کی ان سب چیز دہنی و دہنی ہاتھ ہی درست ہی **مسئلہ** کہ اگر اعبا
 میں نہ لکھا ہی کہ کاغذ سی اگر چہ سفید ہوئی استخوانہ کر ہی واسطی کہ کاغذ کی تعظیم کرنا اسلام کی دہ سی ہی
 اور بہت کی بعد تھوڑی سی کہ پسی فی کو پونجی ناکہ رانوں پر ٹیکلی اور عیہ داب ہی اسکو مستحق کہتی ہیں

تیسرا باب نماز کی بیان میں *

اور اس باب میں تیس فصلیں ہیں پہلی فصل نماز کی وقتوں کی بیان میں
 فجر کی نماز کا وقت صبح صادق ہی اور صبح صادق ایک چوڑی سی سفیدی ہی کہ وہ آسمان کے
 کنارے پڑتا ہے ہوئی ہی اور اسوقت سی جب تک کہ آفتاب نہ نکلے وقت باقی رہتا ہی اور درآ
 سفیدی جو ظاہر ہوئی ہی اسکو صبح کا دہ کہتی ہیں ہر رات میں داخل ہی فجر کی نماز کا وقت
 نہیں ہی اور ظہر کی نماز کا وقت آفتاب ظہر ہی شروع ہوتا ہی ورا باقی رہتا ہی جب تک کہ ہر جز
 سایہ سایہ اسکی چوڑاکی اوسکا دونا نہ ہوئی ہیہ ایک روایت میں ہی ابی حنیفہ رحمہ اللہ
 اور دوسری روایت میں ابی حنیفہ رحمہ اللہ سی یون ہی کہ جب تک کہ سایہ ہر جز کا سایہ

اصلی چڑاکی اوسکی بار نہ ہوئی اور یہی قول ابو یوسف اور محمد اور شافعی جمہم السدکانی
یہ مضمون شرح و قایہ کا ہی اور سایہ اصلی کی معنی انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرتی ہیں
مسئلہ جب کوئی راوہ کری کہ سایہ اصلی پچانی تب ایک جگہ برابر زمین پر ایک
لکڑی کھڑی کر کے گاڑ دی اور اوس لکڑی کی سایہ کی سر پر ایک نشان کر دیوے پھر جب تک
کہ سایہ کم ہوتا ہی تب تک معلوم کری کہ آفتاب سر نہ نہیں آیا اور جب کہ سایہ نہ کم ہوئی
اور نہ زیادہ تب و سکی تین استوا کہتی ہیں اور وہی سایہ اصلی ہی اور یہی
ٹھیک دو پہر کو ہوتا ہی اور فتاویٰ مختصر شافعی اور شرح ہدایہ میں بھی لکھا ہی
اور ملک العلماء قاضی شہاب الدین رحمہ اللہ نے لکھا ہی کہ سایہ اصلی اوس
سایہ کو کہتی ہیں کہ جہانسی کم ہونا سایہ کا موقوف ہوئی اور زیادہ ہونا شروع
ہوئی اور یہ وہی مضمون ہی جو لکھ چکی خلاصہ یہی ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ دونا
ہو اسایہ اصلی چھوڑا کی اور دوسری روایت بموجب جب ہر چیز کا سایہ
اوسکی برابر ہو اسایہ اصلی چھوڑا کی تب وہ ظہر کا آخر وقت ہی
پیر اوس وقت سی عصر کا وقت شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی
جب تک کہ آفتاب نہیں ڈوتا اور جب آفتاب ڈوتا ہی تب مغرب کا
وقت شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ شفق غائب
نہیں ہوتی اور شفق کہتی ہیں اوس سرخی کو جو آفتاب ڈوبنے کی بعد
بچیم طرف ظاہر ہوتی ہی اور اوسکو ہندی میں سیندری کہتی ہیں یعنی تک کہ
سرخی ہتی ہی مغرب کا وقت بھی رہتا ہی اور جب سرخی مٹ جاتی ہی تب مغرب کا
وقت بھی جاتا ہی اور اوس وقت سی عشا کا وقت شروع ہوتا ہی اور باقی
رہتا ہی جب تک کہ صبح صادق نہ ہوئی اور وتر کا وقت عشا پڑھنے کی بعد سی
شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ صبح صادق نہ ہوئی **مسئلہ** اور

وتر اور عشا کا وقت ایک ہی لیکن ان دونوں میں ترتیب لازم ہے کہ پہلے عشا
 پڑھی تب وتر پڑھی اس واسطیٰ وتر کو پہلی نہیں پڑھتی ہین بیان وقت مستحب کا
 اور مستحب ہی فجر کی نماز شروع کرنا اور سو وقت کہ صبح روشن ہوئی مگر ایسی وقت
 شروع کری کہ چالیس آیت یا زیادہ اوس سے باقرات پڑھ سکی اور اگر اوسکی
 وضو میں ناس ہوئی تو پھر وضو کر کے اوسے قدر دہرا سکی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
 فیہ وسلم فرمایا **وَابِ الْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ الْكُتُبِ** روشنی میں ادا کرو فجر کی نماز
 کی تین پس بیشک روشنی میں ادا کرنا فجر کا بزرگ زیادہ ہی مزدوری اور ثواب
 کی واسطیٰ اور مستحب ہی ظہر کی تاخیر کرنا گرمی کی دنوں میں جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم فرمایا **إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَابْرَحْ وَابِ الصَّلَاةِ** جو وقت سخت
 ہوئی گرمی پر مدد کرو نماز کو یعنی نماز ظہر میں تاخیر کرو تاکہ گرمی کم ہو جائے اور صحیح
 بخاری میں بالصلوٰۃ کی جگہ پر بالظہر ہی معنی ایک ہی ہین یعنی سردی کرو نماز
 ظہر میں **فَإِشْتَدَّ الْحَرُّ مِنْ قِيَمٍ جَعَلْتُمْ** اس واسطیٰ کہ سختی گرمی کی دوزخ کی
 جوش کرنی سی ہی اور مستحب ہی تاخیر عصر کی ہمیشہ مگر اس قدر تاخیر نہ کری کہ
 آفتاب کا رنگ بدل جادی اور آنکھ میں چوند ہی نہ لگی کیونکہ اس قدر تاخیر کر دے
 اور مستحب ہی تاخیر عشا کی ثلث رات تک یعنی رات کی تہائی تک اور آدھی رات
 تاخیر عشا کی مباح ہی اور بعد آدھی رات کی تاخیر کرنا بغیر عذر کی مکروہ اور مستحب ہی
 تاخیر وتر کی آخر رات تک اوس شخص کی واسطیٰ جو اپنی جاگنی پر اعتماد رکھتا ہی و
 جسکو جاگنی کا اعتماد نہیں ہی وہ سوئی کی پہلی ادا کری اور مستحب ہی ظہر کی نماز
 جاڑی کی دنوں میں اول وقت ادا کرنا اور مغرب کی نماز مستحب ہی ہمیشہ اول
 وقت ادا کرنا مگر بدلی کی روز اور مستحب ہی بدلی کی روز اول وقت ادا کرنا عصر
 اور عشا کا اور باقی سب نماز کی تاخیر کرنا بیان **وَنَقُولُ جَسَدٌ زَوْرٌ سَلِيلٌ**

مسئلہ آفتاب نکلنے وقت اور جب آفتاب سر پر آوی یعنی بھیکٹ پہنکی
 وقت اور آفتاب ڈوبتی وقت نماز اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازی کی درست نہیں ہے
 مگر اوسے روز کی عصر اگر کسی سے اس قدر تاخیر ہوئی ہوئی کہ ایک رکعت کا وقت باقی ہوئی
 تو آفتاب ڈوبتی وقت درست ہی لیکن اس قدر تاخیر نہ کیا جائے کہ اس قدر تاخیر نہ کر دے
 جیسا کہ لکھ چکے **مسئلہ** حبشی ایک رکعت عصر کی پانچ اوسنی عصر پائی ولیکن اور
 سب نمازین ان تینوں وقتوں میں نہیں درست ہیں اور مکروہ ہی نفل پڑھنا جب
 امام جمعہ کا خطبہ پڑھنی کو اوٹھی اور بعد صبح صادق کی جب تک آفتاب نہ نکلے اور عصر
 نماز پڑھنی کی بعد سی جب تک کہ نماز مغرب کی نہ ادا کری نفل مکروہ ہی مگر دو رکعت سنت
 فجر کی اور جو نماز فوت ہوئی ہی اوسکا ادا کرنا اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازی کی
 درست ہی اون دونوں وقتوں میں یعنی بعد صبح صادق کی اور بعد عصر پڑھنی کی مغرب
 پڑھنی تک لیکن امام جب خطبہ کو اوٹھی تب اس وقت یہ سب بھی مکروہ ہی اور
 دو فرض ایک وقت میں نہیں ادا کئی جاتی ہیں بغیر حج کی دو فرض کی یہ سنی کہ
 ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ایک وقت میں ملا کی پڑھی اور جو نماز فوت ہی
 اوسکو جس قدر چاہی ادا کری اوسکا ذکر نہیں ہی اس مقام میں **مسئلہ** اور
 جو عورت کہ پلک ہوئی حیض یا نفاس سے عصر کی وقت میں تو وہ عصر پڑھی اور عشا
 وقت میں تو وہ عشا پڑھی **مسئلہ** اگر ایک لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان
 ہوا آخر وقت میں اور وقت باقی نہیں ہی مگر اس قدر کہ تحریمہ باند ہی تو اس وقت
 نماز کی قضاء پڑھنا اون دونوں پر واجب ہی اور اگر ایک عورت کی تین آخر وقت حیض
 ہوا تو اس پر اس وقت کی نماز کی قضاء پڑھنا نہیں واجب ہی **سوال** اس میں
 کیا مصلحت ہی کہ رات اور دن میں سترہ رکعت نماز اللہ تعالیٰ نے فرض کی آٹھ
 رکعت دن کو ہی اور سات رکعت رات کو اور دو رکعت صبح کی وقت کہ :

تو دن میں ہی اور نہ رات میں جواب دن کی اٹھ رکعت کی سبب سے اٹھ
 دروازہ پہشت کی کشادہ ہوتی ہیں اور رات کی سات رکعت کی سبب سے ساتوں
 دوزخ کی دروازی بند ہوتی ہیں اور فجر کی دو رکعت کی سبب سے دن کے گناہ اور
 رات کی گناہ بخش جاتی ہیں اور قنای مختصر شافی میں بھی کہا ہے **فصل دوم**
اذان و اقامت کی سیان میں مسئلہ اذان کہنا پانچ وقت کی
 نماز اور جمعہ کی نماز کیواسطی سنت مودکہ ہی مرد و عورتوں کی حق میں
 سنت نہیں اور نفلوں کی واسطی اور جنازی اور عیدین کی نماز کیواسطی
 سنت نہیں اور اذان کہنا نماز کی وقت میں سنت ہی وقت کی قبل اور تنگی
 بعد سنت نہیں ہی اور اگر وقت کی پہلی کوئی اذان کہی تو اسکو پھر دہر الیوی
 اور امام ابو یوسف اور امام شافعی سمجھا اللہ کی نزدیک فجر کی نماز کیواسطی اخیر ہی
 رات میں اذان کہنا روا ہے اور وہ شخص اذان کہی کہ جو وقت پہچانتا ہوئی تا
 کہ ثواب اذان کہنی کا پادوی اور اذان کہتی وقت قبلہ طرف متوجہ ہوئی اور اپنی
 دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں کرسی اور جب حی علی الصلوٰۃ پہنچی تب منہ
 دہنی طرف پھیری اور جب حی علی الفلاح پہنچی تب منہ بائیں طرف پھیری
 اور لفظین اذان کی مشہور ہیں اور فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کی بعد الصلوٰۃ
 خیرین النعم دوم مرتبہ کہی اذان کی لفظ جدا جدا کہی اور ٹہر ٹہر کی اور راگ سی کہی
 اور کوئی حرف اذان میں سی کہ نہ کری اور اذان کی در میان میں کوئی حرف نہ
 نہ کری اور حرف کا زبر اور زیر اور جزم اور مد وغیرہ راگ کیواسطی زیادہ کم نہ کری
 ولیکن خوش گلو اچھی و از سی اذان کہنا بہت خوب ہی مگر جبکہ اذان کی لفظ میں
 کچھ نہ بگڑی اور قدم ایک ہی جگہ پر کہی ہی **مسئلہ** اور اگر اذان کا مکان سے
 مینی کہ اگر حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہنی میں دہنی بائیں منہ پھیری بغیر

پاؤں کی ڈھائی تو اعلام ہوئی تو پاؤں ڈھائی شلا اکیل اذان کا مکان سطح کا ہوئی کہ اوچھین کمر کی مو
 اور اوچھین ہی وازہ ہر تازی اگر پاؤں ایک جگہ پر کھڑی ہی تھا و سوت پاؤں ڈھائی و رہی کمر کی میں
 نکالی و کھڑی ہی علی الصلوۃ تبہ چاوی نہیں کمر کی کھڑی و اینا سر کمر کی میں نکالی و کھڑی ہی علی الص
 تاکہ اعلام بخوبی حاصل ہوئی و اعلام کی معنی نماز کی واسطی خبر کرنا مسئلہ اور قامت شلا اذان ہی کمر
 اقامت کی الفاظ جلدی جلدی کمر کی ورجی علی الصلا کی بعد قامت الصلوۃ کہی و بار اوڑھہ قیلہ طر
 کری اذان کی طرح اور اذان کہنی کی بیچ میں و رقامت کہنی کی بیچ میں بات نہ کہی یعنی اذان قامت ہی
 ہوئی بات کہنی مسئلہ اور متاخرین لوگوں کی تہنیک پسند رکھا ہی نماز کی واسطی او قدیم لوگوں کے
 نزدیک کہ وہی مگر جو کیفیت مکر وہ نہیں اور روایت ہی مجاہد ہی اذہون لی کہا کہ عین عبدہ بن عمر
 ساتھ ایک مسجد میں گیا اور اوچھین اذان ہو چکی تھی اور ہم راہ کہہ تھی کہ وہیں نماز پڑھیں موزون ش
 کہی عبد اللہ بن عمر مسجد کی نکلی اور مجوسی کہا کہ آنکل میری ساتھ ہیں عت والی کی پاس سے اور
 اوس مسجد میں نماز پڑھی اور عبد اللہ بن عمر تہنیک کہنی والوں کو مکر وہ جانا اس واسطی کہ لوگوں نے
 بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو نکالا یہ جامع ترمذی میں ہی سی حدیث قدیم لوگوں نے مکر وہ
 اور تہنیک کی معنی اعلام کی بعد اعلام کرنا مثلاً الصلوۃ الصلوۃ خواہ قامت قامت
 یا مانند اسکی دوسری لفظ کہنا مسئلہ موزون اذان اور قامت کی میان میں چار
 رکعت کی موافق بیٹھی مگر مغرب کی وقت نہ بیٹھی بلکہ تہور لینی یہ کمری تب اقامت
 کہی مسئلہ اگر ایک نماز فوت ہوئی ہوئی تو اسکی واسطی اذان اور اقامت و نو
 کہی اور اگر بہت سی نمازین فوت ہوئی ہوئیں تو پہلی نماز کی واسطی اذان اور اقامت کہی
 اور باقی نماز دن میں مختار ہی چاہی و نو کہی چاہی فقط اقامت کہنی پر کفایت کری
 مسئلہ محدث کی اذان جائز ہی اور اقامت اوسکی مکر وہ ہی اور اگر وہ اقامت
 کہی تو دہرائی ہی نہ جاوی ورجنب کی اذان اور اقامت و نو مکر وہ ہیں اگر وہ اذان
 کہی تو دہرائی جاوی اور اقامت کہی تو دہرائی نہ جاوی اسواسطی کہ شریعت میں دوبار

اقامت کہنا نہیں آیا ہی کیونکہ اقامت حاضر لوگوں کی خبر کیواسطی ہی تو بس ایک ہی کفایت ہے اور
 اذان غائب لوگوں کی خبر کیواسطی ہی تو ہمیں شہرہ ہی کہ بعضوں نے سنا ہوگا اور بعضوں نے نہ سنا
 ہوگا تو یہ دہرائی میں اسکی فائدہ ہی مسئلہ حجب اور عورت اور دیوانی کی اذان
 مکروہ ہے اور اگر کسی سب کہیں تو مستحب ہے کہ یہ دہرائی ہی مسئلہ مسافر اذان اور اقامت
 دونوں کی اور اگر دو نو ترک کری تو مکروہ ہے ولیکن اگر اقامت پر کفایت کری تو جائز ہے اور جو شخص کہ
 جماعت مسجد میں نماز پڑھی تو وہ اذان اور اقامت دونوں کی اور اگر وہ ایک ہی ترک کری تو
 مکروہ ہے اور جو شخص کہ اپنی گھر میں نماز پڑھی اور اسکا گھر شہر میں ہوئی تو وہ اذان اور اقامت دونوں کی
 اور اگر وہ دو نو ترک کری تو جائز ہے اسکی تین اذان اور اقامت محلہ کی مسجد کی کفایت جیسا
 کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اذان اذان یکفینا یعنی اذان محلہ کی کفایت کرتی ہے چنانچہ
 تین اور یہ حکم اسوقت ہی کہ اسکی محلہ کے مسجد میں اذان اور اقامت ہوتی ہو اور اگر کانٹون میں
 گھر ہوئی اور وہاں کی مسجد میں اذان اور اقامت ہوتی ہوئی تو وہاں کی نماز کی حکم شہر
 والی نماز کی جیسا کہ لکھ چکی یعنی دو نو ترک کری تو جائز ہے اور اگر وہاں کے مسجد میں اقامت
 نہوتی ہوئی تو وہاں جو شخص کہ اپنی مکان میں نماز پڑھی اسکا حکم مسافر کا ہی یعنی اگر فقط اقامت
 کہی تو جائز ہے اور اگر دو نو ترک کری تو مکروہ ہی مسئلہ اور حجب اقامت میں نجی گلی اصلو
 کہی تب امام اور سب لوگ کھڑی ہو جاوین اور جب قدامت الصلوۃ کہی تب امام
 نماز شروع کری فصل تیسری نماز کی شرطوں کی میان میں اور
 شرطین نماز کی جہہ ہیں وہ سب نماز کی پہلی فرض ہیں پہلی شرط یہ ہے کہ نماز کا
 بدن پاک ہوئی یعنی اگر محدث ہوئی تو وضو کر لیوی اور اگر جنب ہوئی تو غسل کر لیوی
 اور اگر بدن میں کوئی نجاست لگی ہوئی تو دھو لیوی جیسا کہ ہم لکھ چکی ہیں ان سب
 بیان دوسری شرط یہ ہے کہ کپڑا پاک ہوئی اگر کوئی شخص ناپاک کپڑے
 نماز پڑھے لیوی بغیر عذر کی تو نماز باطل ہوئی مسئلہ جس شخص کا تین حصہ کپڑا ناپاک ہوئی

اور ایک حصہ پاک اور اسکی پاس دوسرا کپڑا ہوئی اور نہ کپڑی کا پاک کرنی والا ہو
 ہوئی جس طرح پانی اور سرکہ وغیرہ تو اسی کپڑی سی نماز پڑھی اور پہرہ دہراوی اور اگر
 اس کپڑی کی ہوتی ہوئی ننگا پڑھی تو درست نہیں ہی اور اگر تین حصہ سی یا وہ
 ناپاک ہی اور ایک حصہ سی کم پاک تو افضل ہی اوسی کپڑی سی پڑھنا اور اگر ننگا
 ہی پڑھی تو درست ہی اور اگر تمام کپڑا ناپاک ہوئی اور ننگا پڑھتی درست
 لیکن اوسی کپڑی سی پڑھی تو بہتر ہی جسمین اوسکا بدن عورت چہپا رہی اور
 جو شخص کہ کپڑا نیاوی تو وہ ننگا نماز پڑھی اشاری سی خواہ کپڑا خواہ بیٹھا مگر
 مستحب ہی کہ بیٹھ ہی اشاری سی واسطی کہ اندام نہانی بیٹھنی کی وقت چہپا
 رہتا ہی اور یہی افضل ہی **دوسری** شرط نماز کا مکان پاک ہوئی اس قدر
 کہ دونو پاؤں اور دونو زانو اوپر رکھ سکے اور سجدہ کر سکے اگر اوسکی سوای
 اور باقی جگہ ناپاک ہوئی تو نماز درست ہی **مسئلہ** اگر مصلی چوٹا ہوئی
 اس طرح کہ اگر دونو پاؤں رکھی تو سر تک نہ پہنچی اور زمین ناپاک ہی تو اس حالت میں
 مصلی پاؤں کی نیچی رکھی سجدہ کی جگہ پر نہیں کیونکہ نماز میں پاؤں کا پاک جگہ پر
 ہونا معتبر ہی جب پاؤں پاک جگہ پر ہوا نماز درست ہوئی اور عوام لوگ
 اس طرح مصلی سجدہ کی جگہ رکھتی ہیں اور پاؤں کی جگہ خالی رکھتی ہیں ایسا نہ کیا
 چاہی **مسئلہ** اگر مریض کی نیچی بچھو نا بخش ہوئی اور مریض کا حال اس طرح رہی
 کہ اگر دوسرا کپڑا اوسکی نیچی بچھاوین تو اوس وقت پہر ناپاک ہو جاوی تو اس
 صورت میں وہ مریض اوسے بخش کپڑی پر نماز ادا کرے نماز اوسکی درست ہی اور
 اگر کوئی مریض اس طرح کہ بچھو نا بدلتی سی اوس مریض کو ایذا ہوتی ہی اگرچہ دوسرا
 بچھو نا ناپاک نہیں ہوتا ہی تو اس صورت میں ہی وہ مریض اوسے بچھوئی پر نماز
 پڑھی **مسئلہ** اور اگر بالکل زمین ناپاک ہی یا تمام کچڑی اور کہیں خشک نہیں

تو اس صورت میں نماز گہری ہوگی اشارہ سی اور اگر یہی مسئلہ عمدۃ الاسلام سی
 کہنا ہی چوتھی شرط نماز کی عورت کا چپا نا ہی اور عورت کہتی ہیں اور سن بن کو
 جس کا چپا نا فرض ہی اور سکا ہم بخوبی بیان کرتی ہیں اشارہ اللہ تعالیٰ مسئلہ
 عورت مردوں کی واسطی ناف کی نیچی سی انوکھی نیچی تک ہی اور ناف عورت میں داخل
 نہیں ہی اور زانو عورت میں داخل ہی اور لونڈیوں کی واسطی عورت مرد کی طح ہی
 مگر اسکی واسطی ٹہنہ اور پیٹ ہی عورت ہی اور آزار اور عورتوں کی واسطی تمام بدن عورت
 ہی منہ اور دونو بتیلی اور دونو قدم کی سوا ہی اور بی مینون عضو نماز کی حق میں
 نہیں ہیں اگر نماز میں ہی سب کہلی رہینگی تو نماز درست ہوگی لیکن شہوت کی نظر سے
 دیکھیں کی حق میں ہی عضو ہی عورت کا حکم کہتی ہیں تو پیر سکا نہ مرد کی تین منہ اور
 دونو بتیلی اور دونو قدم شہوت کی نظر سے دیکھنا حرام ہی مسئلہ جو بدن عورت
 داخل ہی اور میں ہی ہر ایک عضو کا چوتھا حصہ کہلنا نماز کو باطل کرنا ہی مثلاً آزار
 عورت کی پہلی اور پیٹ اور ران اور دبر اور فرج ان میں کسی عضو کا چوتھا حصہ
 کہلنا ہوگا تو نماز درست نہوگی اسطرح بال جو سری لنگنا ہی چوتھا حصہ کہلنا ہوگا
 تو نماز درست نہوگی کیونکہ سرد و سر عضو ہی اور بال جو لنگنا ہی سرد و سر عضو ہی ظاہر
 یہی ہی کہ عورت میں ہر ایک عضو کا چوتھا حصہ کہلنا نماز کو باطل کرتا ہی اس میں پہلی
 اور دوسری عضو ہی سب اگلی یا مرد کا ذکر یا خضیہ چوتھا حصہ کہلی گا تو نماز درست
 نہوگی کیونکہ ذکر و سرد و سر عضو ہی اور خضیہ و سرد و سر عضو اسطرح دو کے عضو کا کہلنا
 جو عورت میں داخل ہی اور اسطرح لونڈی کا حکم ہی مسئلہ عورت چپا نا دوسر
 آدمی سی فرض ہی اپنا دیکھنا منع نہیں ہی مثلاً کوئی شخص اپنی تین نماز میں نگا دیکھی
 تو نماز درست ہی اور اگر دوسرا دیکھی تو نماز درست نہوگی مسئلہ اور جو شخص کپڑا
 بنادی تنکا بیٹھ کی رکوع سجدی نماز ادا کرے اور یہ کپڑی ہوگی ادا کرنے ہی بہتر ہی

جیسا کہ اوپر لکھ چکی یا پوچھو **مسئلہ** شط قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا مگر جو شخص کہ قبلہ کی طرف منہ نہ لانی
 سکی دشمن کے خوف سے کہ دشمن قبلہ طرف ہو وی یا کوئی جانور یہاں ملے والا قبلہ طرف ہو وی اور سکی
 خوف سے قبلہ طرف منہ نہ لانی سکی تو اس صورت میں جس طرف سکی اور طرف نماز پڑھنی چاہی کہ
 خواہ بٹھی خواہ لیٹ کی **مسئلہ** اگر کوئی اس طرح کی مکان میں جا پڑے کہ اسکو قبلہ کی طرف منہ نہ ہو تو
 اس جگہ جو شخص کہ حاضر ہو وی اور سکی پوچھی اور نماز ادا کری اور اگر بغیر پوچھی نماز
 پڑھی اپنی دل میں ٹہرائی تو درست نہیں ہی اگرچہ قبلہ طرف پڑھی ہو وی اور اگر اس
 جگہ کوئی نہ ہو وی کہ اس سے پوچھی تو اپنی دل میں تحریری کری جس طرف کہ اسکی دل کو یقین
 ہو وی اسی طرف نماز پڑھی اور بعد نماز کی اگر معلوم ہو کہ قبلہ کی طرف منہ نہ تھی تو نماز
 اسکی درست ہو وی اور پہنہ دہرا وی اگرچہ دوسری طرف پڑھی ہو وی اور تحریری کی
 دل میں ٹہرائی **مسئلہ** ایک شخص نے تحریری کر لی نماز شروع کی اور اسکی ایک
 رکعت پڑھنی کی بعد معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہی تو اسی طرف پہر جا وی اور
 باقی نماز اسی طرف ادا کر لی اگر ایک رکعت دوسری طرف پڑھی کہ پہرے اسکی
 تین معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہی تو اسی طرف پہر جا وی اور باقی نماز اسی
 طرف ادا کری اسی طرح اگر چار رکعت چار طرف پڑھی تو درست ہی **مسئلہ** اور
 اگر کوئی شخص بغیر تحریری کی نماز شروع کری تو نہیں درست ہی اگرچہ اوسنی قبلہ طرف
 پڑھی ہو وی کیونکہ جس مکان میں قبلہ معلوم ہو وی تو اس مکان میں قبلہ تحریری کی طرف
 اور اوسنی تحریری نہ کی **مسئلہ** اگر اندھیری رات میں ایک جماعت نے جامعہ کی نماز
 پڑھی اور ہر ایک نے ایک طرف قبلہ ٹہرائی اور اپنی اپنی تحریری کی طرف ہر ایک نے منہ
 کیا اور انہیں کسی سیکو معلوم نہیں ہی کہ امام کس طرف منہ کی ہی مگر سب کوئی
 یہہ جانتا ہی کہ امام ہماری پیچھے نہیں ہی تو سب کی نماز درست ہو وی لیکن اگر انہیں
 کسی نماز میں جانا اس طرف کی تین کہ جس طرف امام منہ کی ہی اور اوسنی جان کر ہو

اوسے طرّف منہ نہ کیا تو اوس شخص کے نماز نہ درست ہوگی اور اسی طرح اوسکی نماز بھی
 درست نہ ہوگی جس نے معلوم کیا کہ امام ہماری چھٹی ہی اور قبلہ کی طرف ہماری یارمین دو مغرب
 بیچ میں ہی صورت اوسکی یہ ہے کہ جاڑی میں جب خوب چھوٹا دن ہوئی تب اون دنوں
 آفتاب ڈوبنے کی جگہ معلوم کری اور گرمی میں جب خوب بڑا دن ہوئی تب اون
 دنوں میں آفتاب ڈوبنے کی جگہ معلوم کری اوسی دو نوکی بیچ میں قبلہ ہی اگر ان نو
 طرفوں کی باہر پڑے تو نماز درست نہیں ہے اور بعض کہتی ہیں کہ دہنی طرف دو حصہ
 چھوڑی اور بائیں طرف ایک حصہ اور بیچ میں نماز ادا کری چھٹی شرط نیت کرنا ہی
 اور نیت کی معنی دل میں قصد کرنی کی ہیں یعنی دل میں جانتا کہ یہ کون نماز ادا کرتا
 اور نیت کرنا دلیمن فرض ہے اور زبانی سبب ہی اگر نیت کرنی والا دل میں جائے
 کہ یہ فجر کی نماز ہے مثلاً تو یہ نیت درست ہوئی اور اگر زبان سے نیت کری اور دل میں
 نیت نہ کری تو نماز درست نہیں ہے تو پہر افضل یہی ہے کہ دلیمن قصد کری اور زبانی
 بھی اوسکی لفظ کہی **مسئلہ** نفل اور تراویح اور سب سختوں کیو اسطی اگر مطلق
 نماز کی نیت کری تو درست ہے یعنی اگرچہ صلوٰۃ النفل یا صلوٰۃ السنۃ یا صلوٰۃ التراویح
 نہ کہی فقط یہ نیت کری کہ میں اس کی نماز ادا کرتا ہوں تو درست ہے اور فرض کیو اسطی
 شرط ہے کہ نیت میں مقرر کری کہ فلاں وقت کی فرض نماز ادا کرتا ہوں جس طرح ظہر یا عصر وغیرہ
 ہے اور دو رکعت ہو مثلاً فجر کی تو رکعتی صلوٰۃ الفجر کہی در اگر چار رکعت ہوئی مثلاً ظہر کی
 تو آربع رکعات صلوٰۃ الظہر کہی اور تین رکعت ہوئی مثلاً مغرب کی تو ثلاث رکعات صلوٰۃ
 المغرب کہی **مسئلہ** اگر مقیم فی ظہر کو وقت فقط صلوٰۃ الظہر کہا اور اربع رکعات
 نہ کہا تو اوسکی نماز درست ہوئی اس واسطی کہ ظہر کی نماز چار رکعت ہی جب اوسنی ظہر کی
 نیت کی گویا کہ چار رکعت کی نیت کی اور رکعات کی عدد کی نیت کرنا کچھ
 شرط نہیں ہے اگر اوسنی اربع خواہ ثلاث نہ کہا تو نماز ہو جاویگی

مسئله امام کی تین امامت کی نیت کرنا شرط نہیں ہے مثلاً ایک شخص کہی وہ
 اکیلا فرض نماز ادا کرتا ہی اور دوسرا شخص آیا اور اقد کیا نماز مقتدی کی درست
 ہوگی مگر مقتدی کی واسطی نیت اقد کی شرط ہی اگر مقتدی نیت اقد کی نہ کری تو نما
 اس کی درست نہ ہوگی اور اقد کی معنی تابع داری کرنا مسئلہ اگر امام رکوع میں
 جاتا ہی اور مقتدی تمام نیت زبان سی کہنی نہیں سکتا اس سبب سی کہ اگر تمام نیت
 زبان سی کہی تو اس کے کت کو پناوی تو اس طرح کہی کہ دَخَلْتُ فِي صَلَاتِهِ جُزْأً
 اِکْمَامَ خَوَاهِ بِنْدِی مین کہی داخل ہوا میں اس امام کی نماز میں مسئلہ اور نیت
 نماز کی بندی مین یا جو زبان کہ اس کی ہوئی اور زبان مین درست ہی مسئلہ
 اگر دل مین جانی کہ ہم نماز ظہر کی پڑھتی ہیں اور نیت کرتی وقت اس کی زبان سی
 عصر نکل جاوی تو ظہر کی نماز درست ہوگی اور زبان کا سہو کچھ نہ یاں نہیں کہتا ہی
 اس واسطی کہ نیت دل کی معتبر ہی اور اس کی دل کی نیت نماز مین بحکمہ کہنی سی ملتی ہی تو
 نیت کی شرط یہی کہ نیت اور تحریمہ مین فرق نہ کری یعنی نیت اور تحریمہ کی درمیان میں
 کوئی کام نہ کری کہ نیت اور تحریمہ جدا ہو جاوی بلکہ نیت کی پاس ہی تکبیر تحریمہ کی پہلی
 تحریمہ کا بیان اگلی کہتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ فصل چوتھی نماز کی صفت
 کی بیان مین نماز کی اندر سات فرض مین اون وضو کو نماز کی صفت کہتی ہیں
 پہلا فرض نماز کا تحریمہ ہی اور تحریمہ کہتی ہیں پہلی تکبیر کی تین اس واسطی کہ جو کچھ کہ
 نماز کی پہلی سباج ہی جس طرح کہانا پینا اور بات کرنا وغیرہ تحریمہ کہنی کی ساتھ ہی ہر سب
 حرام ہو جاتا ہی اور تحریمہ کیا ہی کہ جس لفظ مین اللہ کی تعظیم کلی اس لفظ سی نماز شروع
 کرنا جس طرح اللہ اکبر یا اللہ اجل یا اللہ اعظم یا الرحمن یا سبحان اللہ یا الحمد للہ یا
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور مانند اس کی جو لفظ مین دعا اور سوال ہی جس طرح
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي یا اسْتَغْفِرُ اللَّهُ اور مانند اس کی تو اس لفظ سی شروع کرنا درست

نہیں ہی مسئلہ مناسب کہ گنہگار کی کہی یعنی ان کی لفظ میں جو ہرہ ہی اوپر
 مذکور ہی اس واسطی کہ اس کی معنی اس طرح پر ہو جاتی ہیں کہ اللہ بزرگ ہی یا نہیں اگر اس
 معنی پر معتقد ہوئی تو کا فر ہوئی لیکن نماز تو باطل ہوتی ہی خواہ مخواہ معتقد ہوئی خواہ نہیں
 اور اگر اکبر کی بی کی بعد الف کہی یعنی اکبر کہی تو اس کی نماز باطل ہوئی اور اگر اس کی معنی پر
 معتقد ہوئی تو کا فر ہوئی اس واسطی کہ اکبر نام شیطان کا ہی مسئلہ اگر معتقد ہی
 امام کی پہلی تکبیر تحریمہ کی کہی تو وہ معتقد ہی امام کی نماز میں نہیں داخل ہوا اور صحیح یہ
 ہی کہ اپنی نماز میں نہیں داخل ہوا اور دوسرا فرض نماز کا قیام ہی اور قیام کی معنی
 بڑی ہونے کی ہیں مسئلہ کہی ہو کی نماز پڑھنا فرض ہی اور قیام اس قدر فرض ہی
 کہ قرات فرض اس میں پڑھ سکے اور یہ قیام بغیر عذر بیماری کی ترک نہیں کر سکتا ہی اور
 قیام فرض نماز میں فرض ہی اور نفل اور سنت میں فرض نہیں اگر نفل یا سنت بیٹھنے کی
 بیٹھ ہی تو درست ہی مگر فجر کی نماز کی سنت بیٹھنے کی درست نہیں ہی اس واسطی کہ فجر کی
 واجب کی قریب ہی اور تفسیر فرض نماز کا قرات ہی اور قرات کہتی ہیں قرآن
 پڑھنے کو مسئلہ اور نماز میں ایک آیت دراز جسطرح آیت الکرسی یا آیت قل اللہ
 اکبر الملک یا مانند اس کی یا تین آیت چھوٹی پڑھنا فرض ہی امام ابو یوسف اور امام محمد
 رحمہما اللہ کی نزدیک اور امام اعظم رحمہ اللہ کی نزدیک ایک آیت پڑھنا فرض ہی چھوٹی
 ہوئی خواہ بڑی جسطرح طیار یا ق یا مانند ہاں گمان اور شرح وقایہ میں کہا ہی کہ
 ایک آیت پڑھنا فرض ہی مگر جو شخص کہ ایک ہی آیت پر کفایت کری تو وہ شخص گنہگار
 ہو دی واجب ترک کرنی کی سبب ہی اس واسطی کہ فقط قرات فرض ہی مگر فاتحہ پڑھنا
 واجب ہی اور سورہ لانا ہی فاتحہ کی ساتھ واجب ہی جیسا کہ اگلی کہیں انشاء اللہ
 مسئلہ قرآن پڑھنا فرض نماز میں دو رکعت میں فرض ہی اور نفل اور سنت اور
 وتر میں سب رکعات میں فرض ہی مسئلہ امام جمعہ اور عیدین میں اور فجر کی نماز میں

اور پہلی دو رکعت مغرب میں اور پہلی دو رکعت عشاء میں اور ہونی خواہ قضا
 قرآن چیرسی ٹپہ ہی اور تراویح کی نماز اور تینوں رکعت و تیرین بھی مضامین کی حیثیت پر
 جہر کری اور جہر کی معنی بلند آواز سی ٹپہنا اور باقی سب نمازوں میں خفی ٹپہ ہی اور
 خفی کی معنی آہستہ ٹپہنا اور جہر کی یہہ حد ہی کہ اگر بہت کم جہر کری تب بھی دوسری
 سناوی اور خفی کی یہہ حد ہی کہ اگر کم خفی کری تب بھی آپ سنی اور اکیلا نمازی اگر ادا
 نماز پڑھتا ہی تو اسکو اختیار ہی چاہی چہر ٹپہ ہی چاہی خفی اور اگر قضا پڑھتا ہی تو واجب
 اسکو خفی پڑھنا اور سنت قرأت کی سفر میں و طح پر ہی ایک ضرورت کی حالت میں جس
 طرحی دشمن کا خوف یا چورون کا خوف ہوئی اسطرح پر ہی کہ فاتحہ اور جو سورہ کہ خوش
 آدمی پڑ ہی اور دوسری غیر ضرورت کی حالت میں جب امن ہو وی اور کسی کا خوف
 نہ ہوئی تو اس صورت میں فجر اور ظہر کی نماز میں فاتحہ کی بعد شل سورہ بروج اور اذا استقام
 النشقت کی ٹپہ ہی اور عصر اور عشا کی نماز میں فاتحہ کی بعد وہ سورہ پڑ ہی جو سورہ برو
 سی چوٹی ہو وی اور مغرب کی نماز میں نہایت چوٹی سورہ پڑ ہی اور سنت قرأت کی
 حضرمین ہی و طح پر ہی پہلی طرح یہہ کہ فراغت کی وقت فجر اور ظہر کی نماز میں طوال
 مفصل پڑ ہی اور عصر اور عشاء میں اوساط مفصل پڑ ہی اور مغرب کی نماز میں قصار
 مفصل پڑ ہی اور طوال مفصل سورہ حجرات سی سورہ بروج تک ہیں اور سورہ بروج
 کم مکن تک اوساط مفصل ہیں اور کم مکن سی آخر قرآن تک قصار مفصل ہیں اور دوسری
 طرح یہہ ہی کہ ضرورت کی وقت جس طرح وقت تنگ ہی تو اس صورت میں مقدر
 پڑ ہی کہ وقت نہ جاوی اور حضر کہتی ہیں اسکی مقیم ہونیکل جگہ کو اور مکروہ ہی کسی
 سورہ کا مقرر کرنا نماز کیو اسطی یعنی اسطرح پر مقرر کرنا کہ جب نماز پڑ ہی تو اسکی سوا
 دوسری سورہ نہ پڑ ہی **مسئلہ** اور موتم قرآن نہ پڑ ہی بلکہ سنی اور چپ پڑی اور
 موتم کہتی ہیں اسکو جو پہلی رکعت سی امام کی نماز میں ملا ہو وی اور موتم اسو اسطی کہا

تاکہ معلوم ہو دی کہ جو پہلی رکعت سی نہ ملا ہو گا تو وہ امام کی فراغت ہونی کی بعد اپنی
 اوپس کی نماز پڑھنی چاہی اور اسکا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ غرض یہ ہے کہ امام کی
 پڑھتی وقت مقتدی چپ رہی اور سنی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی **وَإِذَا قُؤِ الْقُرْآنُ**
فَاَسْمِعُوْا لَهُ وَاَصْلُوْا لَهُمْ مِّنْ حَمْدٍ اور جب پڑھا جاوی قرآن نماز میں تب
 سنو تم سب اوسے قرآن کی تین اور چپ ہو جب تک کہ امام تلاوت کرتا ہی شاید کہ تم سب حجت
 کی جاؤ اور جمعہ کی روز جب امام خطبہ پڑھی تب بھی چپ ہی اور سنی ہو سہلی کہ خطبہ میں
 قرآن کی آیت شامل رہتی ہی اور کہا گیا کہ جہاں کہیں کہ قرآن پڑھا جاوی وہاں
 سنو اور یہ آیت سورہ اعراف میں ہی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی **اِنَّمَا جَعَلَ الْكَلَامَ لِقَوْلِهِ تَعْرِیْہِ** امام نہیں کیا گیا ہی
 مگر اسو سہلی کہ اقتدا کی جاوی اوسکی ساتھ اور اوسکی پیروی کی جاوی تو چاہی کہ اوسکی
 موافقت اور متابعت کری **فَاِذَا كُنَّ فَكَتَبُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَانصِتُوْا** پھر
 جب تکبیر کہی امام تب تکبیر کہو تم سب اور جب قرآن پڑھی امام تب خاموش ہو تم سب
 اور سنو اوسکی قرات کی تین اور اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور
 ابن ماجہ نے روایت کی ہی خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی سنی اور چپ ہی یہاں تک کہ اگر
 امام خواہش دلانی یا دہشت دلانی کی آیت پڑھی یا خطبہ پڑھی اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 پر درود بھیجی تب بھی چپ رہی مگر جب خطبہ پڑھی اور یہ آیت پڑھی **يَا أَيُّهَا**
الَّذِينَ آمَنُوا أَصْلُوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا تب سنی بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 پر درود بھیجی **سَلِّمُوا** اگر ایک شخص نے عشا کی پہلی دو نون رکعت میں فاتحہ پڑھا اور
 سورہ نہ پڑھا تو آخری دو نون رکعت میں فاتحہ کی بعد سورہ پڑھی اور چہر ہی پڑھی
 اون دو نون رکعتوں کو اگر امام ہو دی اور اگر کسی نے پہلی دو نون رکعت میں فاتحہ
 نہ پڑھا تو آخری دو نون رکعت میں اوس فاتحہ کا بدلہ نہ پڑھی کیونکہ آخری دو نون

رکعت میں فاتحہ پڑھیں تو اگر اوس فاتحہ کا بدلہ بھی پڑھیں تو ایک رکعت میں دو فاتحہ ہو جائیگی اور یہ غیر مشروع ہے اور چوتھا فرض نماز کا رکوع ہی اور رکوع کی معنی پیٹھ پر خم کرنا مسئلہ اگر کوئی شخص گوزہ پشت ہو وی یعنی کبڑا ہو وی اور اوسکی پیٹھ کا خم رکوع کرنی کی موافق ہو وی تو وہ شخص رکوع کی واسطی سرسئی اشارہ کر اوی یا پخوان فرض نماز کا سجدہ ہی اور سجدہ کی سعی زمین پر پیشانی رکھنا اور سجدہ میں پیشانی اور ناک دونوں لگا وی اور اگر سجدہ فقط پیشانی سے کری اور ناک نہ لگا وی تو درست ہے اور اسکی اولیٰ درست نہیں مگر جبکہ پیشانی میں زخم ہے تب اگر فقط ناک سے سجدہ کری تو درست ہے اور سجدہ کرنا سات بدن پر سنت ہے یعنی دونوں باؤں اور دونوں زانو اور دونوں ہاتھ اور پیشانی پر اور سجدہ کرنا پیشانی اور دونوں باؤں فرض ہے یہاں تک کہ اگر سجدہ میں کوئی شخص زمین سے دونوں باؤں اوٹھالیو تو اوسکی نماز باطل ہو وی مسئلہ اگر ایک شخص گپڑی کی بیچ پر سجدہ کرتا ہے یا اوسکا کپڑا جو زیادہ ہے اوسپر سجدہ کرتا ہے مثلاً اوسکا اوڑھنی یا پیرنی کا کپڑا اوسکی سجدہ کی جگہ پر جا پڑی اور وہ اوسپر سجدہ کری تو درست ہے اور اگر کسی حجم دار چیز پر سجدہ کرتا ہے مثلاً سنگریزی تو اگر اوسکی پیشانی زمین پر پہنچتی ہے تو درست ہے اور اگر نہیں پہنچتی ہے تو نہیں اور سیطرہ اگر از دھام ہو وی اور جگہ کم ہو وی تو نماز کے پیٹھ پر سجدہ کری اور وہ نمازی وہی نماز پڑھتا ہو وی جو یہ پڑھتا ہے تو درست ہے اور جو شخص کہ دوسری نماز پڑھتا ہے یعنی یہ پڑھتا ہے وہ عصر یا عشاء یا پڑھتا ہے وہ قضا یا عشاء جماعت پڑھتا ہے اور وہ جماعت سے بی نصیب ہے اکیلا پڑھتا ہے تو اوسکی پیٹھ پر درست نہیں ہے اور سیطرہ جو شخص کہ نماز پڑھتا ہے ہمیں اوسکی پیٹھ پر بھی درست نہیں ہے سوال اس میں کیا حکمت ہے کہ نماز میں ایک رکوع فرض ہے اور سجدہ دو جواب اس میں دو وجہ ہیں ایک یہ کہ جب فرشتوں کی زمین حکم ہوا

کہ آدم کو سجدہ کر و تب فرشتوں نے سجدہ کیا اور ابلیس علیہ اللعنة نے سجدہ نہ کیا یہ جب فرشتوں
 نے ملوث ٹھایا اور ابلیس کے سینے دیکھا کہ لغت کا طوق اوسکی گلی میں پڑا یہی تب شکر اذہ کیا
 کہ حق تعالیٰ نے ہکواپنی فرمان برداری کی توفیق دی اور سپہوں نے پہرہ دوسرے سجدہ کیا
 اسواسطیٰ دوسجدہ فرض ہوئی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ پہلی سجدی میں اشارہ ہی
 کہ ہم خاک سی پیدا کئی گئی ہیں اور خاک پر سر رکھتی ہیں اور دوسری سجدی میں یہ اشارہ
 کہ ہم خاک میں ملین گی تو خاک پر سر رکھیں اور یہ کافی میں لکھا ہے اور عمدۃ الامام
 میں منافع سی لکھا ہے کہ پہلا سجدہ ایمان کی نعمت کی شکر کیواسطیٰ ہی اور دوسرے سجدہ ایمان
 باقی رہنی کیواسطیٰ اور چہاں فرض نماز کا قعدہ اخیرہ ہی اسقدر کہ تشہد پڑھ سکے اور قعدہ
 معنی پٹنی کی ہیں اور ساتھ تو ان فرض نماز کا باہر آنا نمازی کا نمازی اوسکام کی
 سبب سی جو نماز کا تباہ کر نیوالا ہی مثلاً ایک شخص نے قعدہ اخیرہ کی بعد کوئی بات کہی یا
 تہقیر مارکی ہنسا تو وہ شخص نمازی باہر آیا و لیکن سلام کی لفظ کی ساتھ نمازی باہر آنا جواب
 ہی پانچویں فصل نماز کی واجبوں کی بیان میں واجب ہی نماز میں پہلی سوۃ فاتحہ
 پڑھنا اور دوسری فاتحہ کی ساتھ تمام سورہ خواہ تین آیت چھوٹی خواہ ایک
 آیت بڑی کا ملانا اور تیسری مقرر کرنا قرات کا پہلی دو رکعت میں یعنی قرات
 دو رکعت میں فرض ہی و لیکن غیر معین خواہ پہلی دو رکعت میں پڑھی خواہ پہلی میں
 مگر دو رکعت پہلی میں پڑھنا واجب ہی چوتھی نگاہ رکھنا ترتیب کا یعنی ہر فرض او
 واجب کو اوسکی مقام پر ادا کرنا پانچویں تعدیل ارکان اور تعدیل ارکان کی معنی
 ٹھہنا رکوع اور سجدہ میں ایک بار تسبیح کہنی کے موافق چھٹی پہلا قعدہ یعنی پہلا ٹھہنا
 چار رکعت والی نماز یا تین رکعت والی نماز میں فرض ہو دی خواہ نفل خواہ سنت
 نہ ساتھ تین تشہد پڑھنا و نو قعدہ میں اور تشہد کہتی ہیں التحیات کو جیسا کہ
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے میری تین ہتھ تشہد

۵

يُطَاعُ بِمَا كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اور محیط اور شرح وقایہ

ہدایہ اور قدوری میں سیکو تشہد کبہا ہی اور اسطرح مشہور ہی ہی ہموں نمازیں ہر نماز لفظ سلام کی کہہ کر نو میں عاقبت پڑھنا وتر میں دسویں عیدین کی نماز میں بکیر و نکاہنا گیا رہو میں بلند پڑھنا جس میں بلند پڑھنا جاتا ہی جیسا کہ اوپر لکھ چکی مسئلہ اور امام کی تین بلند پڑھنا واجب ہی اور جو شخص کہ اکیلا پڑھتا ہی او سکی تین بلند پڑھنا سب ہی بارہویں آہستہ پڑھنا جس میں آہستہ پڑھنا جاتا ہی یعنی ظہر اور عصر میں فائدہ جانو تم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع اسلام میں سب نمازوں میں بلند پڑھتی تھی اور مشرکین انڈا کرتی اور گالی دیتی اللہ اور رسول اللہ تب حکم ہوا اللہ تعالیٰ کا کہ رات کی نمازوں میں بلند پڑھو اور دن کی نمازوں میں آہستہ تب ظہر اور عصر کی نماز میں حضرت آہستہ پڑھتی تھی اسواسطی کہ کافر اس وقت انڈا دینی کیواسطی مستعد رہتی اور مغرب کی وقت کافر کبہا بی بی میں مشغول رہتی اور عشا اور فجر کی وقت سوتی رہتی سو اون وقتوں میں حضرت بلند پڑھتی تھی اور یہی حکم باقی رہا ہی اگرچہ وہ عذر مسلمانوں کی غلبہ کی سبب جاتا رہا اور سوای ان فرض اور واجب کی جو کچھ کہ نماز میں ہی وہ سنت ہی یا سبب چھٹی فصل نماز کی سنتوں کی بیان میں اور سنت ہی نماز میں دونو ہاتھ کا اوٹھنا تاخریمہ کی تکبیر اور دعائوں کی تکبیر اور عید چھٹی تکبیر کیواسطی کان کی لہر تک اور عورتیں کند ہی تک اوٹھا وین اور ہاتھ اوٹھاتی وقت اونگلیوں کو مٹھی سی کہل رکھنا یعنی مٹھی بند ہی نہ رکھی اور یہ نہ کوئی خیال کری کہ اونگلیوں نکا پھیلا نا سنت ہی بلکہ اونگلی کو اپنی حالت پر چھوڑ دی نہ پھیلا دی نہ مٹھا دی اور یہی شرح وقایہ میں ہی اور امام کی تین تکبیر میں بلند کھنا

اور بنا پر سنا تخمیر کی تکبیر کی بعد فرض نماز ہو دی یا سنت یا وتر یا نفل اور امام ہو
 یا مقتدی یا اکیلا اس میں سب برابر ہیں اور تباہی ہی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
 وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ مُسْتَلِمٌ
 اور ہدایہ میں آیا ہے کہ جل ثناؤک فرض نماز میں نہ کہی اور قاضی شہاب الدین بلک العلماء
 لکھا ہے کہ جل ثناؤک مشہور روایت میں نہیں آیا ہے اور یہی صاحب ہدایہ نے بھی لکھا ہے
فائدہ صاحب عمدۃ الاسلام نے شاہان میں سے لکھا ہے کہ توبہ مہتر آدم علیہ السلام کی ثنا
 پڑھنی کی برکت سی قبول ہوئی ہماری تین حکم ہوا کہ پہلی ہم ثنا پڑھیں حسین ہمارے قریب
 پڑی **فائدہ** اور ثنا تسبیح ہی اون فرشتوں کی جو عرش اوٹھائے ہیں ایک
 فرشتہ کہتا ہے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ دوسرا کہتا ہے تَبَارَكَ اسْمُكَ
 تیسرا کہتا ہے تَعَالَى جَدُّكَ چوتھا کہتا ہے لَا إِلَهَ غَيْرُكَ تو پہر جو شخص کہ ثنا پڑھتا ہے
 تو ثواب پاتا ہے اون چاروں فرشتوں کا جو عرش اوٹھائے ہیں اور تعوذ یعنی اَعُوْذُ
 بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ آہستہ کہنا اکیلا ہو دی خواہ امام اور سبوق ہی
 یعنی جو شخص کہ چھی سی نماز میں ملا ہے کیونکہ تعوذ قرآن پڑھنی کی واسطی ہی اور سبوق
 قرآن پڑھیکا اس واسطی وہ کہی مگر جب اپنی باقی نماز کی پڑھنی کو اوٹھی تب پہلی تعوذ
 پڑھ کی قراءت شروع کری اور مقتدی جو شروع نماز سی ملا ہے نہ کہی کیونکہ وہ قرآن
 نہ پڑھیکا اور شرح وقایہ اور ہدایہ میں یہی لکھا ہے **مسئلہ** اور عیدین میں کیا
 بعد تکبیر کی تکبیر کی بعد تعوذ کہی حسین قرآن پڑھنی کی نزدیک تہری اور تسمیہ
 یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آہستہ سی کہنا اور الحمد اور سورت کی بیچ میں تسمیہ
 نہ کہی اور یہی شرح وقایہ میں لکھا ہے امام ہو دی خواہ اکیلا اور فاتحہ کی بعد آہستہ
 اَعْلَن کہنا امام ہو دی خواہ اکیلا اور مقتدی کی واسطی چہرہ نماز میں سنت ہی یعنی جب
 امام ولا الضالین پڑھی تب مقتدی آہستہ سی آمین کہی اور آمین کی معنی مقبول ہو

اور مردوں کی واسطی دہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا ناف کی نیچی اور عورتیں چپا
 پر ہاتھ رکھیں اور رکوع میں جاتی وقت تکبیر کہنا اور رکوع میں دونو ہاتھوں سے
 دونوزانو پکڑنا اور زانو پکڑتی وقت اونگلیوں کو کہلی رکھنا **مسئلہ** اور
 ہدایہ میں لکھا ہے کہ جب رکوع میں جاوی تب دونوزانو دونو ہاتھوں سے پکڑی اور
 اونگلیوں کو کشادہ کر لی ورنہ یہ سنت ہی ولیکن سجدہ میں اونگلیوں کو سٹمی رکھی
 اور اسکی سوا سب حالت میں اونگلیوں کو اپنی عادت پر چھوڑ دیوی اور رکوع
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا تین بار اور قومہ یعنی سیدھی کھڑا ہونا رکوع کی عہد
 اور جب رکوع سے سر اٹھائی **سَبَّحَ اللَّهُ مَنْ حَمْدُهُ** کہنا امام کی واسطی سنت
 ہی اور مقتدی کی واسطی **اَلْحَمْدُ لِلَّهِ** کہنا سنت ہی اور شرح وقایہ اور ہدایہ میں
 لکھا ہے کہ جو شخص اکیلا پڑھتا ہی تو وہ دونو کہی حتیٰ سمع اللہ لمن حمدہ ورنہ لاک الحمد
 اور سمع اللہ لمن حمدہ کی یہ سنی ہیں کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالیٰ اس شخص کے
 سراہی کو جو اسکو سر لہتا ہی اور سجدی میں جاتی وقت تکبیر کہنا اور سجدہ کی حالت
 میں دونو ہاتھ اور دونوزانو کوز میں پر رکھنا اور پیشانی اور دونو پاؤں کہنا
 تو فرض ہی اور **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** سجدہ میں کہنا تین بار اور مردوں کی واسطی
 سنت ہی قعدہ میں بائیں پاؤں نکال پھانا اور اسی پر بیٹھنا اور دہنا پاؤں کھڑا
 رکھنا اور عورتوں کی تین سنت ہی بائیں چوڑ پر بیٹھنا اور دونو پاؤں دہنی
 طرف نکالنا اور سیکو عربی میں توڑک کہتی ہیں اور دو سجدہ کی بیچ میں بیٹھنا اور بیچ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور دعا مانورہ پڑھنا قعدہ اخیرہ میں اور دعا
 مانورہ کہتی ہیں اسکو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو وی یا قرآن کی موافق
 ہو وی اور وہ دعا نہ پڑھی جو آدمی کی کلام میں ملتی ہو وی مثلاً اللہ تعالیٰ مجھکو بہت
 مال دی یا فلاں عورت کی ساتھ میری شادی ہو وی اس طرح نہ کیا جائی اور دو

طرف سلام پہرے نا فصل ساتون نماز کی مستحب کی میان میں
 اور اسکو آداب کہتی ہیں مستحب ہے نماز میں سجدی کی گہرے پر دیکھنا قیام میں
 اور رکوع میں پشت پا نو پر دیکھنا اور سجدی میں ناک کی طرف دیکھنا اور قعدہ میں
 گودی کی طرف دیکھنا اور یہ حکم فرض نفل سب میں برابر ہی اور جہاں آتی وقت نہ
 بند کرنا اور تحریمہ کی تکبیر کہتی وقت دو نو قبلان استین سی باہر نکالنا اور کہنا سی
 دفع کرنا اپنی مقدور بہر اور جب مؤذن اقامت میں حی علی الفلاح تک پہنچی تب نماز
 کی واسطی کھڑی ہو جانا اور جب مؤذن قدامت الصلوٰۃ تک پہنچی تب امام کی تسبیح
 شروع کرنا اور ترتیل قرآن پڑھنی اور ترتیل کی معنی حرفوں کا ادا کرنا اور وقفوں
 کا دیکھنا اور وقف کہتی ہیں ٹھہرنی کو یعنی جہاں رہا وہو وی وہاں ٹھہ جاوی اور
 رکوع میں سر کو پیٹھ کی برابر رکھنا اور سجدہ میں جاتی وقت پہلی دو نو زانو رکھنا بعد اسکی
 دو نو ہاتھ بعد اسکی ناک بعد اسکی پیشانی اور اوٹھتی وقت اسکی اولی کرنا یعنی پہلی
 سر اوٹھا دی تب ہاتھ تب زانو اور سجدہ میں دو نو ہاتھوں کی بیچ میں سر رکھنا اور
 ہاتھ اور پاؤں کی اونگلیوں کو قبلہ کی طرف متوجہ کرنا اور قیام میں دو نو پاؤں کے
 بیچ میں چار اونگل کا فرق رکھنا اور قعدہ میں دو نو ہاتھ دو نو زانو پر رکھنا اور منہ
 داہنی اور بائیں پہرے نا سلام میں اور رکوع اور سجدی کی تسبیح تین مرتبہ سی زیادہ
 کہنا اس شرط پر کہ طاق کہی جفت نہ کہی اسواسطی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم طاق پر ختم
 کرتی تھی یعنی یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا نو مرتبہ کہی اور یہ حکم اکیلی کی واسطی ہی اور
 اگر امام ہو وی تو اسطرح پر زیادہ نہ کری کہ مقتدیوں کو رنج ہو وی یہاں تک
 بہاگنی نہاگنی کریں کیونکہ یہ مکروہ ہی اور محیط اور فتادی مختصر شافی میں لکھا ہی کہ
 امام کو چاہئی ہی کہ پانچ مرتبہ کہی تاکہ مقتدی لوگ تین مرتبہ کہنی سکین اور سجدی میں
 بازو دوں کو کشادہ رکھنا شکم سی اور شکم کو ران سی اور ران کو پہلی سی اور پہلی کو زین سی

اور عورت جو وی تو اسکی اولیٰ کری یعنی خوب سمیٹ ہوئی سجدہ کری اور پیٹ کوزن
 میں چپٹا وی اور سبق کی تمین منتظر رہنا کہ امام فراغت کری تب باقی نماز کی واسطی
 کھڑا ہو وی اور نحر کی نماز میں پچاس آیت پڑھنا تیس آیت پہلی رکعت میں اور تیس آیت
 دوسری رکعت میں اور پھر کی نماز میں دو نو رکعت میں تیس آیت کی موافق پڑھی اور
 عصر اور عشا کی نماز میں بیس آیت کی موافق اور مغرب میں چوٹی سورتین اور وہ لم کی
 آخر قرآن تک ہی اور یہ حکم اختیار کی حالت میں ہی اور ضرورت کی حالت میں جو کچھ ہو سکی
 وہ پڑھی اور اسکا بیان ہم اوپر لکھ چکے ہیں **فصل آٹھویں نماز کی ادا کر سکی**
قاعدی کی بیان میں اس فقیر عاجز نے جب فرض اور واجب اور
 سنت اور مستحب نماز کی بیان کئی تب اسکی دل میں یہ خواہش ہوئی کہ اب نماز
 کی ادا کرنی کی ترکیب یہی بیان کیا چاہئی کہ جس میں صاف صاف ہر ایک لوگوں
 معلوم ہو جاوی اور وہ لوگ ہر ایک فرض اور واجب اور سنت اور مستحب کو
 اوسکی مقام پر ادا کریں سو وہ بیان یہ ہے کہ جب نماز پڑھنا ہو وی تب دل کو
 خوب رجوع کری اور دنیا کی اندیشی دل سے دور کری اور یہ معلوم کری کہ میں
 اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہوں اور اگر میں نہیں دیکھتا تو اللہ تعالیٰ تو مجھ کو دیکھتا ہی جیسا
 کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے **اِنَّ تَعْبُدُ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ** اسکی بمعنی
 ہیں کہ تو عبادت کر اللہ تعالیٰ کی اس قدر کہ گویا تو اسکو دیکھتا ہی اور اس میں کچھ
 شک نہیں ہے کہ جس شخص کا یہ حال ہو دیگا تو وہ شخص نہایت ہیبت اور تعظیم اور
 شرم کی ساتھ سر جھکائی ہوئی نہایت خوف اور شوق اور محبت سے کھڑا دیگا **فَانْ**
كُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يُرَاكَ پھر اگر تو اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھتا ہی تو اللہ
 تو مجھ کو دیکھتا ہی تو جو شخص کہ یہ جانی گا کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دیکھتا ہی تو وہ شخص
 ہی نہایت خوف اور احتیاط سے کھڑا ہی گا اور داغی بائیں نہ دیکھیکا اسکو خیال

کیا چاہی کہ اگر کوئی شخص بادشاہ کی روبرو کھڑا ہو وی اور بادشاہ اسکی احوال کو دیکھ کر
 کہ یہ شخص کس طرح کام کرتا ہی تو اس شخص کو بیہ طاقت نہوگی کہ ذرا کسی طرف دیکھی
 یا لی ادبی کری یا کسی سی بولی یا ہنسی اور نماز میں تواضع تعالیٰ کی روبرو کھڑا ہوتا ہی جو
 سب بادشاہوں کا یاد شاہ ہی اور تمام عالم کا پیدا کر نیوالا اور سب پر غالب اور جو چاہے
 سو کر ڈالی اور جو چاہے سو کیا اور جو چاہتا ہی سو کرتا ہی تو مناسب ہی کہ جب نماز پر
 کھڑا ہو وی تب اس معبود کی سوائی سب کا خیال اور اندیشہ دور کری اور نماز
 میں مشغول ہو وی اور نماز کی یہ ترکیب ہی کہ پہلی قبلہ طرف کھڑا ہو وی اور
 دونوں پاؤں کی درمیان میں چار اونچل کا فرق چھوڑی اور دونوں ہاتھ لٹکادی و
 اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا
 مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ پڑھی تب نیت کری اور دونوں ہاتھ کان تک اوٹھا وی سطح پر
 کہ دونوں انگوٹھی کان کی لہر میں چھو جاویں اور تکبیر تحریمہ کی کہی یعنی اللہ اکبر اور
 اگر عورت ہو وی تو کندھی تک ہاتھ اوٹھا وی اور تکبیر تحریمہ کی کہی اور تکبیر کی
 بعد دایا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھی ناف کی نیچی اور عورت ہو وی تو حیاتی پر
 ہاتھ رکھی اور رکوع کی قومہ میں اور عیدین کی تکبیر و ن میں ہاتھ چھوڑے
 رہی خلاصہ یہی کہ جس قیام میں کہ دراز ذکر ہو وی یعنی بہت پڑھنا ہو و
 تو اس میں ہاتھ باندھی رہی مثلاً نماز میں قرآن پڑھتی وقت یا دعا قنوت
 پڑھتی وقت یا جلازی کی نماز میں اور جس قیام میں کہ ذکر دراز نہیں ہی یعنی بہت
 پڑھنا نہیں ہی تو اس میں ہاتھ چھوڑی رہی مثلاً رکوع کی قومہ یا عیدین کی
 تکبیر و ن میں اور قومہ کہتی ہیں رکوع کی بعد کھڑی ہونیکو اور ہاتھ باندھنی کے
 یہ ترکیب ہی کہ داہنی ہاتھ کی انگوٹھی اور چپوٹی اونچلی سی حلقہ باندھی اور بائیں
 ہاتھ کو اسی سی پکڑی اور باقی تین اونچلی بائیں ہاتھ کی اوپر رکھی اور نہایت سے

تب تعوذ پڑھی تب بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی تب سورہ فاتحہ پڑھی ایک مرتبہ یہ سہا
سی آمین کہی اور فاتحہ کی ساتھ سورۃ ملاوی اور اگر ایک ہی آیت ملاوی مثلاً
ہماتان تب بھی درست ہے تب سورۃ ملانی کی بعد اللہ اکبر کہتی ہوئی رکوع میں جاویں
طرح سی کہ اللہ کی الف کو قیام سی شروع کریں اور اکبر کی سی رکوع میں تمام کریں اور دونو
ہتیلی سی دونو زانو پکڑی اور انگلیوں کو کشادہ کریں اور پٹہ خوب بچھاوی اس قدر کہ
نہ تو سر اونچا کریں اور نہ اونڈی دیوی بلکہ چوڑا سر برابر رکھی اور رکوع میں آرام کریں
اور تین مرتبہ سبحان بی العظیم کہی تب بعد اسکی سمع اللہ لمن حمد کہتی ہوئی کھڑا ہو جاوے
اس طرح پر کہ سمع اللہ کی سبک رکوع سی شروع کریں اور حمد کی ہی کو تومہ میں تمام کریں
اگر مقتدی ہوئی تو ربنا لک الحمد کہی اور تومہ میں آرام کریں بعد اسکی اللہ اکبر کہتا ہو
سجدی میں جاویں اس طرح پر کہ اللہ کی الف کو تومہ سی شروع کریں اور اکبر کی سی کو سجد
میں تمام کریں لیکن سجدی میں جاتی دقت پہلی دونو زانو رکھی زمین پر بعد اسکی دونو
ہاتھ بعد اسکی ناک بعد اسکی پیشانی اور سجدی میں جاویں تب دونو ہاتھوں کی بیچ میں پٹہ
رکھی اور دونو ہاتھوں کو دونو کانوں کی برابر رکھی اور انگلیاں سمٹی رہیں اور دونو
بازو کشادہ رکھی اور شکم کو ران سی دور رکھی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ شکم کو اس قدر کشادہ
رکھی کہ اگر کبری کا بچہ چاہی تو نکل جاویں اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جب کہ صاف میں ہو تو اپنی
تین کشادہ نہ رکھی تاکہ اسکی پاس الی کو ایذا ہووی اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ
طرف متوجہ کریں اور اگر عورت ہووی تو سمٹی ہوئی سجدہ کریں جیسا کہ اوپر لکھ چکیں اور رکھی
سبحان بی الاعلیٰ تین مرتبہ خواہ زیادہ اور نام ہووی تو پانچ مرتبہ کہی بعد اسکی اللہ اکبر کہتا ہو
سر اوٹھاوی اس طرح پر کہ اللہ کی الف کو سجدی سی شروع کرنی اور اکبر کی سی کو بیٹھنی میں
تمام کریں اور اس طرح اوٹھی کہ پہلی ناک تب پیشانی تب دونو ہاتھ اوٹھاوی اور بائیں پاؤں
بچھاوی اور دھانسا کھڑا رکھی اور انگلیاں قبلہ رخ رہیں اور بیٹھی اس قدر کہ اسکا بدن

آرام لیوی اور نظر سینہ پر رکھی بعد اسکی اللہ اکبر کہتا ہوا پہلی سجدی کی طرح دوسری
 سجدہ کری اور وسطی طرح سبحان بی الا علی کہی بعد اسکی دوسری سجدی ہی اللہ اکبر کہتا ہوا
 پہلی سر اوٹھاوی تب دونوں ہاتھ تب دونوں زانو اور سیدہ کھڑا ہو جاوی دونوں
 پاؤں پر نغیر بیٹھی ہوئی اور زمین پر ہاتھ ٹیک کی نہ کھڑا ہو وی اور دوسری رکعت بھی
 پہلی رکعت کی طرح ادا کری مگر دوسری رکعت میں ثنا اور تعوذ نہ کہی اور نہ ہاتھ
 اوٹھاوی اور جب دوسری رکعت تمام ہو وی تب بایں پاؤں بچاوی اور اوپر
 بیٹھی اور دایاں پاؤں کھڑا رکھی اور اونگلیاں پاؤں کی قبلہ رخ رکھی اور دونوں ہاتھوں
 دونوں زانو پر رکھی اور مٹھی کہلی رکھی اور اونگلیاں قبلہ رخ رہیں زانو پر بھیجی ہوئی اور
 شافعی رحمہ اللہ کی نزدیک خضر و زبیر کو بند کری در بچلی اونگلی اور ابہام کو حلقہ کر کے نہ
 اور سبایہ یعنی کلمہ کی اونگلی اشارہ کری یعنی اوسکو اٹھاوی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا
 اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ پڑھتی وقت اور اسی طرح ہماری عالموں
 سی ہی روایت ہی یہی مضمون شرح وقایہ کا ہی غرض یہ کہ ہماری مذہب میں ہی سنت
 اور عورت ہو وی تو اوسیطر بیٹھی جیسا کہ عورتوں کی واسطی کہہ چکی تب بعد اسکی
 التحیات پڑھی اور بچلی التحیات پر کچھ زیادہ نہ کری اور دوسری دونوں رکعت میں فقط
 الحمد پڑھی اور یہی افضل ہی اور اگر سبحان اللہ سبحان اللہ کہی یا جب کھڑا رہی پہلی
 دونوں رکعتوں میں تب بھی جائز ہی مگر افضل ہی الحمد پڑھنا اور جب دونوں رکعت تمام
 ہو ویں تب اوسیطر بیٹھی جسطرح پہلی ہاتھ اور التحیات پڑھی اور درود پڑھی اور
 درود یہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ
 وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ
 مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ
 اور یہ درود محیط اور شکوہ سی لکھا ہی جب درود پڑھ چکی تب دعا اور ثورہ پڑھی اور دعا

مَا تَوْرَهُ يَهِيءُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِقَا الدِّينِ وَلِقَا الدَّوْلَةِ لَجَمِيعِ الْمُتَّقِينَ
 وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَخْيَارِ مِنْهُمْ وَالْأَمَوَاتِ
 بِحَسَنَتِكَ مَا أَرْحَمَ الشَّرَّاحِينَ يَهِيءُ لِي فِي دَرْجَاتِي تَوْبَةً يَهِيءُ اللَّهُمَّ الْغُفْلَةَ
 نَفْسِي ظَلَمْتُ كَثِيرًا وَلَا تَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَغْفِرًا
 مِّنْ عِنْدِكَ وَأَسْأَلُكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ اسْأَلُكَ يَهِيءُ لِي
 اِی الہی بیشک میں نے ستم کیا اپنی جان پر بہت ساستم اور کوئی نہیں بخشا ہی بندو کی
 گناہوں کو مگر تو ہی سوتو مجھکو بخش دی خاص بخشا اپنی پارس سے اور رحمت اور مہربانی
 کر میری اوپر بیشک تو ہی ہی بخشی والا بندوں کی گناہوں کا اور بندوں پر مہربانی
 کرنی والا شکوہ مصباح میں لکھا ہی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 فرمایا ہی کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھکو کوئی دعا سکھلائی کہ اسکو میں اپنی نماز کی
 آخر میں پڑھوں تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر سے فرمایا کہ تو اسی
 دعا کو پڑھا کر خلاصہ یہی ہے کہ جو دعا کہ حضرت نے فرمائی ہو وہی یا آیت قرآن کی ہو
 وہ پڑھی تب دعا مانورہ کی بعد دہنی طرف منہ یہی اس طرح پڑھ کر کہ نہ نظر پڑی
 اور اسکا رخسار بھی ہی نظر پڑی اور کہی السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 اور اسی طرح بائیں طرف کہی اور امام ہو وہی تو دو نو سلام میں آدمی اور فرشتوں
 نیت کری جو سب اسکی بھی ہیں اور اگر مقتدی ہو وہی تو امام کی نیت کری اور اگر اکیدا
 ہو وہی تو فقط فرشتوں کی نیت کری اور جب امام سلام سے فراغت ہو وہی تب
 دہنی یا بائیں پہر کی بیٹی اور جو دعا کہ چاہی پڑھی مگر بہتر یہی ہے کہ ایک مرتبہ آیت الکرسی
 پڑھی بعد اسکی دو نو ہاتھوں کو دو نو کانوں کی برابر اوٹھائی اس طرح پڑھ کر دو نو مجلسین
 ظاہر ہو دن اور جو حاجت چاہی سوا اسکی مانگی اور چاہی توبہ مناجات پڑھی
 رَبَّنَا لَا تُؤْخِرْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ سُرْحَمَةً إِنَّكَ

اِنَّكَ الْوَخَّابُ رَبَّنَا اِنَّمَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ
عَذَّبَ النَّسَّابِرَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ

بِوَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور اگر اکیلا ہو وی تو مختار ہی چاہی داسنی

باین منہ کسی بیٹی چاہی نہ بیٹی **فصل نویں جماعت کی بیان میں**

ہدایہ میں لایا یہی کہ جماعت سنت موکدہ ہی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے اَلْجَمَاعَةُ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی لَا يَخْتَلِفُ عَنْهَا اِلَّا الْمَنَافِقُ اِیْنِ

جماعت سنت موکدہ ہی اوس سی خلاف نہیں کرتا ہی مگر جو منافق ہوتا ہی اور جماعت

نواب اکیلی ٹپہنی سی زیادہ ہی جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ صَلَّوْا اَلْجَمَاعَةَ تَفْضُلُ صَلَوةِ الْفَدَّیْ سَبْعَ وَعِشْرَ

اَوْسَاجًا یعنی جو نماز کہ جماعت کی ساتھ ٹپہنی ہیں وہ نماز زیادتی کرتی ہی ثواب

اوس نماز سی کہ اکیلی ٹپہنی ہیں سنا بیس درجہ اور یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح میں

ہی خلاصہ یہی کہ جماعت سنت موکدہ ہی اور قریب واجب کی ہی **مسئلہ** اور

بہتر ہی امامت کیو اسطی وہ شخص کہ جو نماز کی مسکنی خوب جانتا ہو ہی اور اگر اس

میں برابر ہو وین تو وہ شخص جو قرآن شریف خوب پڑھتا ہو وی اور اگر اس میں

بہی برابر ہو وین تو وہ شخص کہ بڑا پرہیزگار ہو وی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہی مَنْ صَلَّی خَلْفَ عَالِمٍ تَقِيَتْ كَأَمَّا صَلَّی خَلْفَ نَبِیٍّ یعنی جس

شخص نے نماز پڑھی عالم پرہیزگار کی پیچھی تو ایسا ہی کہ اوسنی بنی کی پیچھی نماز پڑھی

اور اگر اس میں ہی برابر ہو وین تو وہ شخص جو کہ عمر میں زیادہ ہو وی اسو اسطی

کہ اوسکی امام ہونی میں جماعت زیادہ ہوگی اور اگر عمر میں برابر ہو وین تو اوسوقت

وہ شخص بہتر ہی کہ جس سی سب لوگ راضی ہو وین **مسئلہ** اور مکر وہ ہی امام کرنا

کہ اون

ع

کہ اون میں نادان بہت ہوتی ہیں اور اعرابی کہتی ہیں جنگلی لوگوں کو جو شہر کی باہر
رہتی ہیں اور بدکار کو اسواسطی کہ وہ اپنی دین کی کام کی پہلائی نہیں کرتا ہی اور اندی
اسواسطی کہ اوس سی نجاست گنی کی احتیاط کم ہوتی ہی اور حرام زادی کو اسواسطی
کہ اوسکی باپ نہیں ہی کہ اوسکو ادب کری تو اکثر اتفاق ہوتا ہی کہ وہ نادان ہوتی
ہیں اور اسواسطی امامت ان سے ہونے لگے کہ وہ ہی کہ انکی امام ہونی میں لوگوں کو نفرت ہو
ہی اور اگر آپ سی بی سب اگے ہو دین اور امامت کریں تو درست ہی جیسا کہ انکو
رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ وسلم نے فرمایا اَیُّہَا رُؤَسَاؤُا لَا جِبِّ عَلَیْکُمْ مَعَ
کُلِّ امْرِئٍ شَأْنٌ اَکَانَ اَوْ فَاجِرًا یَغْنِی لِرَاہِی کَرْنَا کَا فَرَدْنَ سِی فَرَضِ ہِی تہاری
اوپر ہر امیر کی ساتھ ہو کر نیک ہوئی یا بدکار ہوئی وَاِنْ عَمِلَ الْکَاثِرُ اور اگر چہ گناہ کبیرہ
کرتا ہوئی وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَةٌ عَلَیْکُمْ خَلْفَ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ
اور نماز واجب ہی تہاری اوپر جماعت میں ہر مسلمان پیچھے نیک ہوئی یا بدکار وَاِنْ
عَمِلَ الْکَاثِرُ اور اگر چہ گناہ کبیرہ کرتا ہوئی یعنی جائز ہی اوٹکی ساتھ اقدار نا اگر چہ
مکروہ ہی اور ہیہ اوسوقت ہی کہ اوسکی بدکاری کفر تک نہ پہنچی ہو دی یا پھر ہر کار مرد
اوس جگہ پر حاضر ہو وی وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَةٌ عَلَیْ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ
فَاجِرٍ اَوْ اِنْ عَمِلَ الْکَاثِرُ اور نماز جنازی کی واجب ہی ہر مسلمان پر نیک
ہو وی یا بدکار اگر چہ گناہ کبیرہ کری اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کی یہ
حدیث مشکوٰۃ مصابیح سی کہلا اور مکروہ ہی امامت بدعتی کی اور مکروہ ہی عجمت
عورتوں کی جبکہ فقط عورتیں ہی ہو دین یعنی عورت ہی امام اور عورت ہی مقتدی
ہو وی اور عورتیں اگر جماعت کریں تو جو عورت کہ امام ہو وی وہی بیچ میں کڑی
ہو وی اگے نہ بڑھی اور اسی طرح اگر نکلی لوگ جماعت کی نماز پڑھتی ہیں تو جو امام
ہو وی وہ بیچ میں کڑا ہو وی اگے نہ بڑھی **مسئلہ** اور مکروہ ہی جوان عورت کا

حاضر ہو مناسب جماعت میں اور بڑی عورت کا ظہر اور عصر میں اور اگر فجر اور مغرب
اور عشا کی وقت جماعت میں حاضر ہو وین بڑی عورتیں تو کچھ دہشت نہیں ہی
مسئلہ اور درست ہی اگر اقتدا کری وضو والا تیمم والی کی ساتھ اور پاؤں
دھونی والا نوزی پر مسج کر نیوالی کی ساتھ اور کھڑا ہونی والا کوزہ پشت کی ساتھ
اور بیٹھنی والی کی ساتھ اس واسطی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے کی امامت کی ہے
اور لٹا کر کرنی والا اشارہ کرنی والی کی ساتھ اور نفل پڑھنی والا فرض پڑھنی والی
ساتھ اور یہی ہدایہ اور شرح وقایہ میں ہی مسئلہ اور اگر مرد اقتدا کری عورت
کی ساتھ اور لڑکی کی ساتھ اور بیٹوں کی ساتھ تو درست نہیں ہی اور اگر قرآن پڑھنی
امتی کی ساتھ اقتدا کری تو درست نہیں ہی اور امی کہتی ہیں او سکو جو ایک آیت بھی
قرآن کی نہ جانتا ہو وہی اور اگر اقتدا کری وہ شخص کہ کپڑا پہنی ہی تنگی کی ساتھ یا وہ
شخص کہ رکوع اور سجدہ بی اشاری کرتا ہی او سکی ساتھ اقتدا کری کہ جو اشارہ سی
رکوع اور سجدہ کرتا ہی اور فرض پڑھنی والا نفل پڑھنی والی کی ساتھ تو درست
نہیں ہی مسئلہ اور اقتدا لنگری فرض پڑھنی والا او سکی ساتھ جو دوسرا فرض
پڑھتا ہی مثلاً نہ ظہر پڑھتا ہی اور وہ عصر خواہ دوسرا فرض پڑھتا ہی مسئلہ
اور جو شخص کہ معذوری یعنی ناک سی خون جاری ہو وی یا پیشاب جاری
ہو وی یا اور کچھ عذر ہو وی جیسا کہ اوپر لکھا چکی تو جو شخص کہ ظاہر ہو وی و
او سکی ساتھ اقتدا نہ کری کیونکہ او سکی امامت درست نہیں ہی اور معذوری کی
نماز درست ہی مگر ہر نماز کی وقت وضو کری گا مسئلہ عمدۃ الاسلام میں
لکھا ہی کہ رافضی کی پیچی جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا
منکر ہی نماز درست نہیں ہی مسئلہ ہدایہ میں لایا ہی کہ مقتدیوں کی ساتھ
امام نماز کہ بہت طول نہ کری جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم فرمایا ہی اِذَا صَلَّی أَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَخَفِّفْ جبکہ نماز پڑھی تم لوگوں
 میں سے کوئی شخص آدمیوں کو واسطی یعنی اونکی امامت کری تب چاہی کہ تخفیف کری اور لوگوں
 کی اوپر رعایت کری فَإِنْ فِیْهِمَا الشَّقِیْمُ وَالضَّعِیْفُ وَالْکَبِیْرُ اسواسطی کہ
 اونکی بیچ میں بیمار اور کم زور اور بڑا ہی وَاِذَا صَلَّی أَحَدُکُمْ لِنَفْسِیْ فَلْيُطَوِّلْ مَا
 شَاءَ اَوْ رَجِبْ نماز پڑھی تم میں سے کوئی اپنی ہی واسطی یعنی اکیلا پڑھی تب چاہی کہ طویل کری
 جس قدر کہ چاہی اور یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح میں ہی **فائدہ** اور جس طویل سی امام کو منح
 کیا ہی اوس سے یہ مراد ہی کہ جب قدر قرأت سنت ہی اوس سی طویل نہ کری اور جب قدر
 کہ سنت ہی اوس قدر تو پڑھا چاہی **مسئلہ** شرح وقایہ میں لایا ہی کہ امام طویل نہ
 کری پہلی رکعت کو دوسری رکعت سی سوای فجر کی نماز کی **مسئلہ** اگر ایک ہی مقتدی
 ہو وی تو اوسکو امام اپنی برابر دہنی طرف کھڑا کری وراگر مقتدی ایک سی زیادہ ہو و
 تو امام کی کھڑا ہو وی **مسئلہ** اور اگر امام کو نماز میں حدت ہو وی تو مقتدی بھی
 نماز کو دہرا وی اسواسطی کہ امام کی نماز مقتدی کی نماز میں شامل ہی جب امام نئی زمین
 فساد ہو اتب مقتدی کی نماز میں بھی فساد ہو **مسئلہ** پہلی صف میں مرد
 کھڑی ہو وین دوسری میں لڑکی کھڑی ہو وین تیسری میں بیچڑی کھڑی ہو وین چو
 میں عورتیں کھڑی ہو وین **مسئلہ** اگر ایک عورت مرد کی برابر کی نماز پڑھی
 تو اگر وہ عورت شہوت دلانی والی ہوئی اور دونوں کی درمیان میں کچھ لڑ ہو و
 اور دونو تحریم کی وقت سی ملی ہو وین اور جو وہ پڑھتا ہو وی سو یہ پڑھتی ہو وی
 یعنی دونو سبوق نہ ہو وین اور شروع نماز سی تحریمہ میں شریک ہو وین تو اس
 صورت میں اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت کی ہو تو مرد کی نماز باطل ہو گئی اور اگر
 امام نے عورت کی امامت کی نیت نہ کی ہو تو عورت کی نماز باطل ہو گئی **مسئلہ**
 اور ہدایہ میں لایا ہی کہ امامت کی نیت کرنی کی شرط اوس وقت میں ہی کہ جب عورت

اکی مقتدی ہو وی مرد کی برابر **مسئلہ** اگر نماز پڑھائی امی فی قرآن پڑھنی والی کو اور امی کو تو سبھون کی نماز باطل ہوئی اور اسکی وجہ یہی ہے کہ قاری کی نماز اسواسطی باطل ہوئی کہ او سکھ قرات کی قدرت تھی اور اوسنی قرات ترک کی اور امی کی نماز اسواسطی باطل ہوئی کہ جب اوسنی خواہش کے جماعت کی تب واجب ہوا اوسپر کہ اقتدا کری قاری کی ساتھ تاکہ قرات قاری کی اوسکی قرات پڑی سوا اوسنی ترک کیا اوس قرات کو قدرت رکھتی ہوئی **مسئلہ** اور اگر امام نے پہلی دو رکعت میں قرات کی پھر اوسکو حدت ہوا تب اوسنی آخری دونوں رکعت میں امی کو خلیفہ کیا تو اس صورت میں سبھون کی نماز باطل ہو گئی اور خلیفہ کرنی کا مسئلہ اکی معلوم ہو گیا انشاء اللہ تعالیٰ اور یہی ہدایہ میں بھی ہے **مسئلہ** عہدۃ الاسلام میں سراجی سی کچھ بھی کہ اگر کسی کی محلہ میں دو مسجدیں ہوں تو چاہی کہ قدیم میں نماز ادا کری اور اگر دونوں ساتھ کی بنی ہوئی ہوں تو اوسوقت جو نزدیک ہو وی اوس میں نماز پڑی اور چاہی کہ دور کی مسجد میں جا وی جماعت کی کثرت کیواسطی واللہ اعلم بالصواب

دسویں فصل نماز میں جدت ہو جانے کی بیان میں

اگر ایک نمازی کو نماز میں بغیر قصد کی آپسی حدت ہو وی تو وضو کری اور پھر اوسی نماز کو پوری کری یعنی جس مقام سی حدت ہوا ہو وی اوسی مقام سی پڑی یا کہ اگر التحیات کی بعد حدت ہو تو چاہی کہ وضو کری اور اکی سلام پھیری اسواسطی کہ نمازی باہر آنا اپنی کام کی ساتھ فرض ہی مگر افضل ہے کہ دہرا کی پڑی اوسکو جانی دیوی **مسئلہ** اگر امام کو نماز میں حدت ہو وی تو امام دوسری شخص کو خلیفہ کری یعنی اپنی مکان پر پہنچ لیوی وہ نماز پڑھانی لگی جس مقام سی امام نے چھوڑا ہو اور امام چلا جا وی اور وضو کری اس صورت میں اگر امام یعنی خلیفہ نماز سی فرما ہوا ہو وی تو اوسکو جانی وضو کیا ہی اختیار ہی چاہی اوسی مقام پر جہاں وضو

تا

کیا ہی پڑھ لیوی تاکہ کم چلنا پڑی نماز میں اور چاہی پھر آوی پہلی مکان نہ تاکہ ایک ہی مکان
 پر نماز ادا ہو وی اور یہی حکم اکیلی پڑھنی والی کا بھی ہی یعنی چاہی وضو کی جگہ پر پڑھنی و
 اگر وہ امام یعنی خلیفہ نمازی فراغت نہ ہو ہو وی تو پہلا امام پھر آوی اور اپنی خلیفہ کی
 پیچھی نماز پوری کری اور یہی حکم مقتدی کا بھی یعنی اگر امام نے فراغت کی ہی تو چاہی وضو
 جگہ پر پڑھنی اور چاہی پہلی مکان پر پڑھنی اور اگر امام فراغت نہیں ہوا ہی تو پھر آوی
 اور امام کی پیچھی نماز پوری کری اور اسکی ولاحق کہتی ہیں **فصل کیا یہ موئین**
لاحق کی بیان میں اور لاحق کا مسئلہ اس طرح پر ہی جو شخص کہ پہلی
 رکعت سی جماعت میں داخل ہوا مگر تمام نماز اوس امام کی ساتھ نہیں پائی اس
 سبب سی کہ سو گیا یا اوسکو حدث ہوا تو وہ شخص بات نہ کہی چلا جاوی اور
 وضو کرک پھر آوی اس صورت میں اگر امام نے کوئی رکعت پڑھی ہو تو چاہی کہ
 اوس رکعت کو جو اوسنی نہیں پائی ہی پہلی بغیر قرات کی ادا کری تب بعد اسکی
 امام کی تابعداری کری مثلاً ایک شخص ظہر کی نماز امام کی ساتھ پہلی ایک رکعت پڑھا
 کہ اوسکو حدث ہوا اور وہ گیا وضو کرنی کو جب تک کہ وہ آویتی تک امام دوسری ایک
 رکعت پڑھ چکا تب وہ وضو کرکی آیا تو چاہی ہی کہ اوس ایک رکعت کو جو اوسنی نہیں
 پائی ہی پہلی بغیر قرات کی پڑھ لیوی تب باقی جو دو رکعت ہیں اوسکو امام کی ساتھ
 پڑھی اور اگر امام نمازی فراغت ہو گیا تو اس صورت میں جو اوسنی نہیں پائی
 اوسکو بغیر قرات ادا کر لیوی اور اس شخص کو لاحق کہیں گی **فصل**
بارہوین سبوق کی بیان میں اور جو شخص کہ امام کی ساتھ
 آخر نماز میں ملی یعنی اوسکی اوپر کی نماز جاوی تو اوسکو سبوق کہتی ہیں
 اور سبوق کا مسئلہ اس طرح پر ہی کہ مثلاً ایک شخص فجر کی نماز میں امام کی تین
 دوسری رکعت میں پادی تو ثنا اور تہود تسمیہ کہی اور جب امام سلام پڑھا تب چاہی کہ

گملاوٹھی اور آپ سلام نہ پڑھیں اور وہ ایک رکعت جو اوسنی نہیں پڑھتی
ادا کریں اور اگر اوسکو معلوم ہو وی وہ سورت جو امام نے پڑھی ہی تو فاتحہ کے
بعد اوسی سورت کو چہر سی پڑھی اور نہیں تو سورہ اخلاص پڑھی اور اگر امام کو
تشہد میں پاوی تو چاہی کہ دو نور رکعت اور پک ادا کری جس طرح فجر کی نماز
پڑھتا ہی یعنی فاتحہ کی بعد سورت ملاوی اور چہر سی پڑھی خلاصہ یہ ہے کہ اسطرح
سی کوئی وقت ہو وی جماعت میں داخل ہو جاوی اور جو اوسنی نہ پائی ہو وی

اور سکو جب امام سلام پھیری تب ادا کر لیوی **فصل تریہون نماز**
کی فاسد ہونی کی بیان میں نماز کو فاسد کرتا ہی بات کہنا

سہو سی کہی خواہ قصد سی سونی میں یا جہنمی میں نہوڑی یا بہت اور قصد کے
معنی کوئی کام جان بوجہ کی کرنا اور فاسد کرتا ہی قصد سی سلام کرنا اور اگر
سہو سی سلام کریگا تو نماز فاسد نہ ہوگی اسواسطی کہ سلام اللہ کی ذکر میں داخل
ہی اگر سہو سی سلام کریگا تو ذکر میں داخل ہو دیگا اور اگر قصد سی کریگا تو بات
میں داخل ہوگا اور یہ غلط ہے کہ اگر سہو سی اوسکی منہ سی نکل گیا تو اللہ کا نام
مضائقہ نہیں اور اگر کسی شخص کو قصد سی سلام کیا تو بات کرنا پڑا اور فاسد
کرتا ہی سلام کا جواب دینا قصد سی ہو یا سہو سی اور نالہ کرنا بلند آواز سی اور
آہ کرنا درد یا بیماری سی اور آف کرنا اور آواز سی و نادر دسی یا مصیبت سی
اور کہنگہاں یا بغیر عذر کی اور چہنیک کا جواب دینا یعنی تر جمک اللہ کہنا اور خبر بد کی
جواب میں **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ** کہنا اور خوش خبر کی جواب میں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ**
کہنا اور عجیب خبر کی جواب میں **سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ** کہنا اور قعدہ دینا اپنی امام کی سوا دوسری کو کو
اگر اپنی امام کو قعدہ دیوی تو نماز باطل ہو وی اور قعدہ نی کی یہ معنی میں کہ جو کوئی نماز میں قرات
بہول جاوی و سکویا دلاو دینا اور نماز میں قرآن مکہ کی پڑھنا اور مجلس جگہ پر سجدہ کرنا

اور نماز میں دعا کرنا یعنی طلب کرنا وہ چیز جو آدمیوں سے طلب کرتا ہی مثلاً کہی کہ یا اللہ تعالیٰ
 ظانی عورت سے میرا نکاح کر دے یا کہی کہ چھتھو ہزار دینار دے یا کہی کہ مجھ کو اچھا کلمہ ادا دی
 اور مثل اسکی جو بات ہی اور نماز میں کہانا اور پینا اور عمل کثیر کرنا یعنی نماز میں جو کام کہ
 زیادہ کری نماز کو باطل کرتا ہی اور زیادہ کام کی یہی معنی ہیں کہ ایسا کام کری کہ جو کوئی
 دیکھی تو وہ جانی کہ یہی نماز نہیں ٹھیکتا ہی یا نمازی آپ بوجھی کہ کسی زیادہ کام کیا یعنی
 نمازی کی عقل پر چوڑ دیوی اور نماز کو نہیں فاسد کرتا ہی بہت کی ذکر سی یاد و زح کی
 دہشت سے رونالگا اسطرح کار و نماز میں استحبی اور کہنکبارنا عند کی ساتھ یعنی او
 بنائی کی واسطی کہنکباری جس میں فراوت ہو سکی اور وہ دعا جو آدمیوں سے نہیں طلب
 کرتا ہی اور تھوڑا کام کرنا اور کسی کا گزرنا نمازی کی آگ سی نماز کو باطل نہیں کرتا ہی گرو
 شخص گنہ گار ہو تا ہی خلاصہ یہی کہ اگر نماز چوٹی مسجد میں پڑھتا ہو دی تو نمازی کی
 آگ سی جا جس جگہ ہی ہو دی گنہ گار کرتا ہی اسواسطی کہ چوٹی مسجد ایک ہی مکان ہے
 اور اگر ٹری مسجد میں یا میدان میں پڑھتا ہو دی تو اس صورت میں اگر اسکی سجدہ
 کی جگہ پر کسی کوئی جاوی تو وہ گنہ گار ہو تا ہی اور اگر نمازی مکان پر نماز پڑھتا
 ہو دی یعنی اونچی مکان پر اور کوئی اسکی سامہنی سی جاوی تو اس صورت میں اگر چاہی
 کا بعضا عضو نمازی کی بعضی عضو سی برابر ہو جاویگا تو وہ جانی والا گنہ گار ہو دے
 اور اگر برابر ہو دیکھا تو گنہ گار نہ ہو گا **مسئلہ** اور جب کوئی شخص نماز
 میدان میں پڑھتی تب ایک سترہ ایک گز کا لانا اور ایک اونچل کا موتا اپنی آگ
 گار دیوی اور وہ سترہ او سکی نزدیک اور دونو ابرو میں سی ایک ابرو کی برابر
 ہو دی اور سترہ کھڑا ہو وی زمین پر پڑا نہ ہو دی اور زمین پر خط نہ کھینچی اور اگر
 سترہ نہ ہو دی اور کوئی سامہنی آوی یا سترہ ہو دی اور کوئی ستری اور نماز
 کی پنج میں آوی تو اسکو منع کری سبحان اللہ کہہ کر یا انشاری سی اور بیچ اور اشار

ساتھ نہ کری خواہ شیخ خواہ اشارہ دو نو میں ہی ایک کری اور امام کا سترہ کفایت ہی سکی
 واسطے اور سترہ کہتی ہیں اگر کو مسئلہ اور جب جانی کہ اس میں کوئی نہ آویگا
 تو ستر کا ترک کرنا جائز ہی فصل چودھویں نماز کی مکروہات
 کی بیان میں مکروہ ہی نماز میں کپڑا سر پہنا کر ہی پڑھنا اور اس کے
 کناروں کا چھوڑ دینا اس طرح پر کہ انگلی رہیں اور کپڑا کھینچنا دونوں زانو ہی
 سجدی میں جاتی وقت کہ مٹی یا دوسری چیز نہ لگی اور کپڑی یا بدن سے کھینچنا اور بال کا ہاتھ
 بطور کی چاندی پر یعنی پیچ سر پر اور اونگھینو کا توڑنا یعنی لمبایا کھینچنا تاکہ آواز دی اور
 دھنی بائیں دیکھنا گردن پیر کی اس طرح پر کہ منہ قبلہ سے ہر جاوی اور بغیر گردن پیر سے
 آنکھوں کی کنار ہی سے دیکھنا نہیں مکروہ ہی اور مکروہ ہی کنکریوں کا ٹالنا سجدی کی واسطے
 مگر ایک بار مضائقہ نہیں اور ہاتھ مکروہ پر رکھنا اور بدن توڑنا یعنی انگڑا کرنا اور کبھی کے
 بیٹھک بیٹھنا اور وہ اس طرح پر ہی کہ زانو کھڑا کری اور چوڑے ٹریٹھی اور مردوں کی
 تین دو نو بازو و نکا بچھا نا سجدی میں اور عورتیں اس طرح سجدہ کریں اونکو مکروہ نہیں
 اور چار زانو بیٹھنا بغیر عذر کی اور نماز کی باہر چار زانو بیٹھنا مکروہ نہیں ہی اور امام کا
 کھڑا ہونا مسجد کی محراب میں اور امام کا کھڑا ہونا اکیلی دکان پر یعنی قد آدم کی اونچی پر
 یا اسکی اولیٰ یعنی امام اکیلا نہی ہوئی اور مقتدی اونچی پر ہو وین اور مکروہ صحت
 ہونا نمازی کی آگے یا بازو کی برابر یا چپٹ کی اوپر یا سر کی اوپر انگلی ہوئی یا قبلہ طرف کی
 دیوار میں ہووی اور اگر سچیم دی یا قدم کی سچی ہووی تو مکروہ نہیں ہی اور اگر
 نماز کی ادب میں سستی کری اور بی لحاظی ہی انگلی سر ٹریٹھی تو مکروہ ہی اور نماز کی بات
 کرنا اور نا چیز جان کی انگلی سر ٹریٹھنا تو کفر ہی اور اگر اپنی تین نا چیز اور خراب جان کی
 انگلی سر ٹریٹھی تو مکروہ نہیں ہی اور اچھا کپڑا ہوتی ہوئی بڑا کپڑا یا چھوٹا کپڑا یا چھوٹا کپڑا
 آدمیوں کی پاس نہ جاسکی مکروہ ہی اور نماز میں پیشانی کا اونچینا خاک سے فراغت

ہونی کی پہلی اور آسمان کی طرف دیکھنا اور گپڑی کی پیچ پر سجدہ کرنا اور ایتون کا
 اور تین چ کا شمار کرنا اور نگلیون سی اور اوس کی پٹری کا پیرنا جس میں صورت
 بنی ہو وہی **مسئلہ** اور مکروہ ہی جماع کرنا اور پیشاب کرنا اور جاضور
 پہنا مسجد کی اوپر اور مسجد کا دروازہ بند کرنا **مسئلہ** اور مکروہ نہیں
 مسجد میں گچ سی یا آبنوس سی یا سولی کی پانی سی نقاشی کرنا اور محراب میں سجدہ
 کرنا اس طرح کہ کھڑا ہو وی مسجد میں اور نماز پڑھنا اوس کی سچی جو بیٹہ پیری ہو
 بات کہہ رہا ہی اور اوس بچہ پنی پڑنا پڑنا جس میں صورت بنی ہو وہی مکروہ
 صورت پر نہ کری یا صورت چھوٹی ہوئی جو کہ دیکھنی والی کو نظر نہ پڑی مثلاً جیوی
 یا کبھی کی صورت ہو وی یا صورت اوس کی ہو وی جس کی جان نہیں ہوتی ہی
 شلاکشی کی یا درخت کی صورت ہو وی یا صورت جان دار کی ہو وی مگر اوس کا
 سر نہ بنا ہوئی اور نماز میں سانپ یا بچہ کا مارنا **مسئلہ** اور پیشاب
 کرنا اوس گہ کی حیثیت پر جس میں محراب بنالی ہی نماز پڑھنی کیو اسطیٰ اسطیٰ
 کہ وہ گہ مسجد کا حکم نہیں رکھتا ہی **مسئلہ** اور مکروہ ہی مقصدی کیو اسطیٰ
 اکیلی کھڑا ہونا صفوں کی سچی جس وقت کہ صفوں میں جگہ خالی ہو وی یعنی اگر
 جگہ خالی ہو وی تو اوس جگہ کھڑا ہو وی تاکہ وہ جگہ ہر جاوی اور اگر صفوں میں
 کچھ جگہ خالی نہ ہو وی تو سچی کھڑا ہونا مکروہ نہیں ہی اور اگر کسی شخص کو صف میں
 سی اپنی طرف کھینچ لےوی اور اوس کی ساتھ کھڑا ہو وی تو یہ بہت خوب ہی اور
 یہ مسئلہ محیط میں ہی **مسئلہ** اور مکروہ ہی نماز میں تحریمہ کی کبیر دوبار
 کہنا یعنی اے اے اے کہ کہنا اور نماز میں ہونگنا اسطیٰ کہ پاس کا آدمی سنی
 اور اس قدر ہوگنا کہ سنی بات میں داخل ہی اور بات نماز کو باطل کرتی ہی اور
 بلند کہنا تسمیہ اور آمین اور تشہد کا اور تمام کرنا قراوت کا رکوع میں جا کر

اور رکوع کی تسبیح قوم کی شروع میں کہنا اور سجدی کی تسبیح جلسہ کی شروع میں
کہنا اور مکروہ ہی پہلی رکعت و راز کرنا نفل میں اور مکروہ ہی دوسری رکعت و راز
کرنا پہلی رکعت میں سب نماز میں اور پیرسین اور تاج کا اوتارنا اور پیرنا اور موزی کا
اوتارنا تہوڑی کام سی اور بہت کام سی تو نماز باطل ہوگی اور جو شعبوی اور پیر
سو گھنٹا اور ہوا کرنا کپڑی یا پٹنگی سی ایک دو بار اور انگہ بند کرنا اور بعضوں نے
کہا ہی کہ اگر حضور دل کیواسطی بند کری تو کچھ دہشت نہیں ہی اور ترک کرنا
کسی سنت کا اور وہ چیز منہ میں کہنا کہ جسکی رکعتی سی قراوت نہ ہو سکی اور
جو چیز کہ دانت میں ہی مثلاً گوشت وغیرہ اگرچہ تہوڑا ہو وی اوسکا ٹھکانا او
سجدی میں جاتی وقت دو نو ہاتھ زانو کی پہلی زمین پر کہنا بغیر عذر کی اور
اوپر ہتی وقت اوسکی اولیٰ کرنا یعنی ہاتھ کی پہلی زانو اوٹھانا بغیر عذر کی اور
کشادہ رکھنا انگلیوں کا سوا سی رکوع کی اور تھوکنے اور ناک چھینکنا او
کسی سورہ کا مقرر کرنا کہ سوا سی اوسکی نماز میں نہ پڑھی اور ایک رکعت میں دو سورہ کا پڑھنا
بیچ کی ایک سورت چھوڑ کی اور پچھلی سورت کو پہلی پڑھنا اگرچہ دو رکعت میں ہو
مثلاً پہلی رکعت میں قل ہو اللہ پڑھی اور دوسری میں ثبت ید او ر نماز کا طول کرنا
استقدر کہ مقتدیوں کو گران معلوم ہو وی اور نماز کو ہلکی کرنا مقتدیوں کی جلدی
کیواسطی اور ایک ہی سورہ دو بار پڑھنا ایک رکعت میں فرض نماز میں اور استین
کہنیوں کی اوپر تک اوٹھانا اور تکیہ کرنا عصا پر یا دیوار یا ستون پر بغیر عذر کی
مسئلہ اور مصحف اور شمیر یا شمع اور چراغ اگی ہو وی تو کچھ دہشت
نہیں ہی مگر آگ بلی ہوئی مکروہ ہی مسئلہ کہ باندھی ہوئی نماز پڑھنا کرنا
نہیں ہی یہ مسئلہ شرح اور اسی لکھا ہی

فصل پندرہویں و تریں
کی نماز کی بیان میں و تریں رکعت واجب ہی تین رکعت کی

از او کمی ہو دین اور او سکی دعا قبول ٹری اور ساتھ دوزخی کو قیامت کی دن
 شفاعت کرے اور جب مری تو شہید مرام ہو وی سو بعد او سکی جو خوب تحقیق کیا
 نہ اسکی کہیں سندنہ پائی مگر بعد سلام پیرنی و ترک کہی **سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقَلْبِ**
 تین بار اور تیسری بار آواز کو کہی اور بلند کری یہ حصن حصیل اور شکوہ مصباح
 صمدی ہی اور بعد و ترک دو رکعت ہر نفل بیٹھہ کی پڑھنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا
 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی شکوہ میں روایت ہی **فصل سو اہون**
سنتوں کی بیان میں فجر کی نماز کی پہلی اور ظہر کی نماز کی بعد اور مغرب کی نماز کی بعد اور
 عشا کی نماز کی بعد دو رکعت سنت ہی اور ظہر کی نماز کی پہلی اور جمعہ کی نماز کے
 پہلی اور جمعہ کی نماز کی بعد چار رکعت سنت ہی اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نزدیک
 جمعہ کی بعد چہر رکعت سنت ہی پہلی چار رکعت پڑھ کی تب دو رکعت سنت ٹری
 اور یہ محیط میں ہی اور عصر کی نماز کی پہلی اور عشا کی نماز کی پہلی اور عشا کی نماز کی
 بعد چار رکعت مستحب ہی اور مغرب کی نماز کی بعد ہی چہر رکعت مستحب ہی **مسئلہ**
 اور مکروہ ہی دن کو ایک سلام کی ساتھ چار رکعت نفل سی زیادہ پڑھنا اور
 رات کو آٹھ رکعت نفل سی زیادہ پڑھنا ایک ہی سلام کی ساتھ یہ نہ کوئی جای
 مری کہ رات کو نفل زیادہ پڑھنا منع ہی اسکی یہ معنی ہیں کہ دن کو چار رکعت
 زیادہ اور رات کو آٹھ رکعت سی زیادہ کی نیت نہ باندھی اور ابی حنیفہ رحمہ اللہ
 نزدیک افضل ہی چار رکعت کی نیت باندھنا دن اور رات دونوں **مسئلہ**
 فرض میں دو رکعت میں قرات فرض ہی اور وتر اور سنت اور نفل میں سب
 رکعت میں **مسئلہ** جب نفل نماز قصد سی شروع کری تب او سکا تمام
 کہ نماز ہو جاوی **فصل ستر ہون تراویح کی بیان**
میں تراویح کی کلمات عشا کی بعد اور وتر کی پہلی رمضان کی چاند رات سی

ج۱

ج۲

آخر تک جماعت کی ساتھ اور بغیر جماعت کی بھی مردوں اور عورتوں دونوں کی واسطی سنت
 مکدہ ہی جب چاہی کہ تراویح ادا کری تو بیس رکعت کو دس سلام ہی ادا کری یعنی دو
 رکعت کی نیت باندھی دو رکعت تمام کر کی وہ نوط سلام پیری اور چار رکعت کی بعد
 چار رکعت کی موافق بیٹی اور تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھی سبحان ذی الملک والملكوت
 سبحان ذی العزت والعلیة والقدر والکبریا والحدوت سبحان الملک
 النبی الذی یموت ولا یموت ابد ابد اسبوحہ قل وسبحنا ورت الملک والحدوت والحدوت
 بعد اسکی دونو ہاتھ جہاں کی برابر اوٹھا دی اور یہ مناجات پڑھی اللھم انا نطلبک
 النجۃ ونعوذ بک من النار یا خالق النجۃ والنار رحمۃک باعز النعمان یا غفار
 یا کرم العطاء یا کریم الجواب یا بار اللھم اجزنا من النار یا مجیر یا
 یا مجیر ورحمتک یا ارحم الراحمین اسی طرح چار چار رکعت کی بعد یہی تسبیح اور یہی
 مناجات پڑھی اور جب بیس رکعت تمام ہو وین تب وتر کو جماعت کی ساتھ ادا کری اور
 امام وتر کو بلند آواز سی پڑھی اور مقتدی چپ رہی اور رکوع اور سجدی میں امام کی اتباع
 کری جماعت کی طرح پر اور امام وتر میں پہلی رکعت میں الحمد کی بعد سبح اسم یا انا انزلنا
 پڑھی اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون پڑھی تب بعد اسکی بیٹی اور التحیات پڑھی
 اوٹھی اور فاتحہ کی بعد قل ہو اللہ بلند آواز سی پڑھی تب بعد اس کی دونو ہاتھ
 کان کی لہر تک پہنچا دی اور تکبیر بلند کہی اور دعا قنوت پڑھی اور مقتدی بھی عا
 قنوت پڑھی بعد اسکی رکوع سجدہ کرگی نماز تمام کری اور دعا قنوت ہاتھ باندھی
 ہوئی پڑھی **مسئلہ** سوای رمضان کی وتر کو جماعت کی ساتھ نہ پڑھی **مسئلہ**
 اور تراویح میں ایک ختم سنت ہی اگر امام حافظ قرآن ہو وی تو ایک ختم تمام رمضان
 میں کری اور اگر لوگ سستی کریں تب بھی ایک ختم کو ترک نہ کری اور دو ختم کری
 تو فضیلت ہی اور تین ختم کری تو افضل ہی اور ترکیب ختم کی یہی ہے کہ اگر کسی

آئین ہر رکعت میں پڑھی تو ایک ختم ہو دی تمام رمضان میں اور اگر میں آئین ہر
 رکعت میں پڑھی تو دو ختم ہو دیں اور اگر تیس آئین ہر رکعت میں پڑھی تو تین ختم
 ہو دیں اور یہی محیط میں لکھا ہے **کلمہ** اور اگر امام حافظ قرآن نہ ہو دی
 تو ہر رکعت میں ایک مرتبہ قل ہو اللہ پڑھی یا کوئی سورہ فصلا فصل سی پڑھی
 اتم تکلیف سی آخر قرآن تک دوبار پڑھی تاکہ ہر رکعت میں ایک سورہ پڑھی جاوی
 اور اسکا حکم ختم کا ہی اور یہ قول حسن ہے **کلمہ** عمۃ الاسلام میں ہے
 لکھا ہے کہ اگر شہر کی لوگ تراویح ترک کریں تو بادشاہ اذکی ساتھ لڑائی کری اس
 سنت کی قائم کرنی کی وہی **کلمہ** اور تراویح اسو اسطی سنت ہی کہ
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رات تراویح پڑھی جب کہ غازی بہت جمع ہوئی
 تب حجرہ مبارک سی حضرت باہر نہ آئی اور عذر بیان فرمایا کہ اگر میں اس نماز کو ہمیشہ
 ادا کروں تو یہ خوف ہی کہ تم سبھوں پر فرض ہو جاوی اور اسکا ادا کرنا بہتر
 مشکل ہو دی حضرت نے است پر شفقت فرمائی اور ہمیشہ نہ پڑھا اور خلفاء راشدین
 رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ ادا فرمایا اسو اسطی کہ خوف فرض ہونیکا نہ تھا **فصل**
 اہل ہارہ میں کسوف اور خسوف کی نماز کی بیان
 میں کسوف کہتی ہیں سورج گھبن کو اور خسوف کہتی ہیں چاند گھبن کو کسوف کی وقت
 سنت ہی کہ امام جمعہ کا آدمیوں کی ساتھ دو رکعت جماعت کی ساتھ بغیر اذان
 اور اقامت اور خطبہ کی ادا کری اور ہر رکعت میں ایک رکوع کری سب نفلوں کی
 طرح پراور قرات دراز کری اور آہستہ پڑھی جب نماز سی فراغت ہو دی تب
 دعائیں مشغول ہو دی جب تک کہ آفتاب روشن ہو دی اور اگر امام حاضر نہ ہو
 تو اکیلی اکیلی نماز پڑھیں اور جب بابتاب میں خسوف لگی تب ہر کوئی نماز اور دعائیں
 اکیلی اکیلی مشغول ہو دی جب تک کہ بابتاب روشن ہو دی اور اسی طرح ہی جو خوف

مگر اگر آدمی مثلاً آندھ یا تاریکی آدمی یا دشمن ظاہر آدمی یا مینہ ہیشیہ برسی لگی یا اگر جی
 یا ہو پخال آدمی یا تمام عالم میں سیاری ہو وی تو ایسی وقت میں نماز اور دو غامین شغل
 ہونا سنت ہی مسئلہ نفل اور سنت کی جماعت مکروہ ہی گرد و نماز کی جماعت
 مکروہ نہیں ہی ایک تراویح کی نماز اور دوسری کسوف کی نماز مسئلہ کسوف کی

۷۶

نماز مکروہ وقت میں نہ ادا کری ہیہ دونو مسئلہ عمدۃ الاسلام سی کہی ہیں **فصل**
انیسویں استسقا کی نماز کی میان میں اور استسقا کہتی ہیں پانی

طلب کرنے کو جب مینہ نہ برسی تب مسلمان جمع ہو وین اور میدان میں جا وین
 اور دعا کریں اور استغفار کہیں قبلہ طرف منہ کر کے اور اکیل اکیل نماز ادا
 کریں بغیر خطبی اور جماعت کی سی طرح تین روزہ باہر نکلیں اور ان تینوں روزہ استغفار
 بہت کہیں اس واسطی کہ استغفار کو مینہ کی طلب کرنے میں بڑا اثر ہی جیسا کہ اسد جا
 فی فرمایا ہی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ

صِدْرَارِ اِیہ آیت سورہ نوح میں ہی یہ بات نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سی کہتی
 خلاصہ اسکا یہ ہی کہ گناہ بخشو او اپنی رب سی بیشک وہ ہی بخشنی والا اور جب
 تم توبہ کرو اور گناہ بخشو او تو اللہ تعالیٰ تم پر بدلی بھیجی خوب و بڑی کا پانی برسائی

اور استسقا کی نماز میں زمی کو حاضر نہ کریں اور جاوڑ نہ گھوما وین اور زمی کہتی ہیں
 سیطیع الاسلام کا ذکر **مسئلہ** اور خلق اپنی گناہوں سی نئی سری توبہ کریں

تاکہ اللہ تعالیٰ او سی برکت سی مینہ برسائی **فصل بیسویں فرض**
پانی میں جس شخص نے کوئی فرض نماز شروع کیا اور اوسے نماز کی اہلی اقامت

کہی گئی تو اگر اوسنی پہلی رکعت کیواسطی سجدہ نہ کیا ہو وی تو نماز کو قطع کری اور
 اقامت اگر ہی یعنی اوس نماز کو چوڑی کی جماعت میں شامل ہو و لہجہ اگر سجدہ کیا ہو وی
 پہلی رکعت کیواسطی اور وہ نماز ثلاث یا ثنائی ہو وی یعنی تین رکعت والی یا دو رکعت

۷۷

والی ہو وی تو اس صورت میں بھی نماز کو قطع کری اور اقتدا کری اس واسطی کہ اگر
قطع نہ کریگا اور دوسری رکعت پڑھیں گے تو ثنائی نماز ہوگی تو تمام ہو جاوے گی اور اگر ثلاثی
ہو ویکے اور دوسری رکعت پڑھی گاتو اوس میں زیادہ پڑھ چکیگا اور تہوڑی باقی رہی
اور زیادہ کا حکم تمام نماز کا ہی تو اوسکی جماعت جاوے گی اور اگر دوسری رکعت پڑھ کی
جماعت میں ملا تو اوسنی آفتاب ڈوبنے کی بعد اور مغرب ادا کرنی کی پہلی دو رکعت نفل
پڑھی اور یہ بکروہ ہی اور اگر پہلی رکعت کی واسطی سجدہ کیا ہو وی اور وہ نماز با
ہو وی یعنی چار رکعت والی ہو وی تو اس صورت میں ایک رکعت دوسری پہی
ملاوے جس میں دو رکعت نفل ہو جاوے تب بعد اسکی نماز کو قطع کری اور جماعت
میں شامل ہو وی اور اگر رباعی نماز کی تین رکعت پڑھ چکا ہو وی تو اوس نماز کو
تمام کری اس واسطی کہ بہت پڑھ چکا ہی اور بہت کا حکم تمام نماز کا ہی اور تمام کرنی
بعد اقتدا کری جو نماز کہ امام کی ساتھ پڑھیں گے وہ نفل ہو جاوے گی مگر عصر پڑھنے کی اقتدا
نہ کری اس واسطی کہ عصر ادا کرنی کی بعد نفل بکروہ ہی **مسئلہ** جس مسجد میں
اذان کہی جاوے تو اوس مسجد سی باہر نکلنا مکروہ ہی اوس شخص کو جس نے
نماز نہیں پڑھی ہی مگر جو شخص کہ دوسری جماعت کا مقیم ہو وی مثلاً مؤذن
ہو وی کسی مسجد کا یا امام ہو وی یا اوسکی حکم سی لوگ جماعت پڑھتی ہوں اور
اوسکی غائب ہوں سی لوگ چہتر تہر ہو جاوے یا کم ہو جاوے اوس شخص کا باہر
نکلنا مکروہ نہیں ہی اور جس شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھی ہو وی اوسکا باہر
نکلنا بھی مکروہ نہیں مگر جب اقامت کہی جاوے تب اوسکو باہر نکلنا مکروہ ہی
اور دوسری جماعت کی مقیم کو مکروہ نہیں ہی اگرچہ اقامت کہی جاوے اور دونو
شخصوں میں یہ فرق ہی کہ جس شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھی ہی اور وہ اقامت
کی وقت باہر نکلا تو مکروہ ہی اس واسطی کہ اوسکو جماعت کی مخالفت کی تہمت لگی

اور اگر باہر نہ نکلا اور نماز پڑھی تو اوسنی جماعت کی موافقت کرنی کی فضیلت پائی اور
 نفل کا ثواب پایا تو بہت کا اختیار کرنا اور فضیلت اور ثواب سی منہ بہ موثر نہایت
 بدی اور لیکن دوسری جماعت کا مقیم اگر باہر نکلا اقامت کی وقت تو اوسکو بہت
 نہ لگی گی سو اسکی کہ اسکا قصد جماعت کی درستی اور بہتری کا ہی اور اگر نہ نکلا تو
 اوسنی وہ فضیلت اور ثواب نہ پایا بلکہ دوسری جماعت میں خلل کیا اور جس شخص نے
 فجر یا مغرب یا عصر کی نماز پڑھی ہی وہ باہر نکلی اگرچہ اقامت کہی جاوی سو اسکی کہ اگر
 وہ نماز پڑھی گا تو وہ نماز نفل ہوگی اور نفل فجر اور عصر کی بعد کردہ ہی اور غریب
 میں سو اسکی نہ پڑھی کہ تین رکعت نفل شرع میں نہیں آئی ہی **مسئلہ** اور
 جو شخص جانی کہ اگر ہم فجر کی سنت پڑھیں گی تو جماعت نہ پاوینگی تو وہ شخص سنت کو
 ترک کری اور جماعت میں ملی اور جو شخص جانی کہ اگر ہم سنت پڑھیں گی تو ایک
 رکعت فجر کی پاوینگی تو وہ شخص سنت فجر کی پڑھی **مسئلہ** اگر سنت فجر کی بغیر
 فرض کی فوت ہووی تو قضا نہ کری اور اگر قضا کری تو آفتاب نکلنے کی بعد دوپہر
 قضا کری بعد دوپہر کی نہیں اور اگر سنت فجر کی فرض کی ساتھ فوت ہووی تو اگر دوپہر
 کی پہلی قضا کری تو سنت بھی قضا کری اور اگر دوپہر کی بعد قضا کری تو فقط فرض
 ہی قضا کری اور بعضی شائع کی نزدیک بعد دوپہر کی ہی سنت قضا کری فوت کی
 معنی یہ ہیں کہ نماز جاتی رہی اور قضا کی معنی یہ ہیں کہ اوسکا بدلہ نماز پڑھی اور سنت
 ظہر کی ترک کری اگر جانی کہ سنت ادا کرینگی تو فرض ملی گا یا جانی کہ سنت ادا کرینگی
 تو فرض نہ ملی گا دونو حالت میں سنت کو ترک کری اور جماعت میں تب درونو
 رکعت سنت جو فرض کی بعد ہی اوسکی پہلی چار رکعت ادا کری اور اہم محمد کی رکعت
 دونو رکعت کی بعد ادا کری اور سوای فجر اور ظہر کی سنت کی کسی سنت کی تفصیلی
 نہ کری **مسئلہ** اور جو شخص کہ مسجد میں آوی اور اوس مسجد میں نماز پڑھی گی ہو

تو سنت پڑھی فرض کی پہلی اگرچہ اوسنی جماعت نہیں پائی لیکن جب وقت تنگ ہو دی تو سنت ترک کری اور فرض کو ادا کری فرض کی فوت ہوئی کی بدہشت می **مسئلہ** امام کو عین گیا تو جس شخص نے اقتدا کیا اور اوسنی میں استقدر دیر سے کہ امام نے سر اوٹھا یا تو اوسنی اوس رکعت کو نہیں پائی **فصل الیسوم فوت نمازون کی قضا پڑھنی کی بیان میں** پانچون وقت کی نماز اور وتر میں اگر فوت ہو جاوین سب یا تہوڑی ترتیب فرض ہی خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی کی پانچ وقت کی نماز فوت ہو دی تو اوس کو ترتیب نگاہ کہنا ضروری پہلی فوت نماز کی قضا پڑھ لیوے تب وقتی پڑھی اور اگر فوت نماز کی پہلی قضا نہ پڑھی تو وقتی نماز درست نہ ہو دی اور اسی طرح اگر کسی کی ایک نماز فوت ہو دی تو پہلی اوس کی قضا پڑھی بعد اوس کے وقتی پڑھی اور اسی طرح اگر کسی کی وتر فوت ہوئی تو اوسکی فجر کا فرض درست نہ ہو دی جب تک کہ وتر کی قضا نہ پڑھی اور ترتیب کی معنی سیدھی کام کرنا یعنی پہلی فوت نماز کی قضا پڑھی بعد اوس کی وقتی پڑھی اور تین چیز سی ترتیب جاتی رہتی ایک جب تنگ وقت ہو دی تب ترتیب ضرور نہیں ہی خلاصہ یہ ہے کہ اس قدر وقت تنگ ہو دی کہ اگر قضا پڑھی تو ادا نہ ملی تو اوس وقت ترتیب ضرور نہیں اور اگر استقدر وقت باقی ہو دی کہ وقتی نماز کی ساتھ بعضی فوت نماز بھی پڑھ سکی تو وہ شخص حسب قدر کہ وقت میں سماوی اوس قدر فوت نماز وقتی نماز کی ساتھ ادا کرے جس طرح کسی کے عشا اور وتر فوت ہوئی اور فجر کا وقت باقی نہ رہا اگر اس قدر کہ اوس میں پانچ رکعت سماوی تو اس صورت میں وتر کی قضا پڑھی اور فجر ادا کری تب آفتاب نکلنے کی بعد عشا کی قضا پڑھی یا کسی کی طہار اور عصر فوت ہوئی اور مغرب کا وقت نہ باقی رہا اگر استقدر کہ سات رکعت پڑھ سکی تو اس صورت میں پہلی چار رکعت طہر پڑھ کی تین رکعت مغرب پڑھی اور دوسری بچل جانی ہی ترتیب جاتی

رہتی ہی یعنی اگر کسی کی تین کوئی نماز فوت ہوئی تھی اور اوس نماز کو وہ بھول گیا
 اور اوسنی وقت کی نماز ادا کی تب اوسکو یاد آیا کہ اوس کی ایک وقت کی نماز فوت
 ہوئی ہی تو وہ نماز وقتی جو پڑھ چکا ہی درست ہی اوس کو نہ دہراوی اور اوس فوت
 نماز کی قضا پڑھی اور تیسری جب بہت نمازین فوت ہووین اور بہت نماز کی یہ معنی
 کہ چہرہ سی کم نہ ہو وی جب کسی کی چہ نمازین فوت ہوئیں تب ترتیب ضرور نہیں خواہ
 وہ فوت نماز پرانی ہو وی خواہ نئی اوس کی یاد رکھتی ہوئی وقت کی نماز درست
 اور اگر بہت نماز کسی کی فوت ہو وی اور ادا کرتی کرتی کم ہو جاوے اوس شخص کو
 ترتیب ضرور نہیں ہی مثلاً ایک شخص کے چہ نمازین یا ایک مہینی کی نمازین فوت
 ہوئیں تھیں اور اوسنی قضا پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ دو تین وقت کی باقی
 رہیں تو وہ ترتیب جو جاتی رہی تھی وہ پیر نہ پیری کی اوس فوت نماز کی یاد رکھتی
 ہوئی وقتی نماز ادا کرنا درست ہی مگر جب سب نماز کی قضا پڑھ چکی تب اوسکو ترتیب
 نگاہ رکھنا فرض ہو وی **مسئلہ** ایک شخص کے چہ نمازین فوت ہوئیں تھیں
 اور ایک مہینی کی بعد ایک وقت دوسرا ہی فوت ہوا تو اس ایک نماز کو اوس
 چہ میں ملا دیوی اور اوس ایک نماز کی یاد رکھتی ہوئی وقتی نماز ادا کرنا درست ہی
مسئلہ ایک شخص ظہر کی نماز میں تھا کہ اوسکو شک ہوا کہ میں نے فجر پڑھی
 یا نہیں اور نہ فراغت کی بعد یقین ہوا کہ فجر نہیں پڑھی تو فجر پڑھی بعد اوسکی ظہر دہراوی
مسئلہ عمدۃ الاسلام میں عقیدہ جناح سی کہا ہی کہ اگر ایک شخص اپنی
 گناہوں سی توبہ نصوحہ کرے تو معاف ہو جاوی لیکن نمازین جو اوس سی فوت ہوئی
 ہیں تو جب تک کہ اوسکی قضا نہ پڑھی تب تک اوسکی گردن سی نہ اوترین مگر جس شخص نے
 کہ وقت سی تاجیک ہی تو امید ہی کہ توبہ کرنی سی عفو ہو وی اللہ تعالیٰ کی کرم و فضل سی
فصل بائیسویں بہوئی سجدی فی بیان میں کی سی

واجب کو سہو سی ترک کرنی کی سبب سی دوسجدی سہو کی ایک سلام کی بعد واجب
 میں اور سجدی سہو کی ہیبت ترکیب ہی کہ آخری قعدہ میں تشہد کی بعد ایک طرف سلام
 پھیر کر دوسجدی کری تب بعد اوسکی بیٹی التحیات اور درود اور دعا ماثورہ ترک
 نمازی فراغت کری **مسئلہ** شرح وقایہ میں لکھا ہی کہ سجدہ سہو کا واجب
 ہوتا ہی جسوقت کہ نماز کسی رکن کو مقدم کری یعنی اوسکی ادا ہونی کی وقت سی
 پہلے ادا کر چی جس طرح سی کو ع قزوات کی پہلی یا کسی رکن کی ادا کرنی میں تاخیر کر چی یعنی
 اوسکی ادا کرنی میں دیری کری جس طرح سی چلی التحیات کی اوپر کچھ زیادہ پڑہ گیا
 اسبب سی تیسری رکعت کی قیام میں دیری ہوئی یا کسی رکن کو دو مرتبہ کر چی جس طرح
 سی دو رکوع کری **سوال** اس میں تو کوئی واجب ترک نہیں ہوا بلکہ ایک رکن اور زیادہ
 ہوا سجدہ سہو کا اس میں کس واسطی واجب ہو **جواب** شرح اور دین لکھا ہی جسوقت
 کہ ایک رکن کو دو مرتبہ کیا تو اوسکی پاس جو رکن ہی اوسکی ادا کرنی میں دیری کی اور
 اوس رکن ادا کرنا بغیر تاخیر کی واجب ہی تو اوسنی واجب ترک کیا اور ہر فرض اور
 واجب کو اوسکی مقام پر ادا کرنا واجب ہی جیسا کہ اوپر لکھہ چکی یا کسی واجب کو تغیر کیا
 یعنی اوسکو بدل الا جس طرح سی آتہ پڑھنی کی مقام پر بلند پڑہا یا بلند کی مقام پر آتہ
 پڑہا یا کسی واجب کو سہو سی ترک کیا جس طرح سی پہلا قعدہ ترک کیا خلاصہ یہی ہے کہ واجب
 ترک کرنی ہی سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی کوئی واجب ہو وی مثلاً کسی نے دعا قنوت یا
 عیدین کی تکبیر سہو سی ترک کی تو اوسپر سجدہ سہو کا واجب ہوگا **مسئلہ** فرض کی
 ترک کرنی سی سہو سی ہو وی یا قصد سی نماز باطل ہوتی ہی اور قصد سی واجب کی ترک کرنی
 میں گناہ ہی اور نماز اوسکی بغیر سجدی سہو کی درست ہو وی مگر نقصان کی ساتھ اور
 واجب کو سہو سی ترک کرنا نماز کی نقصان کا موجب ہی اور سجدہ سہو کا اوس نقصان کی
 درست کرنی کی واسطی ہوتا ہی اور سنت ترک کرنا قصد سی موجب گناہ کا ہی اور ثواب کو

دو رکرتاہی اور اگر بھول کی سنت ترک کری تو اوپر کچھ نہیں **مسئلہ** شرح وقایہ
 میں ہی کہ مقتدی کی سہو سی سجدہ سہو کا واجب ہو دی بلکہ امام کی سہو سی سجدہ سہو
 واجب ہو دی اور اگر امام سجدہ نہ کری تو مقتدی پر بھی نہ واجب ہو دی یعنی مقتدی
 بھی نہ کری اور سبق ہی امام کی ساتھ سجدہ سہو کا کری تب بعد اسکی اپنی نماز پوری کری
مسئلہ شرح وقایہ میں ہی کہ اگر کوئی شخص پہلی قعدی کو سہو کری تو اگر وہ ٹہنی
 نزدیک ہی تو بیٹھ جاوی اور اوپر سہو کا سجدہ نہیں ہی اور اگر قیام کی نزدیک ہی
 تو کھڑا ہو جاوی اور سجدہ سہو کا کری اور اگر آخری قعدہ کو سہو کیا اور پانچویں رکعت کے
 واسطی کھڑا ہوا تو جب تک کہ پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہی پھر پیری اور بیٹھی و
 سجدہ سہو کا کری اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کیا تو اسکا فرض نفل سہو جاوی و
 چاہی تو ایک رکعت دوسری بھی ملاوی تاکہ چہرہ رکعت نفل سہو جاوی اور اگر قعدہ
 آخری میں بیٹھی اور سہو سی کھڑا ہو جاوی تو پھر پیری جب تک کہ پانچویں رکعت کی واسطی
 سجدہ نہیں کیا ہی اور سلام پیری اور اگر سجدہ کیا پانچویں رکعت کی واسطی تو اسکا
 فرض تمام ہوا چھٹی رکعت ملاوی تاکہ چار رکعت فرض ہو دی و رد و رکعت نفل و
 اگر اس نفل کو چھوڑ دیوی تو قضا بھی نہ کری اسواسطی کہ قصد ہی شروع نہیں کیا
 کہ اسکا تمام کرنا فرض ہو جاوی اور سجدہ سہو کا کری واجب ترک کرنی کی سبب سی
 اسواسطی کہ نمازی باہر آنا فرض ہی اور اوس میں اوسنی تاخیر کی تو واجب ترک ہوا
 اور یہ دو رکعت جو نفل ہوئی ہی سو ہیہ نائب نہ ہوگی اوس دو رکعت سنت
 طہر کی جو فرض کی بعد ہی یعنی ان دونوں کو اوس میں نہ حساب کری بلکہ دوسری تحریر
 دو نور رکعت سنت پڑھ لیوی **مسئلہ** جب امام قعدہ اخیرہ میں التحیات کی ہوا
 بیٹھا بعد اسکی سہو سی پانچویں رکعت کی طرف اٹھا تو اس صورت میں مقتدی
 تا بعد اری امام کی نہ کرین اسواسطی کہ جان بوجہ کی خطا کرنا نہ چاہئی بلکہ انتظار

بیٹھی ہوئی اگر سجدی کی پہلی پیرا اور سلام پیرا تو اسکی ساتھ سلام پیرا اور اگر
 پانچویں رکعت میں سجدہ کیا تو مقتدی لوگ سلام پیرا اور یہ مسئلہ شرح اور
 اور عمدۃ الاسلام میں ہی مسئلہ حسن شخص پر سجدہ سہو کا ہی اوسنی اگر آخر
 نماز میں سلام پیرا تو اگر اوسنی اس سلام کی بعد سجدہ سہو کا کیا تو حکم دیا جادی گا
 کہ وہ نمازی باہر نہیں نکلا یہاں تک کہ اگر اسکی سلام پیرا کی بعد کسی نے اقتدا
 کیا تب اوسنی سجدہ سہو کا کیا تو اسکا اقتدا درست ہوا اور اگر اوسنی سجدہ سہو
 نہ کیا بلکہ نماز کو سلام کی بعد چوڑ دیا تو اسکا اقتدا درست نہ ہوا کیونکہ وہ نمازی
 باہر نکلا اور اسطرح اگر وہ سلام کی بعد قہقہہ مار کھنسا تب اوسنی سجدہ سہو کا
 کیا تو حکم دیا جاوے گا کہ اسکا وضو ٹوٹ گیا اسواسطی کہ نماز کی بیچ میں قہقہہ پایا
 گیا اور اگر سجدہ سہو کا نہ کیا بلکہ سلام کی بعد نماز چوڑ دی تو اسکا وضو نہیں ٹوٹا
 کیونکہ وہ نماز کی باہر ہوا اور اسطرح اگر سلام پیرا اور سلام کی بعد اوسنی نیت
 مقیم ہوئی کی تو اگر اوسنی سجدہ سہو کا کیا تو اسکی فرض چار رکعت ہو جاوے گی اس
 واسطی کہ اوسنی مقیم ہونے کی نیت نماز کی بیچ میں کی اور اگر اوسنی سجدہ سہو کا
 نہ کیا بلکہ سلام کی بعد نماز چوڑ دی تو اسکی فرض چار رکعت نہ ہوگی اسواسطی
 کہ اوسنی مقیم ہونے کی نیت نماز کی باہر کی اور یہ مضمون شرح وقایہ کا ہی
 مسئلہ اگر کسی بار سہو کیا تو دوسری سجدہ کی غایت میں اور اگر سہو کیا اور سجدہ سہو
 او کیا اور دوسری بار پیر سہو کیا تو سجدہ سہو کا پیر کرے دوسری بار یہ مسئلہ
 عمدۃ الاسلام میں سراجی سے لکھا ہے مسئلہ حسن شخص نے نماز میں شک کیا اور
 وہ نہیں جانتا ہی کہ نہی کئی رکعت پڑھیں تو اگر شک کرنا اسکی عادت نہیں ہی
 اسکو پہلی مرتبہ شک ہوئی ہی تو نماز کو پیرسی شروع کرے اور اگر اسکو بہت شک
 ہوتا ہی تو دل میں پڑھادی جو کچھ کہ اسکی دل میں پڑھری اوس پر عمل کرے اسواسطی

کہ جب بہت شک ہو تب بار بار شروع کنی میں حرج ہی اور اگر او سکی دل میں کہہ
 نہ پڑی تو کم کو اختیار کری یعنی اگر او سکو شک ہو کہ ظہر کی تین رکعت پڑھیں میں نا
 چار رکعت اور او سکا دل کسی پر گواہی نہیں دیتا ہی تو تین ہی رکعت کو اختیار کری
 اور ایک رکعت دوسری پڑھی تاکہ چار رکعت ہی شہد ہو دی مگر او س میں رکعت کی
 بعد بیٹھ لیوی تب چوتھی رکعت پڑھی اس واسطی کہ اگر وہ چوتھی رکعت پڑھی ہو تو
 آخری عقدہ جو فرض ہی وہ نہ ترک ہو دی یہ مسئلہ شرح وقایہ میں ہی **فصل**
سیسویں بیمار کی نماز کی بیان میں جو بیمار کہ کھڑا نہ ہو سکی مرض
 کی سبب سے خواہ وہ مرض پہلی سی رہا ہو وی خواہ اوسے نماز میں ہوا ہو وی
 تو نماز پڑھی بیٹھ ہی رکوع اور سجدی کی ساتھ اور اگر رکوع اور سجده ہی نہ
 کر سکی تو بیٹھ ہی سر کی اشاری سے نماز پڑھی اور سجدی کا اشارہ رکوع کی اشاری
 زیادہ نیچا کری اور کوئی چیز سجدی کی واسطی او بچنی نہ کی جاوی او سکی اگلی تکیہ وغیرہ
 نہ رکھی سجدی کی واسطی اور اگر بیٹھ ہی نہ سکی تو بیٹھ ہی کی او پر لیٹی یعنی چٹ لیٹی اور
 دونوں پاؤں کو قبلہ کی طرف کری یا پہلو پر لیٹی یعنی کروٹ لیٹی اور اپنا منہ قبلہ کی طرف
 کری مگر بیٹھ پر لیٹنا افضل ہی اور سر کی اشاری سے پڑھی اور اگر اشارہ ہی نہ کر سکی
 تو نماز کی تاخیر کری اور انگہ اور بھون اور دل سے اشارہ نہ کری اور اگر رکوع سجده
 نہ کر سکی اور قیام کر سکی تو بیٹھ ہی اشاری سے نماز پڑھی اور بیٹھ ہی اشاری کرنا کہ ہی ہو
 اشاری کرنی سے افضل ہی اس واسطی کہ بیٹھنا سجدی بہت نزدیک ہی اور سجدی ہی ہی ہی
 مطلب ہی اس واسطی کہ سجدی میں نہایت تعظیم ہی اور اگر کوئی بیمار نماز کی درمیان
 میں صحت پاوی تو اگر اشاری ہی پڑھتا تھا تو نماز کو پھر ہی شروع کری اور اگر
 بیٹھا ہو رکوع اور سجدی ہی پڑھتا تھا تو نماز صحیح ہی اور باقی نماز کھڑا ہو کر تمام
 کری یہ سب مسئلہ شرح وقایہ میں گہا ہی مسئلہ شرح وقایہ میں ہی کہ اگر کوئی

شخص دیوانہ ہوا یا او سپر بیہوشی ہوئی ایک رات دن توجہ نماز کہ او سکی فوت ہوئی ہی
 او سکی قضا پڑی اور اگر ایک رات دن سی وہ بیہوشی یا دیوانگی ایک ساعت پہنچا دہ
 گذری توجہ نماز کہ فوت ہوئی او سکی قضا نہ پڑی **فصل چوبیسویں شتی**
مین نماز پیرہنی کی بیان میں شرح وقایہ مین لکھا ہی کہ بہت کشتی مین بغیر
عذر بیٹھہ کی نماز پڑی تو درست ہی اور اگر کناری پر بند ہی ہو تو بیٹھہ کی درست
نہین ہی مگر کوئی عذر ہو دی تو درست ہی مسئلہ محیط مین لکھا ہی کہ نماز
لا تقی کشتی مین کہ قبلہ کی طرف منہہ کری جس جسطرح کہ کشتی پیری وہ اپنی منہہ کو
بھی قبلہ کی طرف پیری نماز کا شروع ہو دی خواہ نماز کا درمیان قبلہ کی طرف
متوجہ ہوئی مین سب برابر ہی اسواسطی کہ قبلہ کی طرف منہہ کرنا قدرت کی تو
فرض ہی اور وہ قدرت رکھتا ہی تو پیر قبلہ کی طرف منہہ کری جیسا کہ اللہ تعالیٰ
فرمایا ہی وَحِثُّ مَا كُنْتُمْ مِّنْهُ فَوُتُوا وَجْهَکُمْ شَطْرَہٗ اور جس جگہ رہو تم سب
جب چاہو کہ نماز ادا کرو تو پیر و تم سب اپنی مونہون کو کعبہ کی طرف بخلاف چار پا
کی سوار کی اسواسطی کہ وہ قبلہ کی طرف منہہ کرنی سی عاجز ہی اسواسطی کہ اگر وہ قبلہ
طرف منہہ کری جس جسطرح کہ چار پا پہ چلی تو پیر چلنا موقوف ہو دی یعنی او سکو پور
جانا ہی اور وہ قبلہ کی طرف منہہ کری تو اسین اسکا مطلب نہ ہو گا کیونکہ بغیر چار پا
کی پیری ہوئی منہہ قبلہ کی طرف نہ ہو سکیگا اور اسین اسکا حرج ہی تو اسواسطی
او سپر عذر و رکاحکم دیا گیا قبلہ کی طرف متوجہ نہ ہونی مین اور اگر چار پا کی سوار
قبلہ کی طرف جانا ہو دی تب اگر قبلہ سی منہہ پیری تو او سکی نماز درست نہین ہی اور
یہ مسئلہ محیط کی چوبیسویں فصل مین ہی فصل چپیسویں سجدہ تلاوت
کی بیان میں سجدہ تلاوت کا ایک سجدہ ہی دو تکبیر کی بیچ مین یعنی اللہ اکبر
کہہ کر سجدی مین جاوی اور اللہ اکبر کہہ کر سر اوٹھا دی اور نماز کی شرطین اس سجدہ

۴

۴

کی واسطی بھی ہیں اس میں نہ چپانا اور قبلہ طرف منہ نہ کرنا اور طہارت سب داخل ہی
 اور اس سجدی میں ہاتھ اوٹھانا اور تشہد اور سلام نہیں ہی اور اس سجدی میں ہی
سُبْحَانَكَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ تَمِيزُ کہی اور جو شخص کہ سجدہ کی چوہوں تیوں میں کسی کی
 آیت پڑھی وہ سجدہ تلاوت کا واجب ہوتا ہی اور سجدی کی آیت سورہ اعراف اور سورہ
 رعد اور سورہ نحل اور سورہ بنی اسرائیل اور سورہ مریم کی آخرین ہی اور سورہ حج میں
 آیتین سجدی کی ہیں وہ میں ہی پہلی آیت سجدہ تلاوت کی ہی اور دوسری آیت جو کہ کو اور سجدہ کل
 لفظ ہی وہ میں سجدہ نہیں ہی بلکہ اس میں نماز کی واسطی رکوع اور سجدہ کرنی کا حکم ہی اور سورہ
 فرقان میں اور سورہ نمل اور سورہ الم تنزل اور سورہ ص اور سورہ حم السجدہ اور سورہ
 والجم اور سورہ اذالسماء الشقت اور سورہ اقرامین ہی یا جو شخص کہ سجدی کی کوئی آیت
 اگرچہ اس کی سنی کا قصد نہ کیا ہو وہی اس سجدہ کی تلاوت کا واجب نام مسئلہ
 امام فی آیت سجدی کی پڑھی تو مقتدی ہی اس کی ساتھ سجدہ کری اگرچہ نہ سنا ہو وہی
 اور اگر مقتدی فی پڑھا تو سجدہ نہ کری نہ تو نماز میں ورنہ نماز کی بعد اور جو شخص کہ نماز کی
 باہر ہو وہی اس کی تو وہ سجدہ کری **مسئلہ** ایک نمازی فی اس شخص ہی آیت
 سجدی کی سنی کہ جو اس کی ساتھ نماز میں نہیں ہی تو سجدہ کری نماز کی بعد اور اگر نماز ہی
 میں سجدہ کیا تو سجدہ دہرا دی نماز کو نہ دہرا دی **مسئلہ** ایک شخص نے آیت سجدی
 کی سنی امام سی اور اس کی ساتھ نماز میں نہ داخل ہوا یا دوسری رکعت میں داخل ہوا
 یعنی جس رکعت میں سنا تھا اس میں نہیں دوسری رکعت میں داخل ہوا تو سجدہ کری
 مگر نماز میں نہیں اور اگر اوس کی رکعت میں داخل ہوا تو اگر امام کی سجدہ کرنی کی پہلی داخل
 ہوا تو امام کی ساتھ سجدہ کری اور اگر اوس کی رکعت کو امام کی سجدہ کرنی کی بعد پایا
 تو سجدہ نہ کری اور وہ سجدہ تلاوت کا جس کا مقام نماز میں ہی اس کو نماز کی باہر
 نہ قضا کری **مسئلہ** ایک شخص فی آیت سجدی کی پڑھی تب بعد اس کی نماز شروع

اور پھر قبرا یا مسجدی کی آیت کو تو اس صورت میں ایک ہی سجدہ کفایت کرتا ہی اور اگر آیت
 سجدی کی پڑھی اور سجدہ کیا تب نذر شروع کی اور پھر سجدی کی آیت پڑھی تو دوسرا سجدہ
 کرے **مسئلہ** اور اگر ایک آیت سجدی کی ایک مجلس میں بار بار پڑھی تو ایک ہی سجدہ
 کفایت ہی در اگر کسی آیت پڑھی ایک مجلس میں یا ایک آیت پڑھی ایک مجلس میں تو ایک سجدہ
 کفایت نہیں ہی مثلاً دو آیت ایک مجلس میں پڑھی یا ایک ہی آیت دو مجلس میں پڑھی
 تو اس صورت میں ایک ہی سجدہ کفایت نہ ہوگا بلکہ دو سجدی کرے گا اور مجلس کے مرنے
 کی یہ سجدہ ہی مثلاً ایک جولاہا دو کہوٹیاں گاڑی ہی اور تانانتا ہی تو اس کہوٹی میں ہی
 اس کہوٹی تک جانی میں مجلس بدلتی ہی تو اگر ایک شخص آیت سجدی کی پڑھی اور وہ اس
 کہوٹی کی پائس نی اور پھر اس کہوٹی تک جاوی اور پھر آوی در وہ شخص ہموٹی
 پڑھی تو اس صورت میں سن نی والی پرد و سجدی واجب ہووین گی کیونکہ مجلس بی او
 پڑھنی والی پر ایک ہی کیونکہ وہ ایک ہی مجلس میں بیٹھا رہا یا ایک شاخ پر بیٹھی و سری
 شاخ پر جا دی تب ہی مجلس بدلتی ہی اور اگر پڑھنی والا مجلس میں بیٹھا والا ایک ہی جگہ پر
 بیٹھا رہی تو پڑھنی والی پرد و سجدی ہووین گی اور سن والی پر ایک ہی جاتو تم سب
 کہ اس مقام میں مجلس بدلتی ہی دوسرا کام شروع کرنی میں اور ایک مکان میں سری
 مکان پر جانی میں مگر مسجد اور گھر کا گوشہ ایک ہی مکان کی حکم میں ہی اس دلیل
 کہ اگر مسجد کی گوشہ میں اقتدا کری تو اس کا اقتدا درست ہی اور وہ ایک ہی مکان میں
 داخل ہی در ایک وقت کی شاخیں جدا جدا مکان ہیں **مسئلہ** اور مکر وہ ہی کہ سجدی
 کی آیت کو ترک کری اور باقی سورہ پڑھی اس واسطی کہ اس سے انکار کا شبہ معلوم
 ہوتا ہی اور سجدی کی آیت پڑھنا اور باقی سورہ ترک کرنا کر و نہیں ہی اور سب ہی
 کہ ایک آیت یا دو آیت سجدی کی آیت کی پہلی بلا لیوی یعنی فقط اکیلی سجدی ہی کی آیت
 نہ پڑھی اس واسطی کہ کوئی شبہ نہ کری کہ اس آیت کو دوسری تیون ہی افضل جانتا ہی

اور پتھر ہی اوسکا آہستہ پڑنا اسواسطی کہ اکثر سننے والی لوگ بی وضو رہتی ہیں یہ
 سب مضمون شرح وقایہ کا ہی مسئلہ یہ الملاحکام میں قنادی حجت سی لکھا ہی
 کہ اگر اوی وقت سجدہ میسر ہو دی تو سب ہی کہ سمعنا و اطعنا عفا انک شیئا
 قالیک النصیر کہی بعد اسکی جب قادر ہو دی تب سجدہ جلا لکھا مسئلہ اسکا
 شہس میں لکھا ہی کہ سجدہ تلاوت میں یہ سب ہی کہ جب چاہی کیا و اگر ہی تب کبریا
 بعد اسکی سجدہ کری پھر اڑھا دی سجدی سی اور پھر کبر اہو دی بعد اسکی بیٹھی
 فصل چہمیسوین کی نماز کی بیان میں مسئلہ مسافروہ
 شخص ہی کہ جس نے تین رات دن کی چلنی کا قصد کیا سیانی چال سی اور جدا ہوا اپنی
 شہر کی بستی سی اور میان چال جنگل میں اونٹ اور پیادی کی معتبر ہی اور دریا میں ہوا کا
 موافق ہو نامعتبر ہی اور پہاڑ میں جو کچھ کہ پیار کی لائق ہو دی وہی معتبر ہی اور
 میسافر کی واسطی اگر چہ اپنی سفر میں گناہ کرنی والا ہو دی جب تک کہ اپنی شہر
 نہ داخل ہو دی یا آدمی مہینی رہنی کی نیت نہ کری کسی شہر میں یا گا تو میں تب تک اسکی
 واسطی ہمیشہ رخصت ہی یعنی اجازت ہی کہ چار رکعت والی نماز کو قصر کری اور قصر
 معنی کم کرنا یعنی چار کی دو کری پھر اگر نیت کی مسافری آدمی مہینی ہی کم رہنی کی بابت
 کی اقامت کی مدت کی یعنی آدمی مہینی رہنی کی دو جگہ میں یا کسی شہر میں داخل ہو اگر اس
 ارادی پر کہ وہ ہنسی کل جاوی یا برسوں اور اسین اوسکو دیر ہو گئی تو ان صورتوں
 میں قصر کری اور سیطرح سی ایک لشکر ہی کہ وہ دارالحرب میں داخل ہوئی یا دارالخ
 کی قلعہ کو گھیر لیا یا اہل بغی کی تین دارالاسلام میں شہر کی باہر گھیر لیا تو ان سب صورتوں
 میں اگرچہ وہ سب اقامت کی مدت کی نیت کر نیگی مگر مقیم نہ ہوں گی نماز کو قصر کر نیگی اس
 واسطی کہ وہ سب مقیم نہیں ہوتی ہیں اقامت کی نیت کرنی سی مگر بخاری لوگ اپنی خیموں میں
 اگر آدمی مہینی کی اقامت کی نیت کرتی ہیں تو وہ مقیم ہو جاویں گی اسواسطی کہ اونکی اقامت

کی نیت شہر کی باجور دست ہی یہی مضمون شرح وقایہ کا ہی قائلہ اقامت کی معنی زنی
 کی ہیں اور مقیم کی معنی پہنی والا اور فقہ کی حکم میں اوس سے مراد وہی کہ جو شخص کہتو ہی
 مہینی یعنی پندرہ روز پہنی کی ایک شہر یا گانویں نیت کرے یعنی ارادہ کرے کہ میں پندرہ
 روز یہاں تک کہ جو شخص مقیم ہو جاؤی مسئلہ مسافر کی حقین چاہ گالی غار فی الغر
 آبادانی کی جوڑتی ہی دو گالی ہو جاتی ہی اور رمضان مبارک کا روزہ افطار کرنی کی
 رخصت ہو جاتی ہی اور اگر چاہی روزہ رکبی تو افضل ہی یہی مضمون عمدۃ الاسلالم
 تیسیر الاحکام کا ہی مسئلہ بندگی کا سفر جس طرحی حج ہی اور گناہ کا سفر
 جس طرحی زنی برابر ہی یعنی مسافر و نوسی ہو گا مسئلہ اور مسافرت
 اور اقامت کی نیت کرنی میں سردار معتبر ہی تابع دار نہیں جس طرحی عورت یا غلام
 یا سپاہی ان اوگون کی حق میں مالک کی نیت معتبر ہی مگر جب اصلی وطن میں آوین گے
 تب بغیر مالک کی نیت کی مقیم ہو جاوین گی یہی دونوں مسئلے تیسیر الاحکام سی لکھی مسئلہ ہر
 اگر مسافر فی چارون رکعتیں پوری پڑھیں اور پہلی قعدہ میں بیٹھا تو اوسکا فرض تمام
 ہوا مگر گناہ ہوا سلام کی تاخیر کرنی کی سبب سی اور اللہ تعالیٰ کا صدقہ قبول نہ کرنی کی
 شبہ سی اور دو رکعت جو اوسنی زیادہ پڑھیں سو نفل ہو میں اور اگر سچ میں نہ بیٹھا
 تو اوسکا فرض باطل ہو پہلا قعدہ ترک کرنی کی سبب سی کیونکہ مسافر کی واسطی وہ
 آخری قعدہ ہی اور آخری قعدہ فرض ہی اور فرض کی ترک سی نذر باطل ہوتی ہے
 یہی شرح وقایہ میں ہی مسئلہ ایک مسافر ہی کہ اوسکی امامت مقیم کی کی نماز کے
 وقت میں تو مسافر چار رکعت ادا کری اور وقت کی بعد مقیم مسافر کی امامت نہ کرے
 اسواسطی کہ وقت میں مسافر کا فرض ہی امام کی تابع داری کی سبب سی مسافر پر چاہ
 ہو جائی ہی اور وقت کی بعد مسافر کا فرض ہرگز نہیں بدلتا ہی یہی شرح وقایہ میں ہی
 یعنی اگر مسافر کی نظر اور مقیم کی ظہر فوت ہوئی تو مقیم کی اقتدا مسافر نہ کرے اسواسطی

کہ اوس نماز کی وقت مسافر ہو وہی رکعت فرض تھی پیرا اگر فوت ہوئی تب پہلی وہی
 رکعت ہو اگر کسی مسئلہ کنز میں لکھا ہے کہ مقیم کو مسافر کا اقتدار وقت میں او
 وقت کی بعد جائز ہو وہی اگر دو نو کا فرض ایک ہی ہو وہی مثلاً فجر یا مغرب دو نو کی
 فوت ہو وہی تو اس صورت میں اقتدار درست ہو وہی مسئلہ اور اگر مسافر
 اقامت ہو وہی اور مقیم مقتدی تو مسافر قصر کری اور مقیم پوری پڑھے اور مستحب ایک کسے
 کہ وہ دیوی اتقوا اصلوا تمکون فی مسافر یعنی تم لوگ اپنی نماز پوری پڑھ لو اور میں
 تو مسافر ہوں مسئلہ ایک شخص نے اپنی وطن اصلی کو چھوڑ کر دوسری جگہ پر وطن اصلی
 بنایا تو پہلا وطن اصلی باطل ہو گا و نو وطن کی حد میان میں مدت سفر کی ہو وہی آہ
 نہ ہو وہی یہاں تک کہ اگر وہ اوس پہلی وطن اصلی میں داخل ہوا تو بغیر قامت کی
 نیت کی مقیم نہ ہو دیگا مگر وطن اصلی سفر کرنے سے نہیں باطل ہوتا یہاں تک کہ اگر مسافر
 وطن اصلی میں داخل ہوا تو فی الفور داخل ہوئی ہی مقیم ہو جاوے گا اور لیکن وطن قامت کا
 یعنی جس مقام میں پندرہ روز رہتی کی نیت کی ہے وہ باطل ہو تا ہی دوسری جگہ کی
 وطن قامت سے مثلاً ایک شخص کا وطن قامت کا کسی جگہ پر تھا پیرا اوسنی دوسری
 جگہ پر وطن قامت کا کیا اگرچہ اون دو نو کی حد میان میں مدت سفر کی نہیں ہی تو
 اس صورت میں پہلی جگہ پر وطن قامت کی نہ باقی رہی گی یہاں تک کہ اگر وطن قامت
 میں پیرا داخل ہو تو بغیر نیت قامت کی مقیم نہ ہو دیگا اور اسی طرح اگر وطن اصلی قامت
 سے اپنی وطن اصلی کی طرف جاوے تو وطن قامت باقی نہ رہی گا مسئلہ او
 سفر اور حضر دو نو فوت نماز دن کو نہیں بدلتی ہیں یعنی جس وقت کہ سفر کی فوت
 نماز دن کو حضر میں قضا کری تو قصر کری اور اگر حضر کی فوت نماز دن کو سفر میں
 قضا کری تو قصر نہ کری اور حضر کہتی ہیں مقیم کی مکان کو یعنی سفر کی اولیٰ حضری
 یہ دو نو سنی شرح و فایہ سی لکھی ہیں فصل ستائیسویں جمعہ کی نماز

بیان میں جمعہ کی فرض ہونی کی واسطی نو شرطیں ہیں جس شخص میں وہ نوون
 شرطیں موجود ہوں دین اور اس شخص پر جمعہ فرض ہو وی پہلی شرط یہ ہے کہ شہر
 میں مقیم ہو وی سافر پر جمعہ واجب نہیں اور دوسری شرط یہ ہے کہ شہر
 ہو وی سیار پر جمعہ واجب نہیں اور تیسری شرط یہ ہے کہ آزاد ہو وی غلام پر
 جمعہ واجب نہیں اور چوتھی شرط یہ ہے کہ مرد ہو وی عورت پر جمعہ واجب
 نہیں اور پانچویں شرط یہ ہے کہ بالغ ہو وی لڑکوں پر جمعہ واجب نہیں اور
 چھٹی شرط یہ ہے کہ عقل ہو وی دیوانی اور لڑکی پر جمعہ واجب نہیں اور ساتویں
 شرط یہ ہے کہ اسلام ہو وی اور یہ ظاہری اور باطنی ہے کہ اگر وہ
 سلامت ہو وی اندھی پر جمعہ واجب نہیں اور نوین شرط یہ ہے کہ پاؤں
 سلامت ہو وی لنگری پر جمعہ واجب نہیں اور اگر وہ شخص بے رحمہ واجب
 نہیں ہے حاضر ہو وی اور جمعہ ادا کرے تو درست ہے اور ظہر کا فرض اوست
 وادھو جاوی لگے چھ جمعہ اوست واجب نہ تھا یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے اور
 جمعہ کی یاد دہانی کی واسطی چھ شرطیں ہیں پہلی شرط یہ ہے کہ شہر ہو وی خواہ شہر کا
 کنارہ اور شہر کی تفسیر میں اختلاف ہے بعضوں کی نزدیک شہر وہ جگہ ہے جس
 میں میرا مد قاضی ہو وی کہ شرع کا حکم ہو یا وی اور حد دن کو قائم کری اور بعضوں
 کی نزدیک شہر وہ جگہ ہے کہ جس وقت کہ وہاں کی لوگ جمع ہوں تو وہاں کی بڑی
 مسجد میں نہ سماوین اور شرح وقایہ میں اسی قول پر فتویٰ ہے خلاصہ یہ کہ جو
 مقام ایسا ہے کہ اگر وہاں کی لوگ سب جمع ہوں تو وہاں کی جو سب سے بڑی
 مسجد ہو وی اس میں نہ سماوین تو وہ مقام شہر ہے اور شہر کی کناری کی یہ تفسیر
 کہ جو مقام کہ شہر کی متصل ہو وی اور شہر کی فائدی کی واسطی مقرر ہو وی مثلاً
 گھوڑا دوڑانی کی واسطی یا شکر اوترنی کی واسطی یا تیر اندازی کی واسطی یا مردہ

وذن کرنی کی واسطی یا جنازہ پڑھنی کی واسطی یا اسی طرح دوسری کاموں کی واسطی تقر
 ہو وی تو وہ مقام شہر کا کنارہ ہی اور جمعہ پڑھنا حج کی موسم میں مینا میں خلیفہ کیواسطی
 اور امیر حجاز کیواسطی درست ہی اور امیر موسم کیواسطی اور عرفات میں دن رست نہیں ہی
 اور دوسری شرط یہی ہے کہ بادشاہ ہو وی یا اور سکانات فائدہ جس طرح خطیب
 ہی اور یہ عہدۃ الاسلام میں لکھا ہی اور نائب کی معنی محیط میں لکھی ہیں کہ امیر ہو
 یا قاضی اور دونو ایک ہی بات ہی کیونکہ امیر اور قاضی اور خطیب ایک ہی
مسئلہ شرح اور ادین لکھا ہی کہ مناسب نہیں ہی کہ جمعہ میں خطیب کی سوا
 کوئی دوسرا امام ہو وی **مسئلہ** فتاوی عالمگیری میں لکھا ہی کہ جس شہر میں شاہ
 کافر ہو وی تو وہاں مسلمانوں کو جمعہ پڑھنا درست ہی جس شخص کو مسلمانوں کو
 قاضی ٹھہرا دین کی وہ قاضی ٹھہری گا اور مسلمانوں پر واجب ہی کہ ایک مسلمان شخص کو
 اپنا سردار مقرر کرین اور **طریقہ** شرط یہی ہے کہ ظہر کا وقت ہو وی یہاں تک کہ
 اگر جمعہ کی نماز کی درمیان میں ظہر کا وقت جاتا رہی تو جمعہ باطل ہو وی اور **چوتھی**
 شرط یہی ہے کہ نماز کی پہلی خطبہ ہو وی **مسئلہ** جمعہ میں دو خطبے سنت ہیں اور دونو
 خطبوں میں اللہ تعالیٰ کی صفت اور مومنوں کی واسطی دعا اور نصیحت اور پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم پر درود ہو وی اور کوئی آیت قرآن کی پڑھی اور اونو خطبوں کی درمیان
 میں تہوڑا سا بیٹھی اور بیٹھنی کا یہ اندازہ ہی کہ تمام عضووں میں آرام آ جا وی یعنی
 سستالیوی اور بیٹھی خطبے کو پڑھی اور دوسرے خطبے کو پڑھی سہی کم اور جاڑی کی دنوں میں
 خطبہ دراز پڑھنا مکروہ ہی اور ٹھہرا ہو کی طہارت کی ساتھ خطبہ پڑھی اور اگر بیٹھنے کی بغیر
 طہارت کی کسی فی خطبہ پڑھا تو درست ہو اگر کردہ ہی یہ سب **مسئلہ** شرح اور اسی
 لکھا اور پانچویں شرط یہی ہے کہ جماعت ہو وی اور جماعت کی حد یہی ہے کہ امام
 کی سوا تین مرد ہو دین اور اگر امام کی سجدہ کرنی کی پہلی مقتدی بہاگ جاوین تو اس

صورت میں نام طہر شروع کر لی اگر مقتدی بہاگین اور تین مردہ جاوین یا امام کے
 مسجد کرنی کی بعد بہاگین توان دو نوصورتوں میں امام جمعہ تمام کری یہیہ شرح وقایہ
 میں ہی اور چہمی شرط یہیہ کہ اذن عام ہو دی یعنی تمام لوگوں کو حکم مسجد
 جانی کا ہو دی اور جو شخص وہاں جاوی وہ جانی پاوی یہاں تک کہ اگر ایک
 جماعت مسجد میں جمع ہو وین اور دروازہ مسجد کا بند کریں اور جمعہ ادا کریں تو اس
 صورت میں جمعہ درست نہ ہو دی اور یہیہ شرط حسی اگر بادشاہ اپنی لشکر کی ساتھ
 اپنی گہر میں جمعہ پڑھنی کا ارادہ کری تو اگر اپنی گہر کا دروازہ کھلا رکھی اور آدمیوں
 کی واسطی اذن عام دیوی یعنی حکم دیوی کہ جو چاہی سو چلا آوی تو اسکی نماز درست
 ہو دی عوام لوگ حاضر ہو وین خواہ نہیں اور اگر دروازہ بند کری یا دربانوں
 بیٹھال دیوی دروازوں پر تاکہ لوگوں کو اندر آنی سے منع کریں تو اس صورت
 میں جمعہ درست نہ ہو دی یہیہ مضمون محیط کا ہی **مکملہ** جس مقام کی شہر ہو وین
 شک ہو دی اور وہاں کی لوگ جمعہ ادا کریں جمعہ کی سب شرطوں کی ساتھ تو
 مناسب ہی کہ وہاں کی لوگ جمعہ کی بعد چار رکعت طہر کی نیت سی احتیاط کیواسطی
 پڑھ لیوین اسواسطی کہ اگر جمعہ ادا نہ ہوا ہو دی تو پھر پڑھنی سی اسوقت کا فرض
 اس سی بی شبہہ ادا ہو جاوی یہیہ مضمون محیط کا ہی اور کثر العباد میں قیامی
 واقعات سی لکھا ہی کہ قاضی بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کہاہی کہ چار رکعت جو جمعہ
 بعد طہر کی نیت سی ہماری ملک میں پڑھی جاتی ہیں اور چاروں رکعت میں فاتحہ کی بعد سورہ
 ہی پڑھی اسواسطی کہ اگر وہ چاروں رکعتیں جو فرض ہو جاوین گے تو سورت پڑھنا
 کچھ ضرر نہ کریگا اور اگر جمعہ کی نماز صحیح ہوگی اور یہیہ چار رکعت سنت ہو جاوی
 تو سنت میں سورت پڑھنا واجب ہی **مکملہ** شرح وقایہ میں لکھا ہی کہ جو
 شخص کہ جمعہ کی سوای سب نمازوں میں امامت کی لائق ہی وہ جمعہ میں ہی امامت کی

لائق ہی مسئلہ فتاویٰ محیطین لکھا ہی اور مسافر لوگ جب کہ جمعہ کی روز شہر میں
 حاضر ہو دیں تو اکیلی اکیلی نماز ظہر کی پڑھ لیوں اور اس طرح سی شہر کی لوگ جبکی اونکا
 جمعہ فوت ہو وی اور قیدی اور بیمار اکیلی اکیلی ظہر پڑھ لیوں کیونکہ اونکی واسطی عمت
 مکروہ ہی مسئلہ اور معذور اور قیدی کی ظہر جماعت کی ساتھ جمعہ کی روز شہر میں نہ
 ہی جب کہ معذور کا حکم بیان کیا تب غیر معذور کی ظہر بلاشبہ مکروہ ہو وی یہی شرح وقایہ
 مضمون کا خلاصہ ہی مسئلہ اور گنہگار کی لوگ اور تنگ کی لوگ جن پر جمعہ واجب نہ
 دی جمعہ کی روز ظہر جماعت کی ساتھ پڑھیں اذان اور اقامت کہہ کر یہی مضمون شرح
 اور ادکا ہی مسئلہ اور جس شخص کو عذر نہیں ہی اوس شخص کو جمعہ کی نماز کی
 پہلے شہر میں ظہر پڑھنا مکروہ ہی اور پھر ظہر پڑھ کی جمعہ کی نماز کی واسطی دوزخا جسوقت کہ امام
 جمعہ کی نماز میں مشغول ہو وی ظہر کو باطل کر تا ہی جمعہ کی نماز پادوی یا نہیں یعنی ظہر
 پڑھ لیوی پہلی جو پڑھی تھی وہ باطل ہوئی اور جو شخص کہ جمعہ کی نماز میں تشہد میں
 یا سہو کی سجدی میں ملی تو وہ شخص جمعہ کی نماز پوری کر سی ظہر نہ پڑھی اوسنی جو پایا
 یہی مضمون شرح وقایہ کا ہی مسئلہ شرح وقایہ میں ہی کہ جب پہلی اذان
 ہو وی تب سب کوئی خریدنا بیچنا چھوڑ دیوں اور جمعہ کی نماز کی واسطی دوزخا
 اور شرح اور اذین لکھا ہی کہ جسوقت کہ مؤذن جمعہ کی روز دوپہر پڑھلی پہلی اذان ہی
 تب خریدنا اور بیچنا چھوڑ دیوں اور جمعہ کی طرف متوجہ ہو دیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ
 فرمایا ہی اِذَا نُذِرَ لِلْقُلُوبِ مَآلِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَ
 ذَرُوا الْبَيْعَ یعنی جب اذان کہی جاوی نماز کی واسطی جمعہ کی روز دوپہر تب
 اللہ کی یاد کرنی کی طرف اور چھوڑ دو تم سب خریدنا اور بیچنا اور بیع کی لفظ آیت
 میں ہی اوس سے یہ مراد ہی کہ بیع ہو وی خواہ دوسری چیز کہ جس میں آدمی مال
 بیع کی مشغول ہو جاوی اور جمعہ پہل جاوی لیکن بیع کا ذکر اس واسطی کیا کہ بیع

آدمی کی مقصد و نیت میں بڑا مقصد ہی اور اوس میں آدمی کا فائدہ ہی سو خبردار
 کرنی کی واسطی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **سُئِلَ عَنْ شَرْحِ** اور اوس میں فتاویٰ حجت سی
 لکھا ہے کہ اصل یہی ہے کہ اذان جمعہ کی روز منارہ پر یہودی اس واسطی کہ اذان دینے
 نزدیک کی آدمی کو خبر کرنی کی واسطی ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ**
آمَنُوا إِذَا نُدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمٍ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ
وَذَرُوا الْبَيْعَ معنی اسکی یہ ہے کہ اسی شیعہ کی مکتون پر ایمان لانی والی کو گویا
 کہ اذان کہی جاوی نماز کی واسطی جمعہ کی روز تب دوڑو تم سب اللہ کی یاد کرنی کی خاطر
 اللہ کی یاد کہنا نماز اور خطبہ کو یعنی خواہ بیش کر و نماز اور خطبہ کی طرف اور اسکی
 واسطی دوڑو اور کوشش کرو اور چھوڑ دو خریدنا اور بیچنا **سُئِلَ عَنْ شَرْحِ**
 وقایہ میں لکھا ہے کہ سب امام خطبہ پڑھنے کو اوٹھی تب نماز اور بات کرنا حرام ہو جاوے
 بہت تک کہ خطبہ تمام نہ ہو وی اور جب امام منبر پر بیٹھی تب اذان کہی جاوی دوسری
 بار امام کی آگے اور لوگ امام کی طرف منہ کر کے خطبہ سنیں اور امام کھڑا ہو کے
 باطنہات دو خطبہ پڑھے ان دونوں کی بیچ میں ایک بار بیٹھی اور جب خطبہ تمام ہو
 تب اقامت کہی جاوی اور امام آدمیوں کی ساتھ دو رکعت نماز پڑھے **سُئِلَ**
 کنز العباد میں لکھا ہے کہ ایک مرد ہے کہ وہ جمعہ کی روز خطبہ پڑھتی وقت یاد
 کری کہ میں نے فجر کی نماز نہیں پڑھی تو اوٹھی اور فجر کی نماز کی قصا پڑھی اور
 خطبہ نہ سنی جیسا کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے **مَنْ تَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ**
نَسِيَهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ لَكَ فِيهَا يَوْمًا یعنی جو شخص کہ
 نماز کی وقت سو گیا یا اوس نماز کو بھول گیا اور اسکی بیوی اسکی نماز قضا
 ہو گئی تو چاہے کہ اوس نماز کو پڑھے جس وقت کہ اوسکو یاد کیا اسواسطی
 کہ جس وقت کہ اوسنی یاد کیا ہے وہی اوس نماز کا وقت ہی اور دوسری اس واسطی

کہ اگر وہ خطی کی بعد فجر کی قضا پڑھی گا تو اس کا جمعہ فوت ہو گا اور فتاویٰ محیط میں یہی
 لکھا ہے **فائدہ** کنز العباد میں یہاں ہے کہ جمعہ کی روزہ کا امام پہلی
 رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسرے میں سورہ منافقون پڑھی **مسئلہ** کنز العباد
 میں ہے کہ جمعہ کی روز غسل کرنا سنت ہے **مسئلہ** کنز العباد میں صلوٰۃ مسجود
 سی لکھا ہے ہماری عالمن کی قول کی موافق اور پراسد کی رحمت ہو جو کہ حد
 حدث میں مل جاتا ہے یعنی اگرچہ کئی حدیث ہوئی لیکن ایک ہی میں داخل ہو جاتا ہے
 جس طرح کسی ایک سلمان ہے کہ اس کو حدیث ہو اور پھر جنابت بھی ہوئی اور
 عید کا روز تھا یا عرفی کا یا جمعہ کا تو جب وہ ایک غسل کرے یگانہ سے غسل اور سی
 ادا ہو جاوے گی **مسئلہ** کنز العباد میں سراجیہ سی لکھا ہے کہ جو شخص کہ جمعہ میں
 جادی اور سکی واسطی سب سے کہ خوشبو ملے پوی اور اچھا کپڑا پہن پوی اور
 ذخیرہ سی لکھا ہے کہ جمعہ اور عیدین میں سوار ہو کی جانا دہشت نہیں ہے **نثر**
 چلنا افضل ہے **فصل** اٹھائیسویں عیدین کی نماز کی بیان میں
مسئلہ مستحب ہے کہ عید فطر کی روز نماز کی پہلی کہانا جادی اور سوار
 کری اور خوشبو ملی اور اپنا اچھا کپڑا پہری اور صدقہ فطر کا ادا کری اور مسجد کی
 طرف بکیر آہستہ آہستہ کہتا ہو جادی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہے اور
 صدقہ فطر کا بیان ہم اگی کریں گی **مسئلہ** اور عید کی نماز کی پہلی نفل نہ پڑھی
 اور جو شرط کہ جمعہ کی واسطی ہے وہی شرط عید کی واسطی بھی ہے واجب ہونے
 اور ادا ہونے کی حق میں یعنی جس شخص پر جمعہ واجب ہے عید بھی واجب ہے
 اور جس شہر میں جمعہ ادا ہو وی عید بھی ادا ہو وی مگر خطبہ عیدین میں سنت ہے
 اور جمعہ میں فرض یہہ شرح وقایہ سی لکھا **مسئلہ** اور عید کی نماز کا وقت
 شروع ہوتا ہے جب آفتاب ایک یا دو تیری کی برابر بلند ہوتا ہے اور باقی مینا ہی

۱۰

جب تک کہ آفتاب نہیں ڈھلتا ہی اور جب آفتاب ڈھلتا تب پہرہ وقت نہیں بہتا ہی یہ
 مختصر قدوری اور قادی محیط میں ہی اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہی مسئلہ
 اور امام معتدیوں کی ساتھ دو رکعت نماز پڑھی اس طرح سی کہ پہلی تکبیر تحریمہ کی کہے
 تب ثنا پڑھی بعد اسکی تین تکبیریں کہی تب فاتحہ اور سورہ پڑھی تب رکوع کرتی تکبیر پڑھا
 ہوا اور دوسری رکعت میں پہلی قرآن پڑھنا شروع کرتی تب بعد قراءت کی تین تکبیر
 کہی اور رکوع کی واسطی دوسری تکبیر کہی اور پہلے تکبیریں جو زیادہ ہیں ان میں ہاتھ
 اوٹھاوی اور نماز کی بعد دو خطبہ پڑھی ان دونوں میں صدقہ عطر کا احکام بتلاوی یہ
 شرح وقایہ میں ہی مسئلہ اور اگر امام نے نماز عید کی پڑھی اور کسی شخص نے اسکی
 نماز نہ پڑھی تو وہ شخص اس کی قضائے پڑھی یہ شرح وقایہ اور مختصر قدوری میں
 مسئلہ اور اگر عید کی نماز کسی عذر سے پہلی روز نہ پڑھی گئی تو دوسری روز پڑھی
 اور تیسری روز نہ پڑھی یہ مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوری اور قادی محیط
 اور عمدۃ الاسلام کا ہی مسئلہ اور عید اضحیٰ کے احکام عید فطر کی موافق ہیں اور
 عید اضحیٰ میں سب ہی کہ جب تک نماز نہ پڑھی جاوی تب تک کہا نا نہ کہاوی اور نماز
 پہلے کہا نا کہا نا کردہ نہیں ہی اور اسی پر فتویٰ ہی اور عید اضحیٰ میں بلند آواز نہی اہ میں
 تکبیر کہی اور خطبے میں تکبیر شریق اور قربانی کی احکام بتلاوی اور اگر کسی عذر سے
 بغیر عذر کی نماز نہ پڑھی گئی تو تین روز تک نماز درست ہی اور بعد اسکی نہیں اور
 عرفہ کی روز واقفون کی مشابہت کی واسطی جمع ہونا کہ معتبر چیز نہیں ہی کہ اس سے
 ثواب ہو وی ہوا اسطی کہ ایک مکان خاص کو عرفات کہتی ہیں اس میں حاضر ہونے کا
 حکم اسکی نزدیکی کی واسطی پایا گیا ہی اور عرفات کی سوائی دوسری مکان میں نہیں
 یہ شرح وقایہ میں ہی فائدہ اور واقفین ہوتے ہیں ان لوگوں کو جو ذی الحجہ کی
 تین تاریخ کو عرفات میں حاضر ہوتے ہیں مسئلہ اور تکبیر شریق کی یعنی اللہ اکبر

اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 کی جماعت کی ساتھ پڑھا جاویں شہر کی مقیم پراور اوس عورت چرہ سنی مرد کی ساتھ اقتدا
 کیا ہی اور اوس مسافر جو مقیم کا مقتدی ہی ایام تشریق کی آخر روز کی عصر تک از
 ہی پیشہ شرح وقایہ میں ہی **فائدہ** اور ایام تشریق کا نوین ذی الحجہ کی فجر سی تیرہ
 ذی الحجہ کی عصر تک ہی **مسئلہ** اور مقتدی بکثیر تشریق کی ترک نہ کری اگرچہ
 امام ترک کری **مسئلہ** فتاویٰ محیطین ہی کہ باہر ٹھکانا عید گاہ کی طرف عید کی نماز کی
 واسطی سنت ہی اگرچہ جامع مسجد میں سب آدمی سماوین **مسئلہ** محیطین ہی کہ
 شہر ہی دور نہ جاوین بلکہ شہر کی کناری میں عید کی نماز پڑھیں اس واسطی کہ عید کی نماز
 درست ہوئی کی شرط شہر ہی اور شہر کا کنارہ ہی شہر ہی **فصل** **تیسویں** **مجموع**
کی نماز کی بیان میں مختصر قدوری میں لکھا ہی کہ جس وقت کہ در شہر میں کاخ
 زیادہ ہووی تو اس وقت امام دو گروہ کری ایک گروہ کو دشمن کی طرف کری
 اور دوسری گروہ کو اپنی بھیجی اور اس گروہ کی ساتھ ایک رکعت پڑھی دوسری
 ساتھ اور جب دوسری سجدی سی سر اٹھاوی تب ہی گروہ دشمن کی طرف جاوین
 اور دوسرا گروہ جو دشمن کی طرف گیا تھا وہ آوی تب امام اول سبہون کی ساتھ
 ایک رکعت پڑھی دوسری کی ساتھ اور تشہد پڑھی اور سلام پھیری اور یہ گروہ
 سلام نہ پھیرین اور دشمن کی طرف جاوین اور پہلی گروہ آوین اور نماز پڑھیں اکیلی
 اکیلی ایک رکعت دوسری کی ساتھ بغیر قرات کی اور تشہد پڑھیں اور سلام پھیرین
 اور دشمن کی طرف جاوین تب دوسری گروہ آوین اور ایک رکعت سجدی کی
 ساتھ باقرات اور تشہد پڑھیں اور سلام پھیرین یہ مسافر کا مسئلہ ہی اور اسی ہی
 فجر کا مسئلہ ہی بوجہا گیا یہ اگر امام مقیم ہوئی تو پہلی گروہ کی ساتھ دو رکعت پڑھی اور
 دو رکعت دوسری گروہ کی ساتھ اور مغرب میں پہلی گروہ کی ساتھ دو رکعت پڑھی

اور دوسری کی ساتھ ایک رکعت اور نماز پڑھنی کی حالت میں لڑائی نہ کریں اور اگر
 لڑائی کریں گی تو نماز باطل ہوگی اور اگر اس قدر خوف ہو دی کہ گھوڑی سی اور تیری نہ سکین
 تو اکیلی اکیلی سوار ہوئی نماز پڑھیں رکوع سجدہ اشاری سی کریں اور اگر قبلہ کی طرف
 منہ نہ کر سکین تو جسطرف چاہیں منہ نہ کریں یہاں تک مضمون مختصر قدوی کا ہی
مسئلہ شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ باطل کرتا ہی نماز کو لڑائی کرنا اور چلنا
 اور سوار ہونا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کام نماز پڑھتی ہوئی منع ہیں کہ نماز پڑھتی جا
 اور یہ کام کرتی جاوین اور اسطرحی کہ ایک کت پڑھ کی جانا دشمن کی طرف او
 پہاگی اوسی نماز کو تمام کرنا تو درست ہی ہے جیسا کہ کہہ چکی **فصل بیسویں**
جناسی کی احکام کی بیان میں **مسئلہ** پیسیر الاحکام میں لکھا ہے
 کہ جب مریض مریض کی قریب ہو دی تب سر نو تو بہ کری اور اگر اوس پر کسی کا
 کچھ ہو ہو دی تو اوس کو ادا کری اور جو کسی سی کچھ دشمنی ہو دی تو اوس کو
 خوش کری اور جو سنت ہو دی جسطرحی ہو پیچہ کی بال کم کرنا اور ناخن ترشوانا
 وغیرہ ہی اون پرستند ہو دی **مسئلہ** جو شخص مریض کی قریب ہو دی اوسکی
 واسطی سنت ہی کہ اوسکا منہ قبلہ کی طرف کیا جادی داہنی کروٹ اور کلمہ
 شہادت کا سکھلا دیا جادی یہ مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوی اور
 ہدایہ کا ہی **مسئلہ** عمدۃ الاسلام میں لکھا ہے کہ اوسکی نزدیک بیہوشی کی شہادت کا کہیں
 کلہ شہادت کہنی کا اوسکو حکم نہ کیا جاہی شاید کہ تنگدلی اور بی خبری سی دوسری
 بات کہہ دیوی اور یہی پیسیر الاحکام میں بھی لکھا ہے کہ اوسکی نزدیک کلمہ شہاد
 زور زور کہی ہی اوسکا یاد دلانا ہی **مسئلہ** اور جب مریض تب اوسکی ڈاڑھی
 باندھی اور اوسکی آنکھ بند کری اور خوشبو آگ پر کہہ کی اوسکا تخت اور کفن باسی
 اور باسنی کا شمار طاق ہو دی یعنی ایک یا تین یا پانچ مرتبہ اور باسنی میں تخیم مرد س

اور تخت پر رکھی اور کپڑی اتاری اور اوسکا عورت چپاوی اور ایک پٹی کپڑی کی
جو اوسکی عورت غلیظہ چپالی لکی اوسکی عورت پر رکھی اسی پر فتویٰ ہی آسانی کی واسطی
اور عورت غلیظہ دباؤ دکر اور خضیون کو کہتی ہیں اور وضو کر داوی بغیر کھلی اور بغیر
استنشاہ کی اور اوس مردی کی اوپر وہ پانی جاری کری کہ جسکو بیک پتی یا استنشاہ کی
ٹال کی جوش کیا ہو وی بعد تر یا وہ صفائی کیواسطی ہی اور اگر سرک پتی یا استنشاہ کا پانی
نہ ہو وی تو فقط خالص پانی کفایت ہی اور اوسکا سر اور ڈال پٹی کھلی خیر دسی دہو وی
ناکہ خوب صاف ہو جاوی بعد اوسکی مردی کو بائین کروٹ لٹاوی اور غسل دیوی مقد
کہ جو بدن تخت سی ملا ہو وی اوسکو پانی پہنچے تب بعد اسکی دہنی کروٹ لٹاوی اور
اوسی طرح غسل دیوی اور پہلی بائین کروٹ لٹا نا اوسواسطی کہ جسین دہنی طرف
غسل شروع ہو وی تب اوسکو کھنکے دیکر پٹیلی اور اوسکی شکم کپڑے ہر مٹی او
جو کچھ کھلی اوسکو دہو وی اور اوسکی وضو اور غسل کو نہ دہاوی تب بعد اسکی
ایک کپڑی سی پانی پونچھی اور اوسکا ناخن نہ تراشی اور اوسکی بال میں لنگھی نہ کری
اور اوس کی سر اور ڈال پٹی پر خوشبو ملی اور سجی کی عضو پر کا فور ملے اوسواسطی
کہ خوشبو سنت ہی اور سجی کی عضو میں خوشبو ملنی کی واسطی بہت بہترین سبب
زیادہ بزرگی کی یہ شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر قدوسی کا مضمون ہی **فائدہ**
اور سجی کی عضو یہ ہیں پیشانی اور ناک اور دونو ہاتھ اور دونو زانو اور دونو
قدم **مسئلہ** شرح وقایہ میں لکھا ہی کہ سنت کفن کی مردی کیواسطی ازار اور
لفافہ ہی اور لفافہ کہتی ہیں اوس چادر کو جو سب کپڑوں کی اوپر لپیٹی جاتی ہی اور ستار
نی عمامہ ہی پسند رکھا ہی مگر خوب نہیں اور عورت کی واسطی پیراہن اور ازار اور
دامنی اور لفافہ اور سینہ بند جس سی اوسکی لپتان باندھی جاوین سنت ہی اور
مرد کیواسطی ازار اور لفافہ ہی کفایت ہی اور عورت کی واسطی ازار اور لفافہ اور

دامنہ ہی کفایت ہی مسئلہ اور ضرورت کی وقت جو کچھ موجود ہو وہی کفایت
 ہی یہی عمدۃ الاسلام میں ہی مسئلہ بدایہ میں لکھا ہی کہ مرد کو ایک ہی کفن دینا
 کر دہ ہی اگر ضرورت کی وقت درست ہی فائدہ لفاذہ اسقدر ہو وہی کہ سر کی بال
 سی قدم تک چھپاویں اور ازار ہی سر کی بال سی قدم تک ہو وہی یہی مضمون محیط کا
 ہی فائدہ اور دامنہ اس کو کہتی ہیں جو سر پر اوڑھائی جاتی ہی وہ دگر کی
 لانی اور ایک بالشت کی چوڑی ہو وہی اور سینہ بند تین گز کی لانی اور بغل سی
 زانو تک کی چوڑی ہو وہی یہی مضمون چلی کا ہی اور پیراہن گردن کی جڑ سے
 قدم تک ہو وہی یہی مضمون شرح اور ادکا ہی مسئلہ عمدۃ الاسلام
 سترچی ہی لکھا ہی کہ ایک مرد مر گیا اور اس کو مقدور کفن کا نہ تھا تو خلق پر
 فرض ہوا کہ اس کو کفن دیوین اور اگر بعضوں کو مقدور نہ ہو وہی تو وہ
 لوگ مقدور والوں ہی کفن طلب کریں مسئلہ او پہلی لفاذہ بچا دہی تب
 اس کی اوپر ازار تب مردی کو پیراہن پہنا کی ازار پر رکھی اور ازار کو پہلی تین
 طرف سی لپیٹ تب دامنہ طرف سی لپیٹ تب بعد اس کی لفاذہ ہی اس طرح لپیٹی
 اور عورت کو پہلی پیراہن پہنا وہی اور اس کی سر کی بال کو دو حصہ کر کے
 اس کی چھائی پر پیراہن کی اوپر رکھ دیو تب اس کی اوپر دامنہ اوڑھادی
 تب اس کی اوپر لفاذہ لپیٹی اور اگر کہل جانی کا خوف ہو وہی تو کفن کو باندھ دیو
 یہی شرح و فایہ میں ہی مسئلہ اور سینہ بند عورت کا سب کفنوں کی اوپر
 پیراہن یہی برجنڈی کا مضمون ہی مسئلہ شرح اور ادین ینابیع سے
 لکھا ہی کہ جو کچھ کہ آدمی کی واسطی زندگی میں پیرنا حلال ہی مرد ہو وے
 خواہ عورت تو اس کی پڑی کا کفن دینا ہی حلال ہی مرد کی بعد اور افضل ہی
 سفید کپڑا اور اس کو خواہ دھوپا ہی مضمون محیط کا ہی مسئلہ اور اس پر ناز

چنانچه فرض کنایہ بی یونی ایک شخص پڑا تو سب سی ساقط ہو جاوی اور اگر کوئی نہ ادا
 کرتی تو سب گنہگار ہووین ورنہ ناجزائی کی یہیہ ہی کہ پہلی بیکری کی دونو ہاتھوں
 کان تک دھاتا ہوا پہ بعد اسکی ہاتھ اوٹھاوی ورنہ شاپڑی پہ دوسری بیکری
 کہی ورو دہیجی نبی علیہ السلام پہ تیسری بیکری ورنہ دعا پڑی پہ چوتھی بیکری
 اور سلام پہیہ اور اس مختارین قراءت اور تشہد نہیں ہی یہیہ مضمون شرح
 وقایہ کا ہی فائدہ اور نماز جہازی کی چار بکریں ہن اور جہازی کی نماز ادا کرنے
 کی یہیہ ترکیب ہی کہ پہلی نیت کری سطح پر تونیت ان اودی اکبر تک کبریات صلوات علیہ
 التاء علیہ تعالیٰ والصلوة علی النبی والدعاء لهذا المیت متوجہا فی اہل اللہ
 الشریفہ اللہ اکبر اور اگر عورت ہو وی تو لہذا المیت کہی اور امام ہو وی
 تونیت امام ہوئی کی کری اور مقتدی ہو وی تونیت اقتدائی کری اور نیت کی بعد میں تیسری
 ہاتھوں کو کان تک دھاتا ہوا اور پہلی بیکری بعد سبحانک اللہم وجہدک وبارک
 اسمک و تعالیٰ جدک و جل شأؤک ولا الہ غیرک کہی ورنہ دوسری بیکری ورو دوسری
 بیکری بعد یہیہ ورو دہیجی اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت و سلمت
 وبارکت ورحمت ورحمت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک
 حمید حمید اور ورو دہیجی کی تیسری بیکری اور تیسری بیکری بعد یہیہ دعا پڑی
 اللہم اغفر لحینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا
 وذکرنا وانسانا اللہم من حیثہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن
 توفیقہ منا فاق وقہ علی ایمان یہیہ پڑہ کر چوتھی بیکری ورنہ اگر وہ مردہ
 نہ کا ہو وی تو تیسری بیکری بعد اللہم اجعلہ لنا فرطاً واجعلہ لنا شفا
 ومشفعاً یہیہ پڑہ کر چوتھی بیکری اور اگر مردہ نہ کی ہو وی تو اجعلہ کی جگہ پر اجعلہ
 کہی ورنہ شافعا ومشفعا کی جگہ پر شافعا ومشفعا کہی ورنہ بکریں بند ہی

تب چوتھی تکبیر کی بعد دہائی بائیں سلام کہی اور ان تکبیروں میں ہاتھ نہ اٹھادئی و اگر امام پانچ تکبیر کہی تو مقتدی اسکی تابعداری نہ کرے **مسئلہ** اور جنازی کی نماز میں تہ اور درود اور دعا کوئی چیز چیرسی نہ پڑھے یہی شرح اور ادسی لکھا ہی **مسئلہ** ہدایہ میں لکھا ہی اور جو شخص کہ نماز پڑھے وہ مردی کی سینہ کی برابر کھڑا ہو دی مردہ عورت ہو وی خواہ مرد اسواسطی کہ سینہ دل کی جگہ ہی اور دین میں ایمان کا نور ہی تو سینہ کی برابر کھڑا ہونا ثقافت کی طرف اشارہ ہی اسکی ایمان کی سبب **مسئلہ** شرح اور ادین صلوٰۃ مسعودی لکھا ہی کہ اگر جنازی کے نماز میں قہقہہ مار کی منی تو طہارت باقی ہی نماز کو دہرا کی شروع کرے **مسئلہ** اور بہتر ہی امامت کی واسطی بادشاہ تب قاضی تب امام محلہ کاتب ولی میت کا عصبات کی ترتیب سی اور ولی میت کی اجازت سی امامت کرنا درست ہی اور اگر ولی میت کی سوای دوسروں نے نماز پڑھ لی تو اگر ولی میت چاہی تو دہرا وی اور اگر ولی میت نے پڑھ لی تو دوسری لوگ نہ دہرا دین اور جو مردہ بغیر نماز پڑھی ہو دفن کیا گیا تو اس کی قبر پر نماز پڑھی جاوی جب تک کہ شبہ ہو وی کہ وہ مردہ ٹرا نہیں ہی اور اسکا اندازہ تین روز تک کا ہی یعنی تین روز تک نماز پڑھی جاوی سب مضمون شرح وقایہ کا ہی فائدہ **عصبہ** بعضی قرابت والی کا نام ہی اور عصبات بیان فرائض کی کتاب میں مفصل ہی مگر اس میں ضرورت کی موافق بیان کرنا جو جس عصبہ کو ہم پہلی کہیں گی سو امامت کی واسطی ہی پہلی مقرر ہوگا اور جسکو چھی کہیں گی سو امامت کی واسطی چھی مقرر ہوگا اور جو ترتیب لکھی ہی اسکی یہی حنی بن عصبہ کی ششم یہی پہلی میت کی اولاد جس طرح بیات بعد اسکی یوتا او پنجی جہان تک حساب کر دوسرے میت کی جڑ جس طرح باپ تب بعد اسکی دادا تیسری میت کی باپ کی اولاد جس طرح بہائی تب بعد اسکی بیٹا اور جہان

پہنچے حساب کرو چوتھی دادا کی اولاد جس طرح چچا تب بعد اس کی چیمپا بھائی اور جیانی
 پہنچے حساب کرو مسئلہ اور جو لڑکا کہ پیدا ہوا اور مر گیا تو اگر رویا ہو وی تو اس کا
 نام رکھا جاوی اور غسل دیا جاوی اور اس پر نماز پڑھی جاوی اور اگر نہ رویا ہو وی
 تو ایک پارچہ کپڑی بن لپیٹا جاوی اور نماز نہ پڑھی جاوی اور غسل دیا جاوی یہ شرح
 وقایہ میں ہے مسئلہ ایک کاغذ اور اس کا ولی مسلمان تھا تو اس کا ولی غسل دیو
 جس طرح جس چیز میں دھوی جاتی ہیں مسلمان کی طرح سی نہیں یعنی ہوسکی غسل کو وضو
 سی شروع نہ کری اور دہنی طرف سے شروع نہ کری اور اس کو ایک پارچہ کپڑی میں
 لپیٹی اور ایک غار کہو دی اور اس کو اس میں ڈال دیو یہ شرح وقایہ میں ہے
 مسئلہ اور سنت ہی جنازی کی اوٹھانی میں چار آدمی اس طرح پر کہ اس کی آگ کی
 پایہ اور پچھی کی پایہ کو اپنی دہنی کندھی پر رکھیں تب اس کی دوسری طرف کی آگ کی پایہ او
 پچھی کی پایہ کو اپنی بائیں کندھی پر لیوین اور جنازی کو جلدی لیجاوین اور دوسری نہیں
 یہ شرح وقایہ میں ہے یہ جنازہ اوٹھانی کی ترکیب جو شرح وقایہ میں لکھا ہے اس طرح
 محیط میں سننے ہی اور لکھا ہی کہ یہ سنت ہی جس وقت کہ بہت سی اوٹھانی والی
 ہو دین کہ ایک سی ایک لیوین تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ اوٹھانی والا شروع
 کری مردی کی دہنی طرف کی آگ کی پایہ سی اور وہ پایہ اوٹھانی والا کا ہی دہنی
 ہو وی اور جنازہ کندھی پر سی رکھنی کی پہلی ٹھہنا کر وہ ہی اور جنازی کی پچھی چلنا
 مستحب ہی اور قبر کہو دی اور لحد بناوی اور مردی کو لحد میں جو قبر سے قبلہ طرف ہی
 رکھی اور اس کا رکھنی والا کہی بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ اور مرد کا
 منہ قبلہ کی طرف کر دیو اور جو کفن کہلنی کی خوف سے کفن میں گرہ باندھی تھی سو
 کہول دیو اور کچی اینٹ اور بانس قبر میں برابر رکھی اور دفن کی وقت عورت کی
 قبر پر کپڑی سی پردہ کری مرد کی قبر پر نہیں اور بختہ اینٹ اور کٹھی قبر میں بچا کر وہ

پہرانیٹ اور بانس بھائی کی بعد مٹی دیوی اور قبر کو اہی پشت گری اور مربع نہ گری یہ
شرح وقایہ میں ہے **مسئلہ** قراتی محرم عورت قبر میں اور مری عورت کی دفن کرنی کی
واسطی اور اگر قراتی محرم نہ ہو دین تو بیگانی لوگ جو بڑھی اور نیک ہو دین وہ
اور ترین اور اگر بڑھی نہ ہو دین تو جو ان لوگ جو پرہیزگار اور نیک ہو دین وہ
اور ترین یہ مضمون کنز العباد کا ہے **مسئلہ** کنز العباد میں منافع سی کچا ہی کہ جنا
جبری قبلہ طرف رکھی اور مردی کو اس میں سے اوٹھا دی تب بعد میں کہی **مسئلہ**
اور جو شخص کہ سمندر میں کشتی یعنی جہاز میں مر گیا تو اسکو غسل دیوی اور کفن دیوی
اور اس پر نماز پڑھی اور سمندر میں اسکو ڈال دیوی اس واسطی کہ اسکی دفن میں
عذر ہی یعنی سمندر میں جہان زمین نہ ہو دی یہ کنز العباد میں سراجیہ سی لکھا ہے
مسئلہ اور قبر آدمی کی قدر برابر طول ہوئی اور آدمی کی آدمی قدر برابر چوڑی
اور قبر کی گہرائی ناف تک یا گردن تک کی ہو دی یہ مضمون کنز العباد کا ہے
مسئلہ اور بلاذن ولی میت کی دفن کی پہلی پر نہ آوین **مسئلہ** کنز العباد
لکھا ہے کہ ایک شخص کی تین جنازی کی نماز کی تکبیر فوت ہوئی تو تکبیر و ن کو جو
فوت ہوئی میں قضا کری بغیر دعا کی جب تک کہ جنازہ زمین پر رکھا ہو اسے
اس واسطی کہ اگر قضا کر بکا دعا سمیت تو مردی کو اوٹھا لیجاوین گی تب اسکی
تکبیر فوت ہو گئی اور جب مردہ اوٹھا لیجاوین تب تکبیر موقوف کر دیوین اس واسطی کہ
نماز مردی پر ہوئی ہی اور مردہ نہیں ہی **فصل اکتیسون شہید کی**
بیان میں جو شخص کہ ظاہر اور بالغ ہوئی اور تیز چیر سی مارا جاوی ظلم کی ماہ
اور اس ماری کی بدلی میں مال دنیا واجب نہ ہو دی یعنی وہ قتل خطاسی ہو دی
یا کافرون کی لڑائی کی میدان میں مردہ زخمی پایا جاوی تو وہ شخص شہید ہی و اسکا
یہ حکم ہی کہ جو کبر اکہ مردی کی واسطی مقرر ہی اسکی سوای جو کچہ ہو دی حطہ پوشتین

اور قبا و تاج اور تہا و اور موزہ ہی تو اوسکو اتار لیو لی اگر کفن کی قسم کی کوئی
چیز کم ہو وی جس طرح ازاد وغیرہ ہی تو اوس میں زیادہ کری تاکہ کفن اوسکا پورا
ہو جاوی اور اگر کفن کی قسم سی کوئی چیز زیادہ ہو وی تو اوسکو اتار لیو لی
اوسکو غسل نہ دیو لی اور اوسپر نماز پڑھی اور اوسکو خون سمیت دفن کری یہ مضمون
شرح وقایہ کا ہی **فائدہ** قتل خطایہ ہی جس طرح سی ایک مسلمان فی مشرکون کے
طرف تیر مارا اور وہ تیر کسی مسلمان کی لگا تو یہ قتل خطایہ ہی اس میں مال دینا
واجب ہے **مسئلہ** وہ شہید ہی جسکو مشرکون نے مارا یا لڑائی کی میدان میں لڑی
مردہ پایا گیا یا مسلمانوں نے ظلم کی راہ سے قتل کیا اور اوس قتل کی بدل مال
نہیں واجب ہے تو اوسکو کفن دیو لی اور اوسپر نماز پڑھی اور غسل نہ دیو لی
یہ مضمون ہدایہ کا ہی **مسئلہ** اور جس شخص کو اہل حرب یا اہل بغی پادہ زن
فی قتل کیا کسی دیار سے قتل کیا ہو وہ شہید ہی یہ مضمون ہدایہ کا ہی **فائدہ**
اہل بغی وہ شخص ہی جو مسلمان بادشاہ سے بغلاف ہو وی **مسئلہ**
اگر لڑکا اور جنب اور حیض اور نفاس والی عورت اور جو شخص کہ شہر میں
مارا ہو یا پاجاوی اور اوسکا قاتل نہ معلوم ہو وی اور جو شخص کہ حد یا قصاص
کیواسطی مارا جاوی اور جو شخص کہ زخمی ہوا اور کچھ زندگی کا فائدہ لیا جس طرح
سویا یا کہا یا یا یا یا علاج کیا یا اوسکو خیمہ میں جگہ دی یا لڑائی کی میدان سے نہ
باہر نکالا یا ایک نماز کی وقت تک ہوش سی رہا یا کچھ وصیت کی ان سب کو غسل
دیا جاوی اور ان پر نماز پڑھی جاوی اور اگر بنی ہوئی کی سب سے یا رہنری کی
سب سے قتل کیا گیا تو وہ غسل دیا جاوی اور اوسپر نماز پڑھی جاوی
فصل تیسون عجیبین نماز پر مبنی کی بیان میں
روض اور نفاس پڑھنا درست ہی اگر چہ معتدی کی پیٹھ امام کی پیٹھ کی طرف ہو وی

مگر اسکی نماز نہ درست ہوگی جس کی بیٹہ امام کی منہ کی طرف ہوگی اسواسطی کہ وہ امام کی آگے
 ہو گیا اور کزوہ ہی نماز پڑھنا کعبہ کی اوپر اسکی تعظیم کی واسطی **مسئلہ** ایک امام کی
 ساتھ لوگوں کی اقتدا کیا کعبہ کی گرد حلقہ باندہ کی اور اون میں نی بعضی اپنی امام ہی
 زیادہ نزدیک ہیں کعبہ کی طرف یعنی امام دو گز کی فرق پر ہی اور مقتدی ایک گز کے
 فرق پر کعبہ ہی تو اس صورت میں وہ شخص اگر اسکی طرف ہی جس طرف امام ہی تو نماز
 نہ ہوگی اور اگر دوسری طرف ہی تو درست ہوگی خلاصہ یہی ہے کہ کعبہ میں چار طرف ہیں چار
 دیوار کی حساب سے تو پہر جو شخص کہ اس طرف کھڑا ہے کہ جس طرف امام ہی تو وہ
 شخص مشبوت کہ کعبہ کی طرف امام ہی زیادہ نزدیک ہی وہ امام کی آگے ہی بخلاف
 دوسری تین طرف کی کہہ ہی ہونی والوں کی کیونکہ جو شخص کہ اون میں امام ہی یا وہ
 کعبہ کی نزدیک ہی وہ امام کے آگے نہیں ہی یہہ شیع وقایہ میں ہے

چوتھا باب وزی کی بیان میں

اس باب میں سات فصلیں ہیں پہلی فصل وزی کی بیان میں تا
 کہا اپنا جماع ترک کرنا غرضی آفات و طوس نہایت کے ساتھ ہو کر روزہ
 کہتے ہیں اور روزہ رمضان کا فرض ہے سب مسلمانوں کا قفل اور بالغ پر اور
 اسکا ادا کرنا فرض ہی اور اگر کسی عذر سے ترک ہو اسو وی تو اسکا قضاء کہنا
 فرض ہی اور روزہ نذر کا اور کفارہ کا واجب ہی اور اسکی سوا ہی باقی سب نفل ہی
 یہہ شیع وقایہ میں ہی اور رمضان کی روزی اور نذر معین کی روزی کی نیت
 کرنا رات سے دوپہر کی قبل تک درست ہی اور دوپہر کو درست نہیں اور اگر فقط
 نیت روزی کی کری کہ میں روزہ لے گا کہتا ہوں اور مقرر نہ کری رمضان کے
 واسطی یا نیت نفل کی کری تو روزہ رمضان کا درست ہی اور اگر رمضان کی عیسیٰ میں

واجب کی نیت کی تو رمضان کا روزہ اوسی نیت سی ادا ہو جاویگا اور اگر رمضان
یا مسافر رمضان میں دوسری واجب کی نیت کر لیا تو وہی روزہ ادا ہو گا جسکی
نیت کی اور اگر ایک شخص نے ایک روزہ رکھنی کی نذر کی یعنی نذر کی کہ میں فلاں روزہ
روزہ رکھوں گا اور اوس روزہ دوسری واجب کی نیت کی تو وہی واجب ادا ہو
جسکی نیت کی خواہ مسافر ہو وی خواہ مقیم اور روزہ نفل کا ادا ہو تا ہی نفل کی
نیت سی اور صرف نیت سی کہ میں روزہ رکھوں گا اور نیت قبل دوپہر کی کری اور
دوپہر کی بعد نہیں اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کیو سہلی شرط ہی رات سی
نیت کرنا اور مقرر کرنا کہ میں فلاں روزہ رکھتا ہوں یعنی دل میں مقرر کری کہ میں فلاں
روزہ رکھوں گا یہہ شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ** اور جس شخص نے رمضان
یا عید کا چاند اکیلی آپ ہی لکھا تو روزہ رکھی دو نو صورتوں میں اگر چہ اوسکا
قول قبول نہ ہو گا اور اگر افطار کری تو قضا کا روزہ رکھی یہہ شرح وقایہ میں
مسئلہ اگر آسمان میں بدلی یا غبار ہو وی تو رمضان کی مہینی میں
ایک شخص عادل کی خبر کفایت ہی اگر چہ وہ شخص غلام یا عورت ہو وی
یا زنا کی تہمت کیو اوسی لکائی ہو وی اور اوسکی بدلی میں وہ دوسری مارا
گیا ہو وی اور پہاوسنی تو بہ کی ہو وی اور شوال و رذی الحجہ میں دوسرا
ایک داور دو عورت ازاد خردین کہ ہمینی چاند دیکھا اور بغیر بدلی کی شرط ہی
میںون مہینی کی واسطی کہ بہت سی آدمی گواہی دیوں تو اودکا قول قبول کیا جاو
اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بہت آدمی کا اندازہ پچاس مرد کا کیا سی اور
بعضون نے قاضی کی عقل پر چوڑ دیا سی اور یہی بہتر ہی یہہ مضمون شرح وقایہ
اور تیسرے الاحکام کا ہی دوسری فصل میں مذکور کی فاسد
ہونی کی بیان میں اور اوسکے قضا اور

کفاری کی بیان میں جو شخص کہ قصد اجماع کری یا جماع کیا جاو
 قبایح و برین یا کچھ کہاوی یا کچھ پیوی خواہ غذا کیو اسطی خواہ دو اکیو اسطی
 یا سینکھی لگاوی یعنی پچھنا لیوی اور معلوم کری کہ میرا روزہ افطار ہو گیا اور پھر
 قصد اکہا لیوی تو ان سب صورتوں میں قضاء کا روزہ رکھی اور کفارہ دیوی
 ظہار کی کفارہ کی طرح اور کفارہ فقط رمضان کا روزہ قصد فاسد کرنی کی وسطی یا
 دوسری روزی کیو اسطی نہیں یہہ شرح وقایہ میں ہی **فائدہ** اور کفارہ ظہار
 یہہ ہی کہ ایک غلام آزاد کری اس شرط پر کہ وہ غلام دیوانہ اور اندھا اور آو
 دونو ہاتھ اور دونو انگلی کٹی اور دونو پانوں کٹی ہوئی نہ ہو وین یا ایک ہی طرف
 ایک ہاتھ اور ایک پانوں کٹا ہوانہ ہو وی اور وہ غلام مکاتب جو تہوڑا مال ہی
 چکا ہی نہ ہو وی اور مدبر اور ام ولد نہ ہو وی یہہ شرح وقایہ اور تفسیر الاحکام
 مضمون ہی **فائدہ** مکاتب کہتی ہیں اوس غلام کو جسکو اوسکی مالک نے
 لکھ دیا ہی کہ تو اگر اسقدر مال دیوی تو میں تجھکو آزاد کروں اور مدبر کہتی ہیں اوس
 غلام کو کہ جسکو اوسکی مالک نے لکھ دیا ہی کہ میری مرنی کی بعد تو آزاد ہی اور ام ولد
 کہتی ہیں اوس لونڈی کو کہ جسکی لڑکا ہو اہو وی اوسکی مالک کا جبا ہوا چ
مسئلہ کفارہ روزی کا یہہ ہی کہ ایک بردہ آزاد کری سلمان ہو و
 یا کافر غلام ہو وی یا لونڈی جو پوتا ہو وی یا بڑا اور پیرا ہو وی یا کانایا و سکا
 ایک ہاتھ ایک طرف کا اور پانوں دوسری طرف کا کٹا ہو وی یا مکاتب ہو و
 اور کچھ مال نہ دیا ہو وی تو ان سب کا آزاد کرنا درست ہی یہہ مضمون شرح
 وقایہ شامی **مسئلہ** اور اگر غلام آزاد کرنی سی عاجز ہو وی تو دو مہینی ہا
 روزی لکھی رمضان کی مہینی کی سوا ہی اور پانچ روز جو اون میں روزہ رکھنا
 منع ہی اوسکی سوا ہی اور اگر ان دونو عذر کی سوا ہی اون دونو مہینی کی بیچ

ایک روزہ یہی توڑی تو پھر سی سر نو روزہ شروع کری اور اگر روزی سی بھی عاجز ہو وی تو ساہمہ مسکین کو آپ کھانا کھلاوی یا کسی کو نائیب کردی وہ کھلا دیوی یہی مضمون شرح وقایہ کا ہی مسئلہ عمدہ الاسلام میں سرا سی لکھا ہی کہ اگر ایک عورت روزہ کھاری کا ادا کرتی ہی اور اوس و مہینی میں اوسکی حیض کی یا مچھٹ کی تو پھر اوسکا روزہ برابر نہ پھری کا تو اس صورت میں وہ کیا کری تو اوسکا جواب یہی کہ اوسکی حقین روزہ افطار کرنا مباح ہی اور اوسکی حق میں بتایہ شرط نہیں ہی اسواسطی کہ وہ معذور ہی اور یہی مضمون شرح اوراد میں لکھا ہی قاعدہ بتایہ کی یہی معنی برابر لگتا ہا مسئلہ اور اگر خطا روزہ افطار کیا ہو مثلاً اوسکو روزہ یاد تھا اور کھلی کرنی لگتا اوسکی حق میں بغیر قصد کئی ہوئی پانی گیا یا کسی نی اوسکو زبردستی افطار کروادیا یا حقہ لیا یا نانک یا کان میں دوائی ڈالی یا سر کی زخم میں دوائی لگائی اور اوسکی دماغ میں دوا گئی یا شکم کی زخم میں دوا لگائی اور اوسکی پیٹ میں دوا گئی یا اوسکی ہڈی گڑنگلا یا بہرہ نہر و اپنی خواہش سی کی یعنی آپ سی رد لایا یا مسخو کھایا یا افطار کیا اس میں سی کہ رات اچھی سوہ دن تہا یا سوہی کچھ کھایا اور شبہ کیا کہ میرا روزہ افطار ہو گیا تب پھر قصد اکھایا یا عورت سوئی تھی اور اوسکی مدنی جماع کیا سوئی میں یا رمضان کی تمام مہینی میں نہ سوڑہ رکھنی کی نیت کی نہ افطار کی یا صبح تک روزی کی نیت نہ کی تہا اور کچھ کھایا تو ان سب صورتوں میں فقط قصا کری اور اگر کھایا یا پیایا جماع کیا اور اوسکو یاد نہ تھا کہ میں روزہ ہوں یا سو یا اور اوسکو احتلام ہوا یا کسی عورت کی طرف نظر کی اور انزال ہوا یا تیل ملا یا سرمہ یا یا غیبت کی یا اوسپر قی غالب ہوئی اور اوسنی قی کی یا تھوڑی تھوڑی قی کی یا جنب تہا صبح ہو گئی اور غسل نہ کیا یا اپنی ذکر کی سوراخ میں تیل ڈالا یا اپنی کانین

پانی ڈالا یا غبار یا دھواں یا مکھی اوسکی خلق میں داخل ہوئی تو ان سب صورتوں میں
روزہ نہ گیا اور اگر منہ بہرستہا ہی یا برف پڑتی ہی اور اوسکی منہ میں جاوی تو اوگیا
روزہ فاسد ہو دی اور اگر وحلی کیا مردی یا چار پائی سی یا فرج کی سوای دوسری
بدن میں جس طرح ران ہی یا بوسہ لیا یا مسنا س کیا تو ان سب صورتوں میں
آزار نال ہوا تو قضا کری اور اگر انزال نہ ہوا تو قضا نہ کی ایک شخص نے
گوشت کھایا جو اوسکی دانت میں چنی برابر رہا تھا تو فقط قضا کری اور وہ گوشت
اگر چنی سی کم رہا ہوگا تو قضا نہ کری مگر جسوقت کہ اوس گوشت کو منہ سے نکال
کی ہاتھ میں لیا تب کھایا اگرچہ چنی سی کم تھا مگر قضا کری فقط اور اگر کسی شخص نے
ایک تل نکلا تو اوسکا روزہ فاسد ہو اگر جسوقت کہ اوس تل کو کوچی گا تو
اوسکی منہ میں جتیر کی ناخیر ہو جاوے گا اوسکا روزہ نہ فاسد ہوگا اور بہت سی
قی یعنی بہر منہ قی اگر پیر جاوی یا وہ آب سی پیری تو روزہ فاسد ہوگا اور تہوڑی
سی قی سی دونو حالت میں فاسد نہ ہوگا اور امام محمد رحمہ اللہ کی کہا کہ قی کو آپ سی
پیری اگرچہ تہوڑی ہو تو فاسد ہوگا اور قی کی پیر جانی سی اگرچہ بہت ہو فاسد نہ
ہوگا تو بہت سی قی کی آپ سی پیری میں بالاتفاق فاسد ہوگا اور تہوڑی
قی کی پیر جانی سی بالاتفاق فاسد نہ ہوگا اور تہوڑی سی قی کو آپ سی پیری میں ابوسف
کی نزدیک فاسد نہ ہوگا خلاف محمد رحمہ اللہ کی اور بہت سی قی کی پیر جانی سی ابوسف
کی نزدیک فاسد ہوگا امام محمد کی نزدیک نہیں یہ سب مسئلہ شرح وقایہ میں ہی مسئلہ
ایک صائم رشیم کا کام کرتا ہی اور اوسنی رشیم منہ میں الا اور سبزی یا ردی یا
سرخ رنگ کی نخل اور تہوک میں ملی اور تہوک سبز یا زرد یا سرخ ہو گیا تب اوس
تہوک کو اوسنی نکلا اور اوسکو روزہ اپنا یاد ہی تو اوسکا روزہ فاسد ہوگا
یہ کنز العبادین ہی فصل مسیری روزہ کی مکروہات کی سیاق میں

مسئلہ مکروہ ہی روزہ دار کی واسطی کسی چیز کا مزہ چکھنا اور چنانہ کر لڑکی کی
 واسطی جسوقت کہ ضرورت پڑی یعنی کوئی چیز اسطرح کی نہ ملے کہ بغیر چاہی ہوئی
 لڑکا کو پہلانی سکی اور مکروہ ہی بوسہ لینا جسوقت کہ جماع سی بی دہشت نہ
 ہو وی **مسئلہ** اور سرمدینا اور مونچھہ میں تل لگانا اور مسواک کرنا اگرچہ
 ظہر کی بعد ہو وی مکروہ نہیں ہی یہ شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ** مسواک کرنا
 ترہوی خواہ خشک ظہر کی قبل خواہ بعد کچھ دہشت نہیں ہی یہ شرح وقایہ
 میں ہی **مسئلہ** اگر کسی عورت کا مرد بدخو ہو وی کہ نمک کی زیادتی کی واسطی
 لڑائی کری تو اسوقت اگر نمک چکھی تو مکروہ نہ ہو وی یہ عمدۃ الاسلام میں
 طہیری سی لکھا ہی اور یہی مضمون شرح اوراد کا ہی **مسئلہ** مکروہ ہی دو روز
 رکھنا اسطرح کہ اون دونوں کی بیچ میں افطار نہ کری اور مکروہ ہی صوم
 اور اسکی یہ معنی ہیں کہ روزہ رکھی اور بات نہ کری چپ رہی اسواسطی کہ یہ
 مجوس کا کام ہی یہ مضمون شرح اوراد میں ہی **مسئلہ** مکروہ ہی روزہ
 کو بغیر وضو کی کلی کرنا یہ شرح اوراد میں سراجیہ سی لکھا ہی **مسئلہ** جو بڑا
 ضعیف کہ کم زوری کی سبب روزہ رکھنی سی عاجز ہو وی تو وہ روزہ نہ رکھی
 اور ہر روز ایک سکین کو کھانا دیوی عید فطر کی صدقہ کی طرح اور عید الفطر کی
 صدقہ کی کا بیان آئی ویکانائشہ اللہ تعالیٰ اور جب اوس مذہبی کو روزہ رکھنی
 کی طاقت ہو وی تب اوس روزی کی قضا ادا کری یہ شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ**
 اور عورت حاملہ اور عورت دودہ پلانی والی جسوقت کہ اپنی جان یا بچہ کی جان
 خوف رکھی یا مریض ہو وی اپنی مرض کی زیادتی کا خوف کری یا سافر ہو وی تو
 بی چاروں بظاہر کریں اور جب ان چاروں کا عذر دفع ہو وی تب روزی کی قضا
 ادا کریں بغیر صدقہ کی یہ شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ** اور جس فرکو روزہ رکھنا

نقصان نہ کری تو اسکو روزہ رکھنا مستحب ہی اور نقصان نہ کری تو اسکو
 افطار کرنا واجب ہی یہی شرح وقایہ میں ہے **مسئلہ** اور جو شخص کہ سفر میں یا
 مرض میں مر گیا تو اسکی روزی کی بدلی میں صدقہ نہ دیا جاوے گا اور اگر بیمار تھا
 اور اچھا ہوا تب مرایا مسافر تھا اور مقیم ہوا تب مر تو اسکی روزی کی بدلی
 میں اسکا ولی صدقہ دیوی سطح پر کہ اگر وہ شخص صحت اور اقامت کی بعد اسکی
 جتنی روزی فوت ہوئی تھی اتنی روز جکی مر اہو وی تو اسکی سب روزی کی بدلی
 صدقہ دیوی اور اگر اتنی روز نہیں جایا تو جتنی روز تندرست اور مقیم رہا اتنی
 ہی روز کی روزی کا صدقہ دیوی اسکی صورت یہی ہے کہ مثلاً ایک شخص تکلی و سب روزی
 سفر میں یا بیماری میں فوت ہوئی اور وہ شخص رمضان کی بعد دس روز مقیم یا تندرست
 رہا تب مر تو اسکی دس روزی کی بدلی صدقہ دیا جاوے گا اور اگر رمضان کی بعد
 پانچ روز مقیم یا پانچ روز تندرست رہا تب بعد اسکی مر تو اسکی پانچ ہی روزی کی بدلی
 صدقہ دیا جاوے گا اور صدقہ دینی کی واسطی یہی شرط ہے کہ وہ شخص متی وقت کسی
 وصیت کر گیا ہو وی کہ میری روزی کی بدلی صدقہ دینا اور اسکی حسب قدر مال چھوڑا
 اسکی مال کی تیسری حصی میں سے ادا کیا جاوے گا یہی مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ**
 اور صدقہ ایک وقت کی نماز کا ایک روزی کی صدقہ کی برابر ہی یعنی ہر وقت کی نماز کی
 بدلی ایک روزی کی صدقہ برابر صدقہ دیوی یعنی کوئی شخص مر گیا اور اسکی نمازینت
 ہوئی تب تک تو اسکی ولی اسقدر صدقہ دیویں اسکی مال میں سے اور اس میں سے
 شرط ہے کہ وصیت کر گیا ہو وی متی وقت **مسئلہ** اور رمضان کی قضا
 چاہی برابر لگتا تار ادا کری اور چاہی تھوڑا تھوڑا کر کی ادا کری اور اگر دوسرا
 رمضان آجاوے تو انوسی رمضان کا روزہ رکھی تب بعد رمضان کی پہلی روزی کی
 قضا کری بغیر صدقہ کی یعنی اس کو صدقہ دینا نہ ہو گا یہی شرح وقایہ میں ہے

مسئلہ اگر مستحب ہی کہ برابر لگتا تا رخصتا اور اگر یحسین اوسکی گندہی سی واجب جلدی ساقط ہو جاوی یہی مضمون عمدۃ الاسلام کا ہی **مسئلہ** اور مردی کا ولی مردی کی روزی کی بدلی روزہ نہ رکھی اور اوسکی نماز کی بدلی نماز نہ پڑھی یہی شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ** اور نفل کار روزہ جب کسی فی شریع کیا تیب اوسپر اوسکا تمام کرنا فرض ہو جاتا ہی اور اگر اوس روزی کو توڑی تو اوسپر قضا اوس روزی کی فرض ہو وی مگر جس ایام میں روزہ رکھنا منع ہی اگر اوس ایام میں نفل کار روزہ رکھی گا تو اوسکا تمام کرنا فرض نہ ہو وی گا اسواسطی کہ اوس ایام میں روزہ رکھنا گناہ ہی پھر گناہ کرنا کس طرح فرض ہو وی اور جس ایام میں روزہ رکھنا منع ہی وہ پانچ روز ہیں ایک عید الفطر کی دن اور دوسری عید اضحیٰ کی دن اور تین روز اوسکی بعد یعنی ذی الحجہ کی دسویں تا بارہویں تیرہویں **مسئلہ** اور نفل کار روزہ بغیر عذر نہ توڑی اور ضیافت کی عذر سی نفل کار روزہ توڑنا مباح ہی اور یہ حکم ضیافت کرنیوالی اور ضیافت کھانیوالی دونوں کی واسطی ہی یعنی نفل کار روزہ افطار کرنا ضیافت کی عذر سے دونوں کی واسطی ہی یہی شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ** اگر رمضان میں دن کو ایک ٹکڑا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اوس روز باقی روز نہ کچھ کھاوی نہ پیوی رمضان کی بزرگی کی سبب سی اور اوس روز کی روزی کی قضا نہ ادا کری اگرچہ دو پہر کی پہلی بالغ ہوا تھا یا مسلمان ہوا تھا اور نیت روزی کی کی تھی اور بعد نیت کچھ کھایا تب بھی نہ قضا کری اسواسطی کہ صبح کو اوسپر فرض نہ تھا اور اگر عورت حیض سی پاک ہوئی یا مسافر ایسی گہرا آیا تو یہ دونوں باقی روز نہ کچھ کھاوی نہ پیوی اور اوس روز کی روزی کی قضا ادا کریں یہی مضمون شرح وقایہ کا ہی **مسئلہ** ایک فونی افطار کی نیت کی بعد اسکی اپنی گہرا یا تب نفل روزی کی نیت کی اور

کرنی کا وقت تھا یعنی دوپہر کی پہلی تو وہ روزہ درست ہوا اور اگر وہ رمضان کا
 مہینا تھا تو اس پر اوس روزی کا پورا کرنا واجب ہو گیا اور اگر اوسنی افطار
 کیا تو کفارہ نہیں ہی اور اسے طر حسی اگر مقیم فی رمضان میں دن کو سفر کیا تو
 اس پر بھی اوس روزی کا پورا کرنا واجب ہو گیا اور اگر اوسنی افطار کیا تو کفارہ
 نہیں ہی یہ مضمون شرح وقایہ کا بھی **مسئلہ** حییہ عذر ہیں کہ روزہ دار کو افطار
 کرنا سبب گردیتی ہیں پہلی سفر اور دوسری وہ مرض جو روزی سے زیادہ ہو وی یا
 اس کو ہلاک کر تی تیسری عورت کا حاملہ ہونا چوتھی وعدہ پلانا اگر جب روزی سے
 ان دونوں عورتوں کی جان کو یا اونکی لڑکی کو نقصان ہو وی اور پانچویں بڑی شدت کی
 پیاس جس سے ہلاک ہوں کا خوف ہو وی اور چھٹی بڑی شدت کی پیس جس سے ہلاک
 ہوں کا خوف ہو وی یہ سب شرح اور ادسی کہیں **مسئلہ** حبس وقت غازی
 رمضان کی مہینی میں دشمن کی مقابل ہو وی اور خوف کری کہ اس کو روزہ کم زد
 کر دیوی گا تو اسکی واسطی افطار کرنا افضل ہی اس واسطی کہ کم زوری کی سبب
 جو خلل کہ دین میں ہو وی کا یعنی وہ شخص کفاروں کی قتل کرنی سے باز رہیگا تو اس
 خلل کا بدلہ بغیر اس وقت کی نہ ہو سکی گا اور جو خلل کہ افطار کی سبب سی رمضان کی
 روزی میں ہو وی گا تو اس کا بدلہ دوسری ایام میں ہو سکی گا تو اس واسطی افطار
 کرنا افضل ہو ایہ شرح اور دین سے کہیں **مسئلہ** غازی کہتی ہیں دن سلمانوں
 جو کفار و نسی دین کی واسطی لڑائی کرتی ہیں **مسئلہ** مستحب ہی روزہ رکھنا
 ایام بیض میں اور ایام بیض کہتی ہیں ہر مہینے تیرہویں چودھویں پندرہویں کو گزردی
 کی تیرہویں کو نہ رکھی یہ شرح اور ادسی کہیں **فصل چوتھی اعتکاف**
فی بیان میں اعتکاف سنت موکہ ہے اور اعتکاف معنی یہ ہیں کہ اعتکاف
 نیت کر کے دیر تک رہنا روزہ دار کا سبب میں جنہیں جماعت ہوتی ہے اور بہت کم

۱۵

مدت اوسکی ایک وزنی تو پھر جو کوئی اعتکاف کری اور ایک روز تمام ہونے کی پہلی
 چوڑ دیوی تو اوس پر اوسکی قضایا یہی مضمون شرح وقایہ کا ہی مسئلہ ہے
 سنت موکہ وہی واسطی کہ بنی علیہ السلام اعتکاف کرتی تھی رمضان کی اخیر عشرہ میں
 یہ مضمون شرح اور ادا اور ہدایہ میں ہی مسئلہ محیط میں لکھا ہے کہ اعتکاف
 دو قسم ہے پہلی قسم نفل اور نفل کی یہہ معنی کہ اعتکاف شروع کری اور اپنی اوپر
 واجب نہ کری اور دوسرا واجب اور اوسکی یہہ معنی ہیں کہ اپنی اوپر اعتکاف واجب
 کری خلاصہ یہہ یہی کہ واجب وہی کہ اعتکاف کی نذر کری مثلاً کہی کہ میں اللہ کے
 واسطی اعتکاف کرونگا ایک روز یا ایک مہینہ یا ایک برس اور نفل وہی کہ سجدہ
 اعتکاف کی نیت سے داخل ہوئی اور اپنی اوپر واجب نہ کری اور یہی مضمون شرح
 اور ادا کا ہی مسئلہ اور مختلف مسجد میں سی باہر نہ نکلی مگر حاجت انسانی کے
 واسطی جس طرح پیشاب یا جاذبہ رہی یا جموع کی واسطی آفتاب ڈہلی نکلی اور جب کا مکان
 جامع مسجد سی دور پڑی تو وہ ایسی وقت جاوی کہ جمعہ پاوی اور سنتین پڑی جموع کی
 پہلی جمیع رکعت دو تحیۃ المسجد اور چار رکعت سنت قبل جمعہ خواہ فقط چار ہی رکعت
 سنت قبل جمعہ اور جمعہ کی بعد جمیع رکعت سنت پڑی خواہ چار ہی رکعت مسئلہ
 اور اس قدر سی زیادہ دیری کرنا مختلف کا جامع مسجد میں اعتکاف کو فاسد نہیں ہے
 یہہ شرح وقایہ میں ہی اور یہی ہدایہ میں ہی کہ اگر مختلف جامع مسجد میں جمعہ اور اوسکی
 قبل کی بعد کی سنت پڑی ہی زیادہ ٹہرا تا تو اسکا اعتکاف فاسد نہ ہوگا واسطی
 کہ جامع مسجد ہی اعتکاف کی جگہ ہی مگر یہہ سبب نہیں ہی واسطی کہ اوسنی ایک ہی
 مسجد میں اعتکاف ادا کرنا مقرر کیا تھا سو دوسرے مسجد میں بغیر ضرورت کی اعتکاف نہ
 ادا کرے مسئلہ اور اگر بغیر عذر کی مسجد میں سی ایک ساعت بھی باہر نکلی تو
 اعتکاف باطل ہو وی اور کہا وی اور پیوی اور خرید کری مسجد میں بغیر سودا حاضر

گئی ہو یعنی سودا لاکے بیچی اور مختلف کی سودا کوئی دوسرا یہ کام نہ کری اور چپ نہ رہی
 اعتکاف میں اور نہ نیک بخت کی سوای کچھ بولی یہ شرح وقایہ میں ہے **مسئلہ** مردہ ہی
 اعتکاف میں چپ رہنا اور سبب ہی اللہ کا ذکر یہ کہ نماز العباد میں سراجیہ سی لکھا ہے
مسئلہ اور اعتکاف کو باطل کرتی ہی وطنی اگرچہ رات کو ہوئی یا سہو سی اور مختلف
 وطنی کہ ناخیر فرج میں درلبوسہ سینا اور عورت کا چھونا اگر وہ منزل ہو وہی تو اعتکاف
 باطل کرتا ہی اور اگر منزل نہ ہو وہی تو اعتکاف باطل نہیں ہوتا اگرچہ یہ کام اعتکاف میں
 حرام ہی یہ شرح وقایہ میں ہی اور یہی مضمون ایہ کا ہی **فائدہ** وطنی کہتی ہیں جامع کو
مسئلہ اور عورت کی واسطی اعتکاف اور سنگی گہرین کی مسجد میں ہی اور گہرین کے
 مسجدی وہ مقام مراد ہی جو نماز کی واسطی مقرر ہی ہو واسطی کہ اور عورت کی واسطی اتیں
 مکان میں برابر وہ ہی اور اگر اعتکاف کری جماعت کی مسجد میں تب بھی رست ہی ہے
 نماز العباد میں کافی سی لکھا ہی **مسئلہ** عورت کو نہیں لایق ہی کہ اپنی شوہر کی بغیر
 اذن اعتکاف کری یہ کہ نماز العباد میں سراجیہ سی لکھا ہی اور جس شخص فی اپنی اوپر
 اعتکاف کئی روز کا واجب کیا تو اذن روزوں کی بات میں ہی اسکو اعتکاف
 کرنا واجب ہو گیا برابر لگتا تا اگرچہ اوسنی برابر لگتا تا اعتکاف کرنی کی
 نیت نہیں کی تھی یہ مضمون شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر قدوری کا ہی **مسئلہ**
 اور دوروز کی نیت کی تو دوروز کی رات ہی داخل ہو جاوی گی **فصل**
پانچویں صدقہ فطر کی **مسئلہ** صدقہ فطر کا گیون یا اوسکی آئی یا
 اوسکی ستوسی یا سوکھی انگور سی آدھی صاع اور خرما یا جو یا اوسکی آئی سی ایک
 صاع اور وہ صاع حسین پھر رطل ماش یا مسور سمدی یہ شرح وقایہ میں ہی
فائدہ اور اس صاع سی مراد صاع عراقی ہی اور صاع عراقی چار من کا ہی
 اور من چالیس تنکا اور استار سٹہی چار تنقال کا اور استار کی مخی سیر تو

اس حساب سے من ایک سو اسی شقال کا ٹہرا ہیہ شرح وقایہ میں ہی فائدہ اور
 شقال جتنی اٹکا ہوتا ہی اور قیراط پانچ جو کا ہیہ شرح وقایہ کی باب زکوٰۃ الاسوا
 میں ہی فائدہ صاع اٹھہر رطل کا ہی اور ہر رطل بیس کا اور ہر سیر بیس چار
 شرعی کا تو اس حساب سے صاع ایک ہزار اور چالیس درم شرعی کا ٹہرا اور ایک
 چودہ قیراط کا ہی اور ایک قیراط پانچ جو کا تو اس حساب سے ایک درم ستر جو کا ہی اور
 گھونگی کے حساب سے ایک درم میں تیس گھونگی کا ہی بیہ مخموش شرح اوراد کا ہی فائدہ
 ایک صاع کا بہتر ہزار اور آٹھہر ہی جو ہوا اور اس قدر جو کے چوبیس ہزار دو سو
 چھیاسٹہ رتی ہوئیں دو جو اور رتی ہوتی ہی تین جو کی اور اس قدر رتی کا
 تین ہزار اور تین تیس ماشہ ہوا اور رتی اور دو جو اور پرا ماشہ ہوتا ہی آٹھہر
 رتی کا اور اس قدر ماشہ کا دوسری باون تولی ہوا نو ماشہ اور دو رتی دو جو اور
 اور تولہ ہوتا ہی بارہ ماشہ کا اور اس قدر تولہ کا تین سیر ہوا اڑبائی چھانک تین ماشہ
 دو رتی دو جو اور یعنی ایک صاع کا تین سیر ہوا بارہ تولہ نو ماشہ دو رتی دو جو
 اور پرا در ہیہ حساب جو نیوری سیر کا ہی اور جو نیوری سیر چھانوئی روپی بنارس کی
 اور بنارس روپیہ دس ماشہ کا ہی اس طرح ہی اپنی شہر کی سیر کا حساب جو چاہی سو
 تولی ہی لگا لیوے اس واسطی ہی تولہ ہی لکھ دیا ہی کیونکہ تولی ہی سیر بنالینا
 آسان ہی اور تولہ سب شہر والی سمجھ جاتی ہیں **مسئلہ** اور صدقہ فطر کا واجب
 اوس شخص پر جو ہمدی یعنی آزاد ہو وی کسی غلام نہ ہو وی در مسلمان ہو وی در مشرک
 مالک ہو وی نصاب زکوٰۃ کا اور وہ نصاب زیادہ ہو وی اوسکی ہنی کی گہری
 اور اوسکی لباس اور اوسکی گہری اسباب ہی اور اوسکی سواری کی گھوڑی کے
 اور اوسکی ہتھار سی اور اوسکی غلام ہی جو خدمت کیواسطی ہیں اگر چہ اوس شخص کو
 مال ملی ہو وی ایک برس گذرا ہو وی بخلاف اوس نصاب کی حسین زکوٰۃ دینا

واجب ہوتا ہی کیونکہ اس نصاب میں شرط ہی کہ مال طنی کی روزی ایک برس گزری
 تب زکوٰۃ دیوی اور صدقہ فطر دینی کی واسطی شرط نہیں ہی اور ایسی شخص پر حسب
 صدقہ فطر کا واجب ہی صدقہ زکوٰۃ کا لینا حرام ہی یہی مضمون ہدایہ اور شرح
 وقایہ کا ہی فائدہ اور نصاب زکوٰۃ کہتی ہیں سونے کی حساب ہی سس مثقال
 سونے کو اور ایک مثقال سوجو کا اور چاندی کی حساب سی دو سو درم گرتو پیر
 جو شخص اس قدر مال کا مالک ہو وی تو اس پر قربانی کرنا اور صدقہ فطر کا دینا
 واجب ہوتا ہی مسئلہ اور جس شخص پر صدقہ فطر کا واجب ہی ادا کر ہی
 اپنی جان کی واسطی اور اپنی چھوٹی لڑکی کی طرف سی اگر وہ لڑکا مالک نصاب کا
 نہ ہو ہی اور اپنی غلام لونڈی کی طرف سی جو خدمت کی واسطی بن اگر چہ مدبر
 ہو ہی یا ام ولد ہو ہی یا کافر ہو ہی اور اپنی خور و کی طرف سی اور بڑی لڑکی کی
 طرف سی صدقہ نہ دیوی اور اپنی چھوٹی لڑکی کی طرف سی جو مالک نصاب کا ہی
 نہ دیوی بلکہ اسکی مال میں سی دیوی اور مکاتب کی طرف سی اور اس غلام کی
 طرف سی جو سوداگری کی واسطی ہی نہ دیوی اور اس غلام کی طرف سی جو
 بہاگنی والا ہی نہ دیوی مگر جب وہ بہاگنی کی بعد پیر آیا ہو وی تو اسکی طرف سی
 دیوی اور جو ایک غلام یا بہت غلام دو شریک کی بیچ میں ہو ویں تو ان
 غلاموں کی طرف سی کسی شریک پر صدقہ واجب نہ ہو وی اور صدقہ فطر کا
 واجب ہوتا ہی عید الفطر کی صبح ہوئی سی تو پیر جو شخص مسلمان ہو آیا پیدا
 ہو عید الفطر کی صبح ہوئی کی پہلی تو اسکی واسطی واجب ہوتا ہی
 اور صدقہ فطر کا واجب نہیں ہوتا ہی اسکی واسطی جو عید الفطر کی رات کو مرا
 یعنی صبح ہوئی کی پہلی چاند رات کو مرا یا مسلمان ہو آیا پیدا ہو عید الفطر کی
 صبح ہوئی کی بعد تو ان دو نو پر صدقہ واجب نہیں ہوتا ہی اور اگر صدقہ فطر کا

پہلی سی دیوی تو درست ہی اور مستحب ہی صدقہ فطر کا صبح ہونی کی بعد جلدی دینا
 اور اگر تاخیر کری صدقہ دینی میں تو او سکی گند ہی سی صدقہ ساقط نہ ہو وی بغیر دی
 ہو وی **مسئلہ** اگر کوئی مسافر یا مریض یا عورت حاملہ یا عورت دودہ یا لانی
 والی روزہ رمضان کا افطار کری تو ان سبہوں کی گند ہی سی صدقہ فطر کا ساقط
 نہ ہو وی **مسئلہ** عید الاسلام میں ہی **مسئلہ** عید الاسلام میں سراجی سی بکھا ہی
 صدقہ فطر کا دینی میں تین چیز کا فائدہ ہی ایک تو قبول ہونا روزی کا اور دوسری
 نجات پانا موت کی وقت جان کندن کی ایذا سی اور تیسری لی دہشت ہونا قبر کی
 عذاب سی **فصل چہٹی قربانی کی بیان میں مسئلہ** ایک
 بکری قربانی کرنا ایک ہی آدمی سی درست ہی اور ایک گای اور ایک اونٹ
 ایک آدمی سی ہی درست ہی اور اگر سات آدمی تک شریک ہو کر ایک گای
 یا ایک اونٹ قربانی کریں تب ہی درست ہی مگر جب کہ ساتوں آدمی برابر ساتوں
 ساتوں حصہ قیمت کا دیویں اور اگر ساتوں شریک میں ہی ایک ہی ساتویں حصہ سی
 کم قیمت دیوی گا تو کسی کی قربانی نہ درست ہوگی **مسئلہ** شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ**
 اور قربانی اونٹ اور گای اور بکری اور ہمیشہ سی درست ہی ہمہ قدوری میں ہی
 ونبہ اور پھڑی بکری کی جنس میں اخل ہی ونبہ گای کی جنس میں اخل ہی **مسئلہ**
 اور قربانی کا گوشت شریک لوگ تول کر تقسیم کریں اٹھل سی نہیں مگر جب گوشت کی
 ساتھ پایہ اور چڑا ہی ملا کی تقسیم کریں تو درست ہی اس طرح پر کہ ہر ایک کی حصہ
 کچھ گوشت اور کچھ چڑیا لکھرا ہو وی اور خواہ ایک حصہ میں گوشت اور باقیہ
 ہو وی اور دوسری حصہ میں گوشت اور چڑا ہو وی **مسئلہ** شرح وقایہ میں ہی
مسئلہ اور اگر ایک شخص نے قربانی کی واسطی ایک گای خریدی اور خریدنی
 کی بعد چید آدمی اور ہی شریک ہو گئی تو درست ہی اور ہیہ شریک ہونا خریدنی کی

پہلی سجدہ ہی کیونکہ خریدنی کی بعد شریک ہونا مکروہ ہی یہیہ شرح وقایہ میں ہی مسئلہ
 اور قربانی واجب نہیں ہی مگر اسی پر سپر صدقہ فطر کا واجب ہی اور صدقہ
 فطر کی واجب ہونی کا بیان اور پیکر چکا اور قربانی جو واجب ہی سو سپر صلی اللہ
 علیہ وسلم کی قربانی سی کہ آپ نے فرمایا مَن وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ يُضَحِّ فَكَفِّرْ عَنْ
 مُصَلَّائِنَا اسکی یہی معنی کہ جو شخص کہ مقدور والا ہو وی اور قربانی نہ کری تو وہ
 ہمارے مسجد میں نہ آوی اور قربانی اپنی ہی جان کی بدلہ کری اپنی چوٹی لڑکی کی طرف
 نہیں بلکہ لڑکی کی طرف سے لڑکی کی سہاگنا یا اسکا وصی قربانی کری اور لڑکا آپ ہی گشت
 کہادی اور جو اسکی کہانی سی باقی رہی تو اسکو گشت کو اون چربی کی کہ اون چربی لگا
 فائدہ پاوی مثلاً لباس یا سوزہ یہیہ شرح وقایہ میں ہی فائدہ اور وصی کے
 یہیہ معنی کہ مثلاً ایک لڑکی کی باپ یا مگر ہی اور کسی شخص کو وہ لڑکا سو پگہ کی تو جسکو
 لڑکا سو پنا ہی وہی شخص وصی ہی مسئلہ اور قربانی کا اول وقت عید اضحیٰ کی
 نماز کی بعد ہی اگر شہر میں قربانی کری اور اگر شہر کی سوا ہی دوسری مکان میں قربانی
 کری تو نحر کی روز کی صبح ہونی کی بعد اور نحر کار و زنی الحج کی دسویں تاریخ
 کہتی ہیں اور قربانی کا آخر وقت ذی الحج کی بارہویں تاریخ تک ہی آفتاب دیکھ
 تہوڑا سا پہلی تک اور جو شخص کہ قربانی کی اول ایام میں صاحب مال تھا اور آخر
 ایام میں فقیر ہو گیا تو اس پر قربانی نہ واجب ہو وی گی اور اگر سیدہ اہولان کی
 شکم سی قربانی کی آخر روز میں تو اس پر قربانی واجب ہو وی گی اور اگر قربانی کی
 آخر روز میں مر گیا تو اس پر قربانی نہ واجب ہو وی گی یہیہ شرح وقایہ کا مضمون ہی
 مسئلہ شرح وقایہ میں ہی کہ مکروہ ہی ذبح کرنا رات کی وقت اور یہی مضمون
 کہ زوال العباد میں یہیہ سی کہ ہا ہی کہ رات کو ذبح کرنا درست ہی مگر مکروہ ہی اسواطی
 کہ شبہ ہی کہ اندھیری رات میں ذبح کرنی میں غلط ہو ہی مسئلہ

اور اگر قربانی ترک کی اور اسکا ایام گزر گیا تو جس شخص نے مذکور ہوئی کہ میں قربانی
 کرونگا یا فقیر ہوئی اور قربانی کی واسطی جانور خرید کیا ہو وی اس صورت میں پہنچے
 دو نوزندہ جانور صدقہ کریں اور اگر صاحب مال ہو وی تو قیمت جانور کی صدقہ
 کسی جانور خرید کیا ہو وی یا نہیں اس واسطی کہ اسکی اور قربانی واجب ہی خرید کری
 خواہ نہیں ہیہ شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ** اور درست ہی چہ ہمینی کا ذنب
 قربانی کرنا اور چہ ہمینی سی کم کا ذنب درست نہیں اور اونٹ پانچ برس سی کم کا ذنب
 نہیں اور گای دو برس یا زیادہ کی اور دو برس سی کم کی درست نہیں اور بکری
 ایک برس یا زیادہ کی اور ایک برس سی کم کی درست نہیں اور اگر قربانی کا جانور
 منڈا ہو وی یعنی بی سنگھہ کا یا بدبیا ہو وی یا دیوانہ ہو وی تو قربانی کرنا درست
 اور اگر اندھا ہو وی یا کانا ہو وی یا بہت لاغر ہو وی یعنی اسقدر لاغر ہو وی کہ اسکی
 ہڈیوں میں مغز نہ ہو وی یا لنگڑا ہو وی اسقدر کہ قربانی کرنی کی جگہ تک نہ جاسکی تو ان
 سب جانوروں کو قربانی کرنا نہیں درست ہی اور لاغر کی معنی بلا ہیہ شرح وقایہ میں
مسئلہ اور جس جانور کا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کٹا ہو وی یا اسکا کان
 تیسری حصہ سی زیادہ کٹا ہو وی یا اسکی دم تیسری حصہ سی زیادہ کٹی ہو وی یا اسکی
 آنکھ تیسری حصہ سی زیادہ گئی ہو وی یا اسکا چوڑا تیسری حصہ سی زیادہ کٹا ہو وی
 تو ان سب جانوروں کو قربانی کرنا درست نہیں ہیہ شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ**
 اور قربانی کرنی والا قربانی کی گوشت میں سی آپ کہا وی اور غنی اور فقیر کو کھلا و
 اور جمع کر رکھی ہیہ قدوری اور بدایہ کا مضمون ہی اور ہیہ مضمون شرح وقایہ کا ہے
فائدہ تو اسکی ہیہ معلوم ہوا کہ اگر صاحب مال کو کوئی قربانی کا گوشت دیوے
 تو اسکو لینا درست ہی **مسئلہ** اور سب ہیہ صدقہ کرنا قربانی کا تیسرا حصہ گوشت
 اور عیال دار کو صدقہ نہ کرنا اس واسطی کہ لڑکی بالی فراغت سی کہا وین اور فوج کھانا اپنی

باتھیدی اگر بخوبی ذبح کرنی سکی اور اگر بخوبی ذبح نہ کر سکی تو دوسری کو حکم کری یہی مضمون
 وقایہ کا ہی مسئلہ اور قبلہ کی طرف اوس جانور کا منہ کر دیوی اور ذبح کو فرمایا
 بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْبَيْتِ وَصَلِّ عَلَى رَسُوْلِهِ وَصَلِّ عَلَى اَهْلِ بَيْتِهِ
 وَمَا فِيْهِ رَحْمَةً مِنَ الْعَالَمِيْنَ كَمَا تَشَاءُ لَكَ وَبِذَلِكَ اٰمَنُ شَهِدَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ
 اَللّٰهُمَّ تَقْبَلْ مِنْ فُلَانٍ فُلَانٍ اور فُلَان بن فُلَان کی جگہ پر قربانی کرنی والی اور
 اوس کی باپ کا نام لیا جاوی مثلاً اس طرح پڑھی اَللّٰهُمَّ تَقْبَلْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ
 اور ذبح کر کے چھوڑ دیوی جب سرد ہوئی تب اوس کی کہاں کہیںچی اور گوشت بناوی یہی مضمون

کثر العباد کا ہی فصل ساتویں عقیقہ کی میان میں مسئلہ

شرعۃ الاسلام میں لکھا ہی کہ حدیث میں آیا ہی کہ عقیقہ کا یہ حق ہی کہ بیٹا پیدا ہوئی
 تو دو بکری اور بٹی پیدا ہوئی تو ایک بکری ذبح کری اور نبی علیہ السلام نے اپنی طرف
 عقیقہ کیا ہی نبی ہوئی کے بعد اور عقیقہ کی ذبح کرتی وقت کہی اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَقِيقَةُ
 ابْنِ فُلَانٍ دَعَا لِدَمِهِ وَحَمْلُهَا لِحَمْلِهِ وَعَظْمُهَا لِعَظْمِهِ وَجِلْدُهَا لَجِلْدِهِ
 وَشَعْرُهَا لَشَعْرِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَا اَعْمَلِ ابْنِي مِنَ النَّاسِ سِرِّهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ
 اَللّٰهُمَّ اور فُلَان کی جگہ پر اوس لڑکی کا نام لےوی اور عقیقہ کی ہڈی نہ توڑی یعنی اوس کو
 پکاد ہی پورا پورا عضو اور دایہ کو ایک ران دیوی اور اوس کو تصدق کری اور عقیقہ
 پیدا ہونے کی ساتویں روز یا چودھویں روز یا اکیسویں روز کری اور لڑکے کا سر منڈا
 اور اوس کی بال کی وزن برابر چاندی تصدق کر ہی مسئلہ اور جو شرط اور احکام کہ
 قربانی کی جانور میں ہی وہی عقیقہ میں ہی اور لڑکی کی دایہی کان میں اذان اور بایں میں
 آگاہت کہی جاوی اور ذرا سا خرما یا دوسری میٹھی چیز منہ سے کچل کی اوس کی تالیوں میں لگا
 دیوی یہی شرح مشکوٰۃ میں ہی مسئلہ کثر العباد میں لکھا ہی کہ بیٹا پیدا ہوئی
 تو دو بکری اور لڑکی ہوئی تو ایک بکری کری اور اگر بیٹا پیدا ہوئی میں ایک ہی بکری کری

تو کچھ دہشت نہیں **مسلم** مستحب ہی کہ جب لڑکا بولنی لگی تب پہلی لاکڑا لالہ
 او سکھو سکھلاوی اس واسطی کہ او سکی پہلی بات کل ہو وی والد علم بالصواب
 اس فقیر کنہکار نے اس کتاب کو تصنیف کرنی کی کئی برس بعد حج کی سفر سی پیر
 ہوئی سن بارہ سو تین تالیس ہجری میں چہو ایا تھا سواب بعضی مقام پر مضمون
 صاف ہونے کی نئی کچھ لفظیں زیادہ کم کیں اور دو چار سلی ضروری جو جھوٹ
 گئی تھی سو اونکو اونکی مقام پر داخل کیا اب جسکی پاس یہ کتاب ہو وی وہ اسکی
 موافق اپنی کتاب کو درست کری یارب العالمین جو اس کتاب میں سہ خطا
 ہوئی ہو او سکھو بخش دی اور اس کتاب کی ٹیپنی والون کو اپنا مقبول کر
 اور اونکی گناہون کو بخش اور اونکی ذہن کو کھول دی اور اونکو مسئلہ دان اور
 دونو جہان میں ہلکا کر اور اونپر اور سب مومن مرد و ن اور عورتون رحمت کر آمین رب العالمین

خاتمة الطبعہ

پہلے ہی کر دے پاس خباب حدیث اور نعت و شاعری لک ملک سالت اور نقبت محمد
 آل و اصحاب ہر ایاخیر و رشادت کی اور پر لوگوں ان فصاف دوست کی چہا پاری
 کہ کتاب مفتاح جنت کو مولوی کر امت علی صاحب جو پوری کر مصنف اسکی
 میں شہر کلکتہ میں اول دفعہ سن ۱۲۴۳ ہجری تین تالیس ہجری میں اور دوسری رتن
 بارہ سی پرین ہجری میں چہو ایا تھا اور حاجی عبدالقادر صاحب فی بعد اسکی پیر
 اسکو اسی شہر میں چہو ایا سن ۱۲۵۰ ہجری ستاون ہجری میں سو اس بندہ گنہ گار
 امیدوار مغفرت پروردگار محمد مصطفیٰ خان بیٹی حاجی محمد روشن خان جو م اول
 مینون شہنشاہ معہ چوتھی نسخہ چہو ائی ہوئی محمد فیض اللہ صاحب کی سن ۱۲۵۸ ہجری
 اور تالیس ہجری میں ساتہ کمال جدوجہد کی ایک جگہ جی جمع کر اور اول سی خرتک

ہر ایک کو منظر قیق دیکھ اور مفرد اور جمع اور تذکیر اور تانیث موافق
اردو میں محلی کی در نسبت کرو پہلی خیر خواہی سہائیوں سلمانوں کے سلطانیت
کھنڈوں کی محلہ محمود گھر میں بیچے اکبری دروازہ کی مطیع اپنی ہیں کہ ساتھ مصطفائی کی مشہور
بچیسویں جہنمی جہادی الاغی سن ۱۲۶۶ھ سے اٹھہ ہجری میں چھو پایا اب جو شخص اون
چاروں کو اکہا کر سیر اسکی کری او سہر محبوب ترین و جہنوشن ہو جائی کہ یہ نہی
صحت و متانت و موافقت روز مہین احقیقت لاجواب ہی اور دہر ایہونا و شوا
الحمد لله اولا و اخر اوظا اقطا

